تُحفَۂِ بَغُدَاد

(اردو ترجمہ)

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ٹائیٹل باراوّل

رسالہ

تحفۂ بغداد

ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا وما کان اللہ
لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ
من یشاء فامنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا
وتتقوا فلکم اجر عظیم

سنہ ۱۳۱۱ ہجری
فی شہر محرم الحرام

طبع فی مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ
باہتمام المنشی غلام قادر الفصیح
مالک المطبع

اُردو ترجمہ ٹائٹل بار اوّل

رسالہ

تحفۂ بغداد

اور جو تم پر سلام کہے اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں ہے۔ (النسآء:۹۵)

اور اللہ کی یہ سنت نہیں کہ تم (سب) کو غیب سے مطلع کرے۔ بلکہ اللہ اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ (آل عمران:۱۸۰)

سنہ ۱۳۱۱ھ

ماہ محرم الحرام میں

مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ میں

باہتمام منشی غلام قادر فصیح،

مالک مطبع شائع ہوا۔

﴿۲﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفی، وبعد: فإنی رأیت فی هذه الأیام اشتهارا ومکتوبًا أَرسل إلیَّ السید عبدالرزاق القادری البغدادی من حیدر آباد دکن. فلما قرأت الاشتهار إذا هو من أخ مؤمن یخوّفنی کما یخوّف المَلِکُ المقتدرُ المرتدَّ الکافرَ الفجّارَ ویسل لقتلی السیف البتّار وقد صال علیَّ کرجل یهجم علی رجل فزفر زفرة القیظ وکاد یتمیّز من الغیظ ونظر إلیَّ کالمحملقین. ورأیت أنه ما مسَّ وسائل العرفان وما دنا أواصر

تمام تر تعریف اللہ کے لئے ہے اور سلامتی ہو اُس کے اُن بندوں پر جنہیں اس نے منتخب کیا۔ (حمد و سلام) کے بعد واضح ہو کہ اِن دنوں ایک اشتہار اور ایک مکتوب میری نظر سے گزرا جسے سید عبدالرزاق قادری بغدادی نے حیدر آباد دکن سے مجھے ارسال کیا۔ جب میں نے وہ اشتہار پڑھا تو وہ ایک ایسے مومن بھائی کی طرف سے تھا جو مجھے یوں ڈرا دھمکا رہا ہے جیسے کوئی بہت طاقتور بادشاہ کسی مرتد کافر اور فاجر کو دھمکا رہا ہو۔ اور میرے قتل کے لئے شمشیرِ برّاں سونت رہا ہو اور اس نے مجھ پر ایسا حملہ کیا ہے جیسے کوئی شخص دوسرے شخص پر ٹوٹ پڑے۔ وہ آتشِ غضب سے بھڑک اٹھا اور قریب تھا کہ شدتِ غیظ سے پھٹ پڑے اور اس نے مجھے تیکھی نظر سے دیکھا اور میں نے پایا کہ اسے وسائل عرفان سے کوئی مس نہیں اور نہ تحقیق بیان

تحقيق البيان و كفّرني وسبّني وحسبني من الذين كفروا أو ارتدوا فأراد أن يكون أوّلَ اللاعنين والقاتلين . وإنه قد فتن قلوب بعض الناس وأدناهم من شر الوسواس فسنح لي أن أكتب في هذه الرسالة ما ينفعه و ينفع عرب الحرمَين و يسرّ الناظرين. فالآن نكتب أوّلًا اشتهاره ومكتوبه ثم نكتب جوابه و نهذّب أسلوبه. فأيها القارى! انظر فيه بنظر الوداد زادک اللّٰه في الصلاح والسداد وهُنِّيتَ بما أُوتيتَ ومُلِّيتَ بما أُولِيتَ وما توفيقي إلا باللّٰه النصير المعين.

سے کوئی واسطہ ہے۔اس نے میری تکفیر کی، مجھے گالیاں دیں اور مجھے کافروں اور مرتدوں میں سے گمان کیا۔اس طرح اس نے چاہا کہ وہ لعنت کرنے والوں قتل کرنے والوں میں سے پہلے ہو۔اس نے بعض لوگوں کے دلوں کو فتنے میں ڈالا اور انہیں شیطان کے شر کے قریب کر دیا۔تب میرے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی کہ میں اس رسالہ میں وہ باتیں لکھوں جو اس کے لئے بھی اور حرمین میں بسنے والے عربوں کے لئے بھی مفید ہوں اور ناظرین کو خوش کریں۔ سو اب ہم ابتداء میں اس کا اشتہار اور اس کا مکتوب درج کرتے ہیں۔ پھر اس کا جواب تحریر کریں گے اور اس کے اسلوب کی اصلاح کریں گے۔سو اے قاری! اللہ تجھے نیکی اور راست روی میں بڑھائے تو اس (رسالے) کو محبت کی نگاہ سے دیکھ!اور جو تجھے دیا جارہا ہے وہ تجھے مبارک ہو اور جو تجھے عطیہ کیا جارہا ہے اس سے متمتع ہو اور میری جو بھی توفیق ہے وہ اللہ کی مرہون منت ہے جو بہترین معین و مددگار ہے۔

الاشتهار من السيّد البغدادى رحمه اللّٰه وهداه

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

الحمد للّٰه وحده، والصلاة والسلام على من لا نبى بعده، وعلى آله وصحبه و حزبه و بعد: فمما لا يخفى على أساطين الدين المتين وعلماء أئمة المسلمين ما ظهر ظهور الشمس و ما بان بيان الأمس من خرافات وكفريات المرزا غلام أحمد القاديانى البنجابى وما ادّعاه من أنه المسيح بن مريم وأنه يُلقَى إليه الإلهامات من حضرة الحق سبحانه وتعالٰى و يُوحِى إليه و يُكلّمه كفاحًا وَ يُخاطبه شفاهًا و أن اللّٰه أرسله لكسر الصليب وقتل الخنزير وإقامة الحدود الشرعية واللّٰه تعالى يُخاطبه ويُناجيه بقوله: يا عيسى بن مريم

سید بغدادی صاحب کا اشتہار

اللہ اس پر رحم کرے اور اسے ہدایت دے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ہر قسم کی حمد خدائے واحد کو زیبا ہے۔ اور درود و سلام ہو اس ذاتِ گرامی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں نیز آپؐ کی آل، صحابہ اور آپؐ کی جماعت پر۔ اَمَّا بَعد جو بات عمائدین دینِ متین اور علماء ائمہ مسلمین سے مخفی نہیں اور جو ایسی ظاہر و باہر ہے جیسے ظہور آفتاب، اور ایسی واضح ہے جیسے روزِ گذشتہ، اور وہ ہیں مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی کی خرافات اور کفریات اور اس کا یہ دعویٰ کہ وہ مسیح بن مریم ہے اور یہ کہ اُسے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی جناب سے الہامات ہوتے ہیں اور اس پر وحی ہوتی ہے اور اس سے بالمواجہ ہمکلام ہوتا ہے اور اس سے بالمشافہ مخاطب ہوتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اُسے کسرِ صلیب، قتلِ خنزیر اور شرعی حدود کو قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس سے ان الفاظ کے ساتھ مخاطب ہوتا اور راز و نیاز کے انداز میں کہتا ہے کہ اے عیسیٰ ابن مریم!

﴿۳﴾

إنی أرسلتک للناس کافّةً فاصدَعْ بما تؤمر وأعرِضْ عن الجاهلین وأن بیعته حق وأن عیسٰیٔ توفّاه اللّٰه ولیس بحیّ وأنه هو عیسی بذاته وغیر ذٰلک مما ترتجّ منه الأضالع وتستکّ منه المسامع کما رأیته مسطورا فی کتابه المسمی بمرآة **کمالات الإسلام** الذی عارض به القرآنَ و هتَک به شریعة سیّدِ وُلْدِ عدنان علاوة علی ما ذکره فی کتبه السابقة من أساطیره الکاذبة. وهذا ممّا لا یطیق الصبر علیه إلا مَن طمس اللّٰه بصره وطبع علی بصیرته. والعجب العجاب أن فی دیار الهند عامّةً وفی ریاسة حیدر آباد خاصّة مِن فحول العلماء وأشبال الفضلاء ما یضیق عن کثرتهم نطاق الحصر

میں نے تجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف بھیجا ہے۔ اور جس بات کے پہنچانے کا تجھے حکم دیا جاتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو بتا دے اور ان جاہلوں کی بات سے اعراض کر اور یہ کہ اُس کی بیعت فرض ہے اور یہ کہ اللہ عیسٰیؑ کو وفات دے چکا ہے اور وہ زندہ نہیں اور یہ کہ وہ خود ہی عیسٰی ہے اور اس کے علاوہ ایسے ایسے دعوے کہ جنہیں سن کر پسلیاں پھڑک اُٹھیں اور کان کے پردے پھٹ جائیں۔ جیسا کہ میں نے اُس کی آئینہ کمالاتِ اسلام نامی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ جس (کتاب) کے ذریعہ اس نے قرآن کا مقابلہ کیا ہے اور سید ولد عدنان (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت کی ہتک کی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس نے اپنی سابقہ کتب میں ایسے جھوٹے قصے بیان کئے ہیں کہ جنہیں صرف وہی شخص برداشت کر سکتا ہے جس کی آنکھوں کو اللہ نے بے نور کر دیا ہو اور جس کی بصیرت پر مہر لگا دی ہو۔ اور انتہائی تعجب کی بات یہ ہے کہ بلادِ ہند میں عموماً اور ریاست حیدر آباد میں خصوصاً ایسے ایسے فحول علماء اور شیر دل فضلاء موجود ہیں جن کی کثرت احاطہ شمار سے باہر

هذا مع كونهم علموا واطّلعوا على شقاشق ذلك الدّجال المضلّ الضالّ البطّال الذى لا يُطهّره فى الدنيا إلا السيف البتّار ولا فى الآخرة إلا النّار فلم أر مَن شمّر عن ساعدِ جِدِّه وأَرْوى فى مجال ميدان الحق فِرَنْدَه وكفَحه بصارمِ همّته وبيانه وطعَنه بسنان قلمه وتبيانه وردَّ أقواله وأوقفَه على شؤم أفعاله وأنقذ عباد اللّٰه المؤمنين من شر فتنته ونصر دين رسول اللّٰه صلعم و شريعته . فوا أسفاه! ووا أسفاه! ثم وا أسفاه على أهل همّة البطون إنّا للّٰه وإنّا إليه راجعون. وحيث إنى اطلعت على كل صفحات كتاب ذٰلك الضال الممسوخ الدجّال وما هتك به شريعة سيّد الأنام وما تعدّى بالازدرآء على سيدنا عيسٰى عليه السلام

ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کو اس دجال، گمراہ کنندہ، گمراہ اور نہایت جھوٹے شخص کی چرب زبانی کا علم تھا اور وہ اس سے آگاہ تھے ایسے شخص کا اس دنیا میں ایک شمشیر برّاں اور آخرت میں دوزخ کی آگ ہی قصہ پاک کر سکتی ہے۔ مجھے کوئی شخص ایسا نظر نہ آیا جس نے (اُسے قتل کرنے کے لئے) اپنی کمرِ ہمت کسی ہو اور اس کی اپنی شمشیر آبدار کی حق کے میدان کی جولانگاہ میں پیاس بجھائی ہو اور اپنی ہمت اور بیان کی تلوار سے اُس کا مقابلہ کیا ہو اور اپنے قلم وزبان کے تیر سے اسے زخمی کیا ہو اور اس کے اقوال کا ردّ کیا ہو اور اس کے منحوس افعال سے اسے روکا ہو اور اللہ کے مومن بندوں کو اُس کے فتنے کے شر سے بچایا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور آپ ؐ کی شریعت کی اعانت کی ہو، پس شکم کی خاطر ان دوڑ دھوپ کرنے والوں پر افسوس، افسوس اور پھر افسوس، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور جیسے ہی میں نے اس گمراہ مسخ شدہ صورت والے دجّال کی کتاب کے تمام صفحات کا مطالعہ کیا اور جو اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی ہتک کی۔ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے حد سے

ووقفتُ على تمام عباراته
التى لا يتفوّه بها إلا كل
مخذول أو زنديقًا شاكًّا
فى رسالة الرسول مع تناقُض
أقواله عن بعضها بعض التزمت
وبالله أستعين إذ هو الناصر
والمعين أن أرُدّ كتابه حرفًا
بحرفٍ وصفًّا بصفٍّ بكتاب
أسمّيه "كشف الضلال والظلام
عن مرآة كمالات الإسلام"
ردًّا يسرّ إن شاء الله نظر الناظر
ويشرح بفضل الله القلب
والخاطر . ثم عزمت أن أرسل
كتاب المّردود عليه إلى العراق ﴿۴﴾
وبغداد ليحكمون العلماء
الأعلام على مُصنفه كونَه من
أهل الزيغ والإلحاد فأكون
إن شاء الله السبب الأقوى
لحسم مادّة هذا الفساد وجلاء
تلك الغُمّة المدلهمّة عن سائر
العباد خدمةً منّى للشريعة
الأحمدية وغيرةً على ناموس

تجاوز کیا۔ نیز (جیسے ہی) مجھے اس کی ان تمام عبارتوں سے آگاہی ہوئی جن (عبارتوں) کو بجز ایسے شخص کے جو اللہ کی نصرت سے محروم ہو یا وہ زندیق اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت میں شک کرنے والا ہو کوئی بھی اپنی زبان پر نہیں لاسکتا۔ (خصوصاً) ایسی صورت میں کہ اس کے اقوال میں باہم گر تضاد بھی پایا جاتا ہو۔ تو میں نے اپنے اوپر لازم کر لیا اور میں اللہ کی مدد مانگتا ہوں کیونکہ وہی حقیقی معین و مددگار ہے کہ ایک کتاب کے ذریعہ جس کا نام میں **کشف الضلال و الظلام عن مراۃ کمالات الاسلام** رکھوں گا۔ میں اس (مرزا غلام احمد) کی کتاب کا حرف بحرف اور سطر بسطر ردّ لکھوں۔ ایسا ردّ جو انشاء اللہ قاری کی نظر کو سرور بخشے گا اور بفضل اللہ سینے اور دل کو کھول دے گا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ (پہلے) اس کتاب کو جس کا ردّ لکھنا مقصود ہے عراق اور بغداد بھیجوں تا کہ (وہاں کے) نامی گرامی علماء یہ فیصلہ کریں کہ اس (آئینہ کمالاتِ اسلام) کا مصنف ایک منحرف اور ملحد شخص ہے۔ سو (اس طرح) میں ان شاء اللہ اس فسادی مادّے کی بیخ کنی کرنے اور تمام بندگانِ خدا سے گہری تاریکی کو دور کرنے کا قوی تر سبب بن جاؤں گا اور یہ میری طرف سے شریعتِ احمد (ﷺ) کے لئے

الْمِلّة المحمدية. وأؤمل والأمل باللّٰه قوى أن يكون إكمال هذا الردّ على المردود بظرف ثلاثة أشهر فوجب أوّلًا شهرُ الحال بوجه الاشتهار لكافّة مَن وقف عليه أن يعلموا علمًا يقينًا لا مِرية فيه مِن أن هذا الممسوخ وأمثاله يُطلَق عليهم قول النبى صلى اللّٰه عليه وسلم دجّالون كذّابون يأتونكم بالأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم فإياكم وإياهم لا يُضلّونكم ولا يفتنونكم. هذا واللّٰه الهادى إلى سواء السبيل فهو حسبنا ونعم الوكيل فقط.

المشتهر السيد عبد الرزاق القادرى النقشبندى الرفاعى البغدادى وارد حال بلدة حيدر آباد.

بہت بڑی خدمت اور ملّت محمدیہ کی ناموس کے لئے غیرت کا (بہت بڑا) اظہار ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں اور مجھے اللہ سے قوی امید ہے کہ اس مردود (کتاب) کا ردّ تین مہینے کی مدت میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ لیکن سب سے پہلے ضروری ہے کہ تمام واقفانِ حال کو اسی مہینے میں بذریعہ اشتہار بلا شک وشبہ یقینی طور پر یہ معلوم ہو جائے کہ اس مسخ شدہ صورت والے شخص اور اس جیسے دوسرے لوگوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اطلاق پاتی ہے کہ بہت سے جھوٹے دجال تمہارے سامنے ایسی ایسی احادیث پیش کریں گے کہ جنہیں نہ تو تم نے اور نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہو گا۔ اس لئے تم ان سے ایسا بچ کر رہنا کہ وہ نہ تو تمہیں گمراہ کرسکیں اور نہ ہی فتنے میں ڈال سکیں۔ یہ (میرا پیغام ہے) اور اللہ ہی راہِ راست کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔ پس وہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہی سب سے اچھا کارساز ہے۔ فقط

المشتہر

سید عبد الرزّاق قادری، نقشبندی

الرفاعی البغدادی

حال حیدرآباد

مكتوب السّيد البغدادى
رحمه الله وهداه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله والصّلاة والسلام على رسول الله وآله وصحبه ومن والاه. الوصيّة لى ولإخوانى بتقوى الله من العبد المُفتقر إلى رحمة الملك الحنّان المدعو بالسيد عبد الرزاق القادرى النقشبندى البغدادى أناله الله شفاعة نبيه الهادى وحفظه من كيد الشياطين والأعادى إلى خدمة الأجلّ والمطاع المبجّل العالم الفاضل والمجتهد الكامل حلّالُ رموز المشكلات بألطف المعانى وأظرف الترصيف والمبانى المولوى مرزا غلام أحمد القاديانى حفظه الله من زلة القدم وعثرة اللسان والقلم بحُرمة النبى الأكرم صلى الله عليه وسلم آمين. أما بعد فالسلام عليكم ورحمة الله

بغدادی صاحب کا مکتوب
(اللہ اس پر رحم فرمائے اور اسے ہدایت دے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حقیقی ستائش صرف اللہ کو زیبا ہے، درود وسلام ہو رسول اللہ (صلعم) پر، آپؐ کی آل اور سب صحابہ پر اور ہر اُس شخص پر جو آپؐ سے رشتۂ مودّت رکھتا ہے۔(یہ تحریر) اپنے اور اپنے بھائیوں کے لئے اللہ کے تقویٰ کی وصیت ہے۔اس عاجز بندہ کی طرف سے جو مَالکُ الکلّ اور بے حد شفیق خدا کی رحمت کا محتاج ہے جسے سید عبد الرزاق قادری نقشبندی بغدادی کے نام سے پکارا جاتا ہے اللہ اسے ہادئ برحق نبی (ﷺ) کی شفاعت میسر فرمائے اور اسے تمام شیطانوں اور دشمنوں کے منصوبوں سے محفوظ رکھے۔بخدمت عالی جناب مطاع، عزت مآب، عالم، فاضل، مجتہد کامل جو مشکل سے مشکل رموز واسرار کی نہایت لطیف معانی اور بے حد خوبصورت ماہرانہ ترکیب وترتیب کے ساتھ گرہ کشائی کرنے والے مولوی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔(اللہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کے طفیل ہر لغزشِ پا اور زبان وقلم کی ہر ٹھوکر سے محفوظ رکھے) آمین۔اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔یہ امر مخفی نہیں کہ میں نے آپ

وبـــركـاتــه. لا يـخفى أنـه قد اطـلـعـتُ عـلـى كتابكم المسمى بمرآة كمالات الإسلام وعلِمت بـمـا فيـه وأحـطـت فهمًا بمعانيه وفـحـاويـه ونـكـاتـه ومبانيـه والجـواب مـا نـرى لا ما تسمع ولـو لـم تـقسمون على من اطّلع عـلـى ذلك الكتاب بـأن يـردّ خـطـأه ويـوضِّح لفظه لما صرفنا عِنانَ الـقلم إلى ردّه. وقـد جرت سُـنّـة أهل العلم من قـديم الزمان وحـادثـه فـى الـردّ عـلـى الباطل وبـالتـزييف عـلـى العاطل. ولعل ورَدكـم الاشتهـار فى هذا الباب فـلا تـكـونـوا بـالـوجل وارفعوا عـنكم نقاب الخجل. فلعل أن لا يتيسر طبع كتابنا لقرب سفرنا إلــى الـوطـن لـكـن أرجـو أن تتحفونى بنسخة من مرآتكم فإن الـنسخة التى هى عندى عارية

کی کتاب موسومہ آئینہ کمالاتِ اسلام کا غور سے مطالعہ کیا ہے اور جو کچھ اس میں تحریر کیا گیا ہے اس کا مجھے علم ہوا، نیز میں نے اس کے معانی و مفاہیم اور اس کے نکات و اصول کا اچھی طرح سے احاطہ کرلیا جواب دیدنی پر ہوتا ہے شنیدنی پر نہیں اور اگر تم نے اس کتاب کے مطالعہ کرنے والے شخص کو یہ قسم نہ دی ہوتی کہ وہ اس کتاب کی ہر غلطی کی تردید اور اس کے ہر لفظ کی تشریح کرے تو ہم عنانِ قلم کا رُخ اس (کتاب) کی تردید کی جانب نہ پھیرتے۔ لیکن زمانۂ قدیم و ﴿۵﴾ جدید سے اہلِ علم کا یہی طریق رہا ہے کہ وہ (ہمیشہ) باطل کی تردید کرتے اور جاہل کی جہالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ غالبًا آپ کو اس بارے میں ہمارا اشتہار مل چکا ہوگا۔ پس آپ خوفزدہ نہ ہوں اور خجالت کا نقاب اپنے (چہرے) سے اٹھا دو۔ اپنے وطن کو واپسی کا سفر قریب ہونے کی وجہ سے شاید ہماری کتاب طبع نہ ہوسکے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ آپ اپنی کتاب ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ کا ایک نسخہ مجھے تحفتاً عنایت کریں گے۔ چونکہ جونسخہ میرے پاس ہے

بشـرط أن تُسرعون بإرسالها فی البرید و السلام خیر الختام.

ملتمسه السیّد عبد الرزاق

القادری النقشبندی البغدادی

غفر اللّٰه له

مؤرخة ۲۸ ذی الحجة سنة ۱۳۱۰ھ

جواب الاشتهار و المکتوب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰه ربّ العالمین و الصلاة و السّلام علی رسوله محمد سیّد النبیّین وخاتم المرسلین وفخر الأولین والاٰخرین ومنبع کل فهم وحزم ونور وهدی وسراج منیر للسالکین المتّبعین وعلی آله الهادین وأصحابه الذین شادوا الدّین وعلی کل من تبعه من الأولیاء والشهداء والصلحاء أجمعین. السّلام علیکم أیها الصلحاء المعزّزون الموقّرون المعظّمون مِن إخوانکم المحقّرین

وہ عاریتاً ہے۔اس لئے آپ اسے بذریعہ ڈاک جلدروانہ کردیں۔والسلام خیر الختام۔

التماس گزار سید عبدالرزاق

قادری نقشبندی بغدادی

اللہ اس کے گناہ بخشے

مورخہ ۲۸ /ذی الحجة ۱۳۱۰ ہجری

اشتہار اور مکتوب کا جواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حقیقی ستائش صرف اللہ کو زیبا ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے اور درود وسلام ہو اُس کے رسول حضرت محمد ﷺ سید الانبیاء، خاتم المرسلین، فخر الاوّلین والآخرین پر جو ہر فہم دانش اور نور وہدایت کے سرچشمہ اور تمام اتباع کرنے والے سالکوں کے لئے سراج منیر ہیں۔ اور (درود و سلام ہو) آپؐ کی آل پر، جو ہادی ورہبر ہیں اور آپؐ کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو محکم اور مضبوط کیا۔ نیز اولیاء، شہداء اور صلحاء کے ہر فرد پر (درود وسلام ہو) جنہوں نے آپ ﷺ کی پیروی کی۔اے صاحبانِ عزت وتوقیر وتعظیم زُمرۂ صلحاء! تمہیں اپنے ان بھائیوں کی طرف سے السلام علیکم جو حقیر سمجھے گئے،

المكفَّرين المطرودين المهجورين.

وبعد فإنه قد بلغني مكتوبک واشتهارک يا أخي بقريتي "قاديان" فأشكرک وأدعو لک فإنک ذكّرتني وذاكرتني سُبُلا تحسبها مستقيمة ولُمتَني غيرةً على دين اللّٰه ورسوله كالمغضبين فجزاک اللّٰه أحسن الجزاء وأحسن إليک وهو خير المحسنين. وأرى أنّک رجل صالح طيّب فإنک ما صبرت على ما حاک في صدرک ولم تألُ نُصحًا ولم تداهن قولا وكذلک سِيَرُ الصالحين. ولكن أيها الخِلُّ الودود والحِبُّ المودود عفا اللّٰه عنک قد استعجلتَ وحسبت أخاک المؤمن باللّٰه ورسوله وكتابه مرتدًّا ومن الكافرين. ولوّمتني ورمَيتني بالسِّهام قبل أن تُفتِّش حقيقة الأمر وتفهم سرّ الكلام أو

کافر قرار دیئے گئے ، دھتکارے گئے اور جنہیں الگ تھلگ کر دیا گیا ۔

اما بعد اے میرے بھائی! تمہارا خط اور اشتہار مجھے اپنی بستی قادیان میں مل گئے ہیں ۔جس کے لئے میں تمہارا شکر گزار ہوں اور تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کیونکہ تم نے مجھے نصیحت کی اور مجھے وہ راہیں یاد دلائیں جنہیں تم راست خیال کرتے ہو۔ نیز تم نے اللہ اور اس کے رسول کے دین کے لئے غیرت کرتے ہوئے غضبناک لوگوں کی طرح مجھے ہدف ملامت بنایا فجزاک اللّٰہ احسن الجزاء وہ تجھ پر احسان فرمائے ۔اور وہ احسان کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ میری رائے ہے کہ تم صالح اور اچھے انسان ہو اس لئے تم اپنے سینے کی خلش اور چبھن کو برداشت نہ کر سکے اور تم نے نصیحت کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی اور نہ قولاً کوئی مداہنت اختیار کی اور یہی نیک لوگوں کا طریق ہے۔ لیکن اے پیارے دوست اور محبوب رفیق! (اللہ تمہیں معاف فرمائے) تم نے جلد بازی سے کام لیا اور تم نے اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان لانے والے اپنے بھائی کو مرتد اور کافر خیال کیا اور حقیقت الامر کی چھان بین کرنے ، کلام کے راز کو سمجھنے یا محققین کا طریق اختیار کرنے والوں کی طرح مجھ سے استفسار

تستفسر منى كدأب المحققين. والعجب منك ومن مثلك رجل صالح تقيّ نقيّ حليم كريم ﴿٦﴾ أنك تكتب في اشتهارك أن جزاء هذا الرجل المرتد أن يُقتَل بالسّيف البتّار أو يُلقى في النار كما هو جزاء المرتدين.

أيها الأخ الصالح أسرّك الله ورعاك وحفظك وحماك وفتح عينك وهداك لا تخوّفني من سيفٍ بتّارٍ ولا رُمح ولا نار وقد قُتلنا قبل سيفك بسيفٍ لا تعلمه وذُقنا طعم نارٍ لا تعرفها وإنّا إن شاء الله بعد ذلك من المنعمين. أيها العزيز إن الذين أخلصوا قلوبهم لله وأسلموا وجوههم لله وشربوا كأسًا من حُبّ الله فلا يضيّعهم الله ربّهم ولا يتركهم مولاهم ولو عاداهم كلّ ورق الأشجار وكل قطرة البحارِ وكل ذرة الأحجار وكلّ ما في

کرنے سے پہلے ہی تم نے مجھے ملامت کی اور مجھ پر تیر برسا دیئے۔ تم پر اور تمہارے جیسے مردِ صالح، متقی، پاک وصاف اور حلیم وکریم پر تعجب ہوتا ہے کہ تم اپنے اشتہار میں لکھتے ہو کہ اس مرتد شخص کی سزا یہ ہے کہ یا تو اسے شمشیر برّاں سے قتل کر دیا جائے یا اسے آگ میں ڈال دیا جائے جیسا کہ مرتدوں کی سزا ہوتی ہے۔

اے نیک بھائی! اللہ تجھے خوش رکھے۔ تیری نگہبانی فرمائے، تیری حفاظت وحمایت فرمائے، تیری آنکھیں کھولے اور تجھے ہدایت دے۔ تُو نہ تو مجھے شمشیر قاطع سے ڈرا اور نہ کسی نیزے سے اور نہ آگ سے۔ ہم تو تیری تلوار سے پہلے ہی ایک ایسی تلوار کے قتیل ہیں جسے تو نہیں جانتا۔ اور ہم نے اُس آگ کا مزہ چکھا ہے جس سے تو ناآشنا ہے۔ ہمیں انشاء اللہ اس کے بعد انعامات سے سرفراز کیا جائے گا۔ عزیزِ من! ایسے لوگ جنہوں نے اپنے دلوں کو اللہ کے لئے خالص کر لیا ہو اور اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر چکے ہوں اور اللہ کی محبت کا جام نوش کر چکے ہوں، انہیں اُن کا پروردگار اللہ ضائع نہیں کرتا اور نہ ان کا مولا انہیں چھوڑتا ہے خواہ درختوں کا ہر پتہ، سمندروں کا ہر قطرہ، پتھروں کا ہر ذرہ، اور دنیا جہاں کی ہر چیز ان کی دشمنی پر

العالمين. بل الذين يطيعونه ولا يبتغون إلا مرضاته هم قوم لا يحزنهم إلا فراقه وإذا وجدوا ما ابتغوا فلا يبقى لهم همٌّ ولا غمٌّ بعد ذلک ولو قُتلوا وأُحرقوا ولا يضرّهم سبُّ قوم ولا لعنُ فرقة ويجعل اللّٰه كلَّ لعنةٍ بركةً عليهم وكلَّ سبٍّ رحمةً فی حقهم. ألا يعلم ربنا ما فی صدورنا؟ أأنت أعلم منه؟ فلا تكن من المستعجلين.

يا أخِی! ما تركتُ السبيل وما عاصيتُ الرب الجليل. وليس كتابنا إلا الفرقان الكريم وليس نبيّنا ومحبوبنا إلا المصطفی الرحيم ولعنة اللّٰه علی الذين يخرجون عن دينه مثقال ذرّة فهم يدخلون جهنم ملعونين. ولكن يا أخی إن فی كتاب اللّٰه نِكاتًا ومعارف لا يزاحمها عقيدة ولا يناقضها حكمٌ

اتر آئے۔ بلکہ جو لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی مرضیات کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے ایسے لوگوں کو اس کے فراق کے سوا اور کوئی چیز غم نہیں پہنچاتی اور پھر جب وہ اپنا مقصود پا لیتے ہیں تو اس کے بعد ان کے لئے کوئی ہم وغم باقی نہیں رہتا خواہ وہ قتل کئے جائیں یا جلا دیئے جائیں۔ کسی قوم کی دشنام طرازی اور کسی فرقے کا لعن طعن انہیں نقصان نہیں پہنچاتا۔ اور اللہ ہر لعنت کو ان کے لئے برکت اور ہر دشنام کو ان کے حق میں رحمت بنا دیتا ہے کیا ہمارا ربّ ہمارے سینوں کی باتوں کو نہیں جانتا؟ کیا تم اس سے زیادہ جانتے ہو؟ پس جلد باز مت بنو۔

اے میرے بھائی! میں نے راہِ (حق) نہیں چھوڑی اور نہ ہی میں نے ربِّ جلیل کی نافرمانی کی ہے۔ فرقانِ کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور رحیم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ ہمارا کوئی نبی اور محبوب نہیں۔ اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جو آپؐ کے دین سے ذرّہ برابر بھی باہر نکلتے ہیں۔ وہ لوگ ملعون ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے لیکن اے میرے بھائی! اللہ کی کتاب (قرآنِ کریم) میں ایسے ایسے نِکات اور معارف ہیں کہ کوئی عقیدہ ان کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا اور کوئی حکم اس کو توڑ نہیں سکتا۔

ولا يُلقّاها من الأمم إلا الذى وجد وقت ظهورها وكان من المنقطعين المبعوثين. ولله أسرارٌ وأسرارٌ وراء أسرارٍ لا تطلع نجومها إلا فى وقتها فلا تجادل الله فى أسراره. أتجترء على ربك وتقول لما فعلت كذا ولم ما فعلت كذا؟ يا أخِى فوِّضْ غيب الله إلى الله ولا تدخل فى غيوبه ولا تزخّ دقائق المعارف التى دقّ مأخذها فى ظواهر الشرع ولا تَقْفُ ما ليس لك به علم وثبِّتْ نفسك على سبيل المتقين.

﴿۷﴾ ما كان إيمان الأخيار من الصحابة والتابعين بنزول المسيح عليه السلام إلا إجماليا وكانوا يؤمنون بالنُزول مجملا ويفوّضون تفاصيلها إلى الله خالق السماوات والأرضين. وكيف يجوز نزول المسيح عليه السلام على المعنى

ان (نِکات و معارف) کو امتوں میں سے صرف وہی حاصل کرے گا کہ جس نے ان کے ظہور کا وقت پایا اور وہ فنا فی اللہ افراد اور مبعوثین میں سے ہوگا۔ اللہ کے اسرار ہیں اور ایسے پوشیدہ در پوشیدہ ہیں کہ جن کے ستارے صرف اپنے وقت پر ہی طلوع کرتے ہیں۔ پس اللہ سے اُس کے اسرار کے بارے میں جھگڑا نہ کر۔ کیا تو اپنے رب کے سامنے بیبا کی کرتے ہوئے یہ کہہ سکتا ہے کہ تو نے یوں کیوں کیا یا تو نے یوں کیوں نہیں کیا؟ اے میرے بھائی! اللہ کے غیب کو اللہ کے پاس ہی رہنے دے اور اُس کے غیبی امور میں دخل نہ دے اور ان دقیق معارف کو جن کے مآخذ شرع کے ظواہر میں بڑے گہرے ہیں انہیں نظر انداز نہ کر۔ اور جس چیز کا تجھے علم نہیں، اس کے پیچھے مت لگ اور اپنے آپ کو متقیوں کی روش پر برقرار رکھ۔

اعلیٰ مرتبہ کے صحابہ اور تابعین کا نزولِ مسیح علیہ السلام (کے عقیدے) پر صرف اجمالی ایمان تھا۔ اور وہ نزول پر مجمل ایمان رکھتے تھے اور اس کی تفصیلات خَالِقُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ اللہ کے سپرد کرتے تھے۔ مسیح علیہ السلام کا نزول حقیقی معنی میں کیسے جائز ہو سکتا ہے

الحقيقي والله قد أخبر في كتابه العزيز أنه تُوفِّي ومات؟ وقال: يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ. وقال: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وقال: فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ. وقال: وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ وقال: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ.

يعني ماتوا كلهم كما استدل به الصِّدّيق الأكبر عند وفاة النبي صلى الله عليه وسلم فما بقي شك بعد ذلك في وفاة المسيح وامتناع رجوعه إن كنتم

جبکہ اللہ نے اپنی کتابِ عزیز میں یہ بتا دیا ہے کہ وہ وفات پا چکے اور فوت ہو گئے ہیں فرمایا۔ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ [1] نیز فرمایا: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ [2] نیز فرمایا: فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ [3] نیز فرمایا: وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ [4] نیز فرمایا: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ [5]

یعنی وہ سب وفات پا چکے جیسا کہ صدیق اکبرؓ نے نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر اس سے استدلال فرمایا تھا۔ پس اگر تم اللہ اور اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو، اس کے بعد مسیح کی وفات اور ان کے واپس دنیا میں نہ آنے

---

[1] اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں (آل عمران:۵۶) [2] پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو اس وقت تو تُو ہی ان کا نگہبان اور محافظ اور نگران تھا۔ (المائدة:۱۱۸) [3] پھر وہ جس کی موت کا حکم جاری کر چکا ہوتا ہے اس کی روح کو روکے رکھتا ہے۔ (الزمر:۴۳) [4] اور ہر ایک بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ہے اس کے لئے یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ اس کے بسنے والے لوٹ کر اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔ (الانبیاء:۹۶)
[5] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محض ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ (آل عمران:۱۴۵)

باللّٰہ و آیاتہ مؤمنین.

وقد ختم اللّٰہ برسولنا النبیین وقد انقطع وحی النبوۃ فکیف یجیء المسیح ولا نبی بعد رسولنا؟ أیجیء معطّلا من النبوۃ کالمعزولین؟ وقد بشّرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أن المسیح الاٰتی یظھر من أمتہ وھو أحدٌ من المسلمین. وفی الصحاح أحادیث صحیحۃ مرفوعۃ متصلۃ شاھدۃ علی وفاۃ عیسی علیہ السلام خصوصًا فی البخاری بیان مصرح فی ھذا الأمر. فالعجب کل العجب علی فھم رجل یشکّ فی وفاتہ بعد کتاب اللّٰہ ورسولہ و یتذبذب کالمرتابین. وبأیِّ حدیث بعد اللّٰہ و آیاتہ نترک متواترات القرآن؟ أنُؤْثِر الشکّ علی الیقین؟

والقوم لا یتفق علی صعود المسیح حیًّا إلی السماء بل لھم

کے بارے میں کوئی شک نہ رہا۔

اللہ نے ہمارے رسول کے ذریعہ نبیوں کو ختم کر دیا اور وحی نبوت منقطع ہوگئی۔تو پھر مسیح کیسے آ سکتا ہے جبکہ ہمارے رسول (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں؟ کیا وہ معزول لوگوں کی طرح نبوت سے معطل ہو کر آئے گا؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بشارت دی ہے کہ آنے والا مسیح آپؐ کی امت سے ظاہر ہوگا اور وہ مسلمانوں کا ایک فرد ہوگا اور صحاح (ستہّ) میں ایسی صحیح، مرفوع متصل احادیث ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی گواہی دیتی ہیں، خصوصاً صحیح بخاری میں اس امر کے متعلق واضح بیان موجود ہے۔ اس لئے ایسے شخص کے فہم پر بے حد تعجب ہوتا ہے۔ جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کے ارشاد کے بعد بھی مسیح کی وفات پر شک کرتا ہے اور شکّی لوگوں کی طرح تردّد کرتا ہے۔ اللہ اور اُس کی آیات کے بعد کس حدیث کی بناء پر ہم قرآنی متواترات کو ترک کر سکتے ہیں؟ کیا ہم شک کو یقین پر ترجیح دیں؟

مسیح کے زندہ آسمان پر چلے جانے پر سب لوگ متفق نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی آراء مختلف

آراءٌ شتّی بعضهم يقول بالوفاة وبعضهم بالحياة. ولن تجد من النصوص الفرقانية والأحاديث النبوية دليلا على حياته بل تسمع من الأخبار والآثار ومن كل جهة نعىَ الموت. وقد تُوفّي رسولنا صلى الله عليه وسلم أهو خيرٌ منه أم هو ليس من الفانين؟ ورآه رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة المعراج في الموتٰى من الأنبياء عليهم السلام أفتظن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخطأ في رؤيته أو قال ما يُخالف الحق؟ حاشا بل إنه أصدق الصادقين.

فهذا هو السبب الذي ألجأنا إلى اعتراف وفاة المسيح وشهد عليه إلهامي المتواتر المتتابع من اللّٰه تعالٰى. وما نرى في هذه العقيدة مخالفة بقول رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ولا بعقيدة الصحابة

ہیں ۔بعض ان کی وفات اور بعض حیات کے قائل ہیں۔ قرآنی نصوص اور احادیثِ نبویہ کی رُو سے ان کی حیات پر ایک دلیل بھی تجھے نہیں ملے گی ۔ بلکہ اخبار و آثار اور ہر طرف ان کی وفات کی خبر پائے گا۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ۔ (بتاؤ) کیا وہ (مسیح) آپؐ سے بہتر ہیں؟ یا یہ کہ وہ غیرفانی ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج انہیں وفات یافتہ انبیاء علیہم السلام کے گروہ میں دیکھا۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دیکھنے میں غلطی لگی تھی یا آپؐ نے حق کے خلاف بات کی؟ حَاشَا وَ کَلَّا بلکہ آپؐ تو اَصدَقُ الصَّادقین ہیں۔ ﴿۸﴾

پس یہی وہ سبب ہے جس نے ہمیں وفاتِ مسیح کے اعتراف پر مجبور کیا اور جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر متواتر اور لگاتار (نازل ہونے والے) الہامات نے گواہی دی۔ ہمیں اپنے اس عقیدے میں نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت نظر آتی ہے اور نہ ہی صحابہؓ اور تابعینؒ کے عقیدے کی۔ سب

ولا التابعين. والصحابة كلهم كانوا يؤمنون بوفاة المسيح وكذلك الذين جاؤوا بعدهم من عباد اللّٰه المتبصّرين. ألا تنظر صحيح البخاری کیف فسّر فيه عبداللّٰه بن عباسؓ آية يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ فقال: متوفّيک : مميتُک. وأشار الإمام البخاری إلى صحّة هذا القول بإيراده آية إِنِّی مُتَوَفِّيکَ فی غير محلّه وهذه عادة البخاری عند الاجتهاد و إظهار مذهبه كما لا يخفى على الماهرين.

أيها الأخ الصالح! انظُرْ كيف أشار البخاری رحمه اللّٰه إلى مذهبه بجمع الآيتين فی غير المحلّ وإراءة تظاهُرهما. واعترف بأن المسيح قد مات فتدبَّرْ فإن اللّٰه يحب المتدبّرين. وما كان لی منفعةٌ وراحةٌ فی

صحابہ وفات مسیح پر ایمان رکھتے تھے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وہ صاحب بصیرت بندے بھی جو ان کے بعد آئے۔ کیا تو صحیح بخاری پر غور نہیں کرتا کہ کس طرح عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں آیت يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ [۱] کی تفسیر کی اور انہوں نے مُتَوَفِّيْکَ (کے معنی) مُمِيْتُکَ کئے اور امام بخاری نے آیت اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ کو اسے اپنی جگہ سے دوسری جگہ لا کر (ابن عباس) کے اس قول کی صحت کی جانب اشارہ کیا ہے اور جیسا کہ ماہرین پر یہ امر مخفی نہیں کہ امام بخاری اجتہاد اور اپنی رائے کے اظہار کے موقع پر یہی طریق اختیار کرتے ہیں۔

اے نیک بھائی! دیکھ کہ کس طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے ان دونوں آیتوں کو غیر محل میں یکجا کر کے اور ان کا ایک دوسرے کو تقویت دینے کا اظہار کر کے اپنے مسلک کی جانب اشارہ کیا ہے اور اعتراف کیا ہے کہ مسیح وفات پا گئے ہیں۔ پس تو تدبر کر کیونکہ اللہ تدبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مجھے اللہ کی کتاب

[۱] اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ (آلِ عمران:۵۶)

تـرک کتـاب الـلّٰه وسُنن رسوله وحـمـلِ أوزار خسـران الـدنيـا والآخـرة وسماع لعن اللاعنين. أيها الأخ الكريم! لَلحقُّ أحقُّ أن يُتّبع والـصـدق حـقيـق بأن يُقبَل ويُستـمَع ويد الحق تصدع رداء الشک والـحق هـو الـجـوهـر الذی يظهر عند السبک ويتلألأ فـی وقتـه الذی قدّر اللّٰه له ولكلّ نبأٍ مستـقـرٌّ ولكل نجمٍ مَطلعٌ ولا تُـعرف الأسرار إلا بعد وقوعها. فـطـوبٰـی لـمـن فهـم هذا السـر وأدرک الأمـر كـالعاقلين. وإنّی أتيـقّـن أن مثلک مـع كـمـال فضلک وتقواک لو كان مُطّلعًا عـلی معارف اطّلعتُ عليها لكفَّ لسـانـه من لعنی وطعنی ولَقَبِلَ ما قـلـتُ مـن مـعارف الملّة والدّين ولـكنی أظنّک ما فهمتَ حقيقة مـقالی وماعلمتَ صورة محالی و ما ظنی فيک إلا الخير وأسأل

(قرآن) اور اس کے رسول کے طریقہ ہائے کار کو چھوڑنے میں اور دنیا و آخرت کے خسران کا بوجھ اٹھانے اور لعن طعن کرنے والوں کی لعن طعن سننے میں کوئی فائدہ اور راحت نہیں ہے۔ اے معزز بھائی! حق اس کا زیادہ سزاوار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور صداقت کا یہ حق ہے کہ اسے قبول کیا جائے اور اسے غور سے سنا جائے۔ دستِ حق شک کا پردہ چاک کرتا ہے اور حق وہ جوہر ہے جو ڈھلائی کے وقت نمایاں ہوتا اور اپنے وقت پر جو اللہ نے اس کے لئے مقدر فرمایا ہے چمکتا ہے، ہر اہم خبر کی ایک قرارگاہ اور ہر ستارے کے لئے ایک جائے طلوع ہوتی ہے اور اسرار وقوع پذیر ہونے کے بعد ہی شناخت کئے جاتے ہیں۔ پس مبارک وہ جس نے اس راز کو سمجھ لیا اور اس نے عقلمندوں کی طرح اس اَمر کا ادراک کر لیا اور مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے فضل وتقویٰ میں صاحب کمال کو اگر ان معارف سے وہ آگہی ہوتی جو مجھے حاصل ہے تو اس کی زبان مجھے لعن طعن کرنے سے ضرور رُک جاتی اور شریعت ودین کے معارف کی نسبت جو میں نے کہا ہے وہ اسے ضرور قبول کر لیتا۔ لیکن تیرے متعلق میرا یہ خیال ہے کہ تم نے میری باتوں کی حقیقت کو نہیں سمجھا اور میرے حال کی کیفیت سے تمہیں آگاہی نہیں۔ تمہارے بارے میں میرا خیال اچھا ہے اور میں اللہ سے تمہارے لئے اس کا فضل اور اس کی

اللّٰـه لک فضله ورحمته وهو أرحم الرّاحمين.

يا قُرّة أرضٍ مباركةٍ وسُلالَةَ أهلها! أنت بحمد اللّٰه تقيّ ونقيّ وزكيّ وإني أحبّك وأصافيك كالمخلصين. وأُوتيكَ مُوثقًا من اللّٰه على أني أُوافقك وأقبل قولك إن تُرِني آياتِ الفرقان على صحة زعمك وتأتِني بسُلطان مبين. وما أبتغي إلا الحق وقد شققتُ عصا الشِقاق وارتضعتُ أفاويق الوفاق فجادِلْني بالحكمة وآيات كتاب اللّٰه السبّاق وستجدني إن شاء اللّٰه من المنصفين. وإن كنت أن تشتهي أن تسبّني أو تلعنني أو تكذّبني أو تقتلني بسيف بتّار أو تلقيني في نارٍ فاصنع ما شئت وما أرُدّ عليك إلا دعاء الخير والعافية. يا أهل البيت يرحمكم اللّٰه في الدنيا والآخرة وآواكم في المرحومين. ﴿۹﴾

رحمت مانگتا ہوں کیونکہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اے ارضِ مبارکہ کی ٹھنڈک اور اے وہاں کے رہنے والوں کی اولاد! تم بحمد اللہ متقی ، پرہیزگار اور صالح ہو مجھے تم سے پیار ہے اور میں تم سے مخلصوں کی طرح پُرخلوص محبت کرتا ہوں۔ میں اللہ کی مؤکد قسم کھا کر تم سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر تم مجھے اپنے دعوے کی صحت پر قرآنی آیات دکھادو اور واضح دلیل پیش کردو تو میں تمہارے ساتھ اتفاق کرلوں گا اور تمہاری بات قبول کرلوں گا، میں تو صرف حق کا خواہش مند ہوں۔ میں نے تو مخالفت و دشمنی کے عصا کو توڑ دیا ہوا ہے اور موافقت کے دودھ سے سیراب ہوا ہوں۔ پس تم مجھ سے حکمت سے اور اللہ کی سب سے برتر کتاب (قرآن) کی آیات کے ساتھ بحث کرو۔ ان شاء اللہ تم مجھے انصاف کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔ لیکن اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم مجھے گالیاں دو، مجھ پر لعنت ڈالو یا میری تکذیب کرو، یا تیغِ بُرّاں سے مجھے قتل کرو یا مجھے آگ میں ڈالو، تو پھر تمہاری مرضی جو چاہو کرو۔ اس کے جواب میں (اِنْشَاءَ اللّٰه) میں تمہارے لئے صرف خیر اور عافیت کی ہی دعا کروں گا۔ اے اہل بیت! اللہ تم پر دنیا اور آخرت میں رحم کرے اور مرحومین میں جگہ دے۔

أيها الشيخ! دعِ النزاع وما ينبغي النزاع فاتّق الله وأدرِكْ فرصة لا تُضاع وارتحلْ إليّ رحلة الصادق المُعِدّ وسِرْ نحوي سير المُجِدّ وتفضَّلْ وتجشَّمْ إلى بيتي وكُلْ إلى شهرين من قرصي وزيتي سيُريك الله حالًا لا ينكشف عن يد غيري من أهل البلدان وجَوّابتها ولا من تأليفاتٍ محدودة البيان فتعرفني بعين اليقين. وإن تقصدني مُخلِصًا فأدعو لك في آناء الليل وأطراف النهار وأرجو أن يطمئن قلبك وأرى آثار الاستجابة وتنجاب غشاوة الاسترابة والله قدير ونصير ومُعين.

أيها الأخ الشريف الصالح! لا تنظُرْ إلى تكفير العلماء وتكذيبهم فإني أعلم من الله ما لا يعلمون وقد علمتُ حقيقة الأمر من ربّي وهم من الغافلين. ولا تنظر إلى ذلّتي وهواني

اے شیخ ! جھگڑا چھوڑ، جھگڑا ہونا بھی نہیں چاہیے۔ پس اللہ سے ڈر اور اس فرصت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ میری طرف ایک مستعد راستباز کی طرح سفر کر اور سنجیدگی کا طریق اختیار کرتے ہوئے میری طرف آ۔ زحمت اٹھا کر میرے گھر تشریف لا۔ دو مہینے تک میری طرف سے روٹی سالن کھا۔ اللہ تعالیٰ تم پر جلد وہ حالت منکشف کر دے گا جسے میرے سوا ان شہروں کے مکین اور سیاحوں میں سے کسی کا ہاتھ منکشف نہیں کر سکتا اور نہ ہی محدود البیان تالیفات کر سکتی ہیں۔ پس تم مجھے یقین کی آنکھ سے شناخت کر لوگے اور اگر تم اخلاص کے ساتھ میرا قصد کروگے تو میں رات کی گھڑیوں اور دن کے اوقات میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ تمہارا دل اطمینان پائے گا اور میں قبولیت دعا کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ اور شک وشبہ کا پردہ چاک ہوجائے گا اور اللہ قدیر اور معین ومددگار ہے۔

اے نیک شریف بھائی! علماء کی تکفیر وتکذیب کو نہ دیکھ، کیونکہ میں اللہ کی جانب سے وہ جانتا ہوں جو وہ نہیں جانتے۔ میں اپنے رب کی طرف سے حقیقت الامر جانتا ہوں اور وہ غافل ہیں۔ تو میرے بھائیوں کی نگاہ میں پائی جانے والی میری ذلت، کمتری اور حقارت کو نہ دیکھ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ

وحقارتي في أعين إخواني فإن لي من الله تعالى في كل يوم نظرةً. أُقلبُ نحو الشمال ونحو اليمين وأتقلّبُ في الحالَين بؤس ورَخاء وأُنقَلُ مع الريحَين زعزع ورُخاء والعاقبة خير لي إن شاء الله وإني من المبشَّرين. اليوم يحقّرون ويكذّبون ويكفّرون وأراهم عليَّ حريصين لو كانوا قادرين وسيأتي زمان يظهر صدقي فيه ويُرِى اللّٰهُ عبادَه آيات فضله عليَّ فيجتلون أنوار عناياته ومطارف تفضّلاته فيأتونني مُنكسرين.

﴿۱۰﴾ فطوبٰى لعين رأتني قبل وقتي وطوبٰى لسعيد جاءني كالمخلصين. أيها الشيخ! الوقت قد دنٰى ومعظم العمر قد فني فأْتني على شريطة الصبر والتوقّف وقبول الهُدىٰ وعُدْ إلى الحق ودعِ العداء ولا تنس

کی طرف سے مجھے ہر روز وہ نگاہ حاصل ہے جسے میں بائیں اور دائیں طرف گھماتا ہوں اور ہر دو حالتوں عُسر ویُسر میں رہتا ہوں۔ تیز اور دھیمی دونوں ہواؤں کے ساتھ منتقل ہوتا رہتا ہوں۔ انشاء اللہ میرا انجام بخیر ہوگا اور میں بشارت دیئے جانے والوں میں سے ہوں۔ وہ آج مجھے حقیر سمجھتے ہیں۔ تکذیب اور تکفیر کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اگر انہیں مجھ پر قدرت حاصل ہو جائے تو وہ میرے قتل کے درپئے ہیں لیکن وہ زمانہ آتا ہے جس میں میری سچائی ظاہر ہو جائے گی اور اللہ اپنے بندوں کو مجھ پر ہونے والے اپنے فضلوں کے نشان دکھائے گا تو وہ اُس کی عنایات کے انوار اور اس کی نوازشات کے عجائبات دیکھیں گے تب وہ میرے پاس انکساری کے ساتھ آئیں گے۔

پس اس آنکھ کو مبارک ہو! جس نے میرے (آنے والے) وقت سے پہلے مجھے دیکھ لیا اور اُس سعادت مند کو مبارک ہو! جو مخلصوں کی طرح میرے پاس آیا۔ اے شیخ! مقررہ وقت قریب آ گیا ہے اور عمر کا بیشتر حصہ گزر چکا ہے۔ لہٰذا صبر و ثبات اور ہدایت قبول کرنے کی شرط پر میرے پاس آ، حق کی طرف رجوع کر اور دشمنی کو ترک کر دے اور

حقک فی العُقبی ولا تُبارز المولی وسارِعْ إلیَّ مُرتدعًا لیغفر لک اللّٰہ ما سلف وما مضی وطاوِعِ الحق وکن من المطاوعین.

وإن کنت لا تقدر علی هذا السفر البعید فلک طریق أُخریٰ. فإن کنت فاعِلَها فأخرِجْ أوّلًا مِن صدرک کلَّ ما دخل فیه من سوء الظن ثم قُمْ وتوضّأْ وصلِّ رکعتین وصلِّ وسلِّمْ واستغفرْ استغفار التائبین ثم اضطجعْ مستقبلا علی مُصلاک وتَخَلَّ بمُناجاة مولاک واسأل اللّٰہ لاستکشاف حالی وحقیقة مقالی ثم نَمْ قائلا: یا خبیر أخبِرْنی فی أمر أحمد بن غُلام مرتضٰی القادیانی أهو مردودٌ عندک أو مقبول؟ أهو ملعون عندک أو مقرون؟ إنک تعلم ما فی قلوب عبادک ولا تُخطی عینک وأنت خیر الشاهدین.

عقبٰی میں اپنے حق کو مت بھول۔ اور مولیٰ سے مقابلہ نہ کر۔ تائب ہو کر جلدی سے میرے پاس چلا آ۔ تا کہ اللہ تیرے پہلے اور گذشتہ گناہ بخش دے۔ حق کی اطاعت کر اور فرمانبرداروں میں سے ہو جا۔

اور اگر تو اس دُور کے سفر کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر تیرے لئے ایک اور راستہ بھی ہے۔ اگر تو اسے اختیار کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اپنے سینے سے ہر وہ بدظنی نکال دے جو اس میں داخل ہو چکی ہے۔ پھر اُٹھ اور وضو کر اور دو رکعت نماز ادا کر (رسول اللہؐ پر) درود و سلام بھیج اور توبہ کرنے والوں جیسی مغفرت طلب کر، پھر قبلہ رُخ ہو کر جائے نماز پر لیٹ جا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ کے حضور مناجات کر اور میری حالت اور میرے دعوے کی حقیقت سے پردہ اٹھانے کے لئے اللہ سے دریافت کر پھر یہ دعا کرتے کرتے سو جا۔ اے خدائے خبیر! مجھے احمد ابن غلام مرتضٰی قادیانی کے معاملہ کے بارے میں یہ بتا کہ کیا وہ تیری جناب میں مردود ہے یا مقبول؟ کیا وہ تیری بارگاہ میں ملعون ہے یا مقرب؟ تو اپنے بندوں کے دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔ تیری نگاہ کبھی غلطی نہیں کرتی اور تو بہترین شاہد ہے۔

ربنا آتنا من لدنک علمًا جاذبًا إلی الحق ونظرًا حافظًا من نقل الخطوات إلی خطط الخطیّات وأدخِلْنا فی الموفَّقین. ما کان لنا أن نُقدّم بین یدیک أو نتصرّف فی سرائر عبادک ربنا اغفرلنا ذنوبنا وإسرافنا فی أمرنا وافتح عیوننا ولا تجعلنا من الذین یُعادون أولیاءک أو یحبّون المفسدین. آمین ثم آمین.

واستخِرْ یا أخی من جمعة إلی جمعةٍ أُخری وعقِّبْ تهجُّدَک بهذه الرکعتین وأخبِرْنی إذا أردت أن تشرع فی هذا لأُرافقک فی دُعائک وأدعو لک فی ابتغائک وأرجو أن یسمع ربی ندائی ویقبل دُعائی إنه کان بی حفیًّا وإنه نور عینی وقوة أعضائی واللّٰه إنی لمن المقبَّلین. أیها العزیز!

اے ہمارے ربّ! اپنی جناب سے ہمیں ایسا علم عطا فرما جو حق کی طرف کھینچ کر لے جانے والا ہو اور ایسی نظر عطا کر جو گناہوں کی زمین کی جانب قدم اٹھانے سے محفوظ رکھنے والی ہو اور ہمیں توفیق پانے والوں کے زمرے میں داخل فرما! ہماری کیا مجال کہ تجھ سے آگے بڑھیں یا تیرے بندوں کے رازہائے دروں میں تصرف کر سکیں۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے۔ ہماری آنکھیں کھول! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ فرما جو تیرے اولیاء سے عداوت رکھتے اور مفسدوں سے پیار کرتے ہیں۔ آمین، ثم آمین۔

میرے بھائی! استخارہ کر، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔ استخارے کی ان دو رکعتوں کے بعد اپنی تہجد ادا کر۔ اور جب تو اس کو شروع کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اس کی اطلاع دینا تا کہ میں بھی تیرا رفیق دعا ہو جاؤں اور میں تیرے اس مقصود میں تیرے لئے دعا کروں۔ اور مجھے امید ہے کہ میرا ربّ میری پکار سُنے گا اور میری دعا قبول فرمائے گا کیونکہ وہ مجھ پر بہت مہربان ہے اور وہ میری آنکھ کا نور اور میرے اعضاء کی قوت ہے۔ بخدا میں مقبولین میں سے ہوں۔ اے عزیز!

أراک فتىً صالحًا فأرجو أن تقبل ما قُلتُ لک وأرجو أن تُدرکک رِقّةٌ علی دین سیّدی وسیّدک وجدّک صلی اللّٰہ علیہ وسلم وتسلُک مسلک العارفین.	میری نگاہ میں تو صالح نوجوان ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ میں نے تمہیں جو کہا ہے وہ تم قبول کرو گے، نیز مجھے یہ بھی امید ہے کہ تم پر میرے آقا اور اپنے آقا اور جدِّ امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر رقت طاری ہوگی۔ اور تم عارفوں کی راہ پر گامزن ہو گے۔

﴿۱۱﴾ تَذَکَّرْ یَا أَخِیْ یَوْمَ التَّنَادِیْ وَ تُبْ قَبْلَ الرَّحِیْلِ إِلَی الْمَعَادِ

اے میرے بھائی! حشر کے دن کو یاد کر اور آخرت کی طرف کوچ سے پہلے توبہ کر لے۔

فَأَخْرِجْ کُلَّ حِقْدِکَ مِنْ جَنَانٍ وَ زَکِّ النَّفْسَ مِنْ سَمِّ الْعِنَادِ

اپنے ہر کینے کو دل سے نکال ڈال اور نفس کو دشمنی کے زہر سے پاک کر۔

وَ خَفْ قَهْرَ الْمُهَیْمِنِ عِنْدَ ذَنْبٍ وَ قِفْ ثُمَّ انْتَهِجْ سُبُلَ الرَّشَادِ

اور نگران خدا کے قہر سے گناہ کرتے وقت ڈر اور رُک جا۔ پھر ہدایت کے راستوں پر چل۔

وَ أُقْسِمُ أَنَّنِیْ یَا ابْنَ الْکِرَامِ لَقَدْ أُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّ الْعِبَادِ

اور اے شریفوں کی اولاد! میں قسم کھاتا ہوں کہ میں یقیناً بندوں کے ربّ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔

وَقَدْ أُعْطِیْتُ عِلْمًا بَعْدَ عِلْمٍ وَ کَأْسًا بَعْدَ کَأْسٍ مِنْ جَوَادِیْ

اور میں اپنے سخی خدا کی طرف سے علم پر علم اور جام پر جام سے نوازا گیا ہوں۔

وَحِبِّیْ کُلَّ حِیْنٍ یَجْتَبِیْنِیْ وَ یُدْنِیْنِیْ وَ یُعْطِیْنِیْ مُرَادِیْ

اور میرا محبوب ہر وقت مجھے برگزیدہ کرتا ہے اور اپنے قریب کرتا اور میری مراد مجھے عطا کرتا ہے۔

فَمَا أَشْقٰی بِلَعْنِ اللَّاعِنِیْنَا وَ صِدْقِیْ سَوْفَ یُذْکَرُ فِی الْبِلَادِ

پس لعنت کرنے والوں کی لعنت سے میں بد بخت نہیں ہوسکتا اور میری سچائی کا ضرور ملکوں میں ذکر کیا جائے گا۔

وَكَــأْسٍ قَــدْ شَــرِبْـنَـا فِـىْ وِهَـادٍ وَأُخْــرٰى نَشْـرَبَـنْ فَـوْقَ الْـمَـصَـادِ

اور بہت سے پیالے تو ہم نے پست زمین میں پیے ہیں اور دوسرے پیالے ہم پہاڑ کی چوٹی پر پییں گے۔

وَ لَسْـتُ أَخَـافُ مِـنْ مَوْتِىْ وَ قَتْلِىْ إِذَا مَـا كَـانَ مَـوْتِـىْ فِـى الْجِهَـادِ

میں اپنی موت اور قتل سے نہیں ڈرتا جب کہ میری موت جہاد میں واقع ہو۔

وَاٰثَـرْنَـا الْـحَـبِـيْـبَ عَـلٰى حَيَا ةٍ وَ قُـمْـنَـا لِـلشَّـهَـادَةِ بِـالْـعَـتَـادِ

اورہم نے اپنے محبوب کو اپنی زندگی پر ترجیح دی ہے اورہم پوری تیاری سے شہادت پانے پر کمر بستہ ہیں۔

وَ مَـا الْـخُـسْـرَانُ فِـىْ مَوْتٍ بِتَقْوٰى وَ خُسْـرُ الْـمَـرْءِ فِىْ سُبُلِ الْفَسَادِ

اورتقویٰ پر موت آنے میں کوئی خسارہ نہیں انسان کا خسارہ تو فساد کی راہوں میں ہوتا ہے۔

وَ إِنِّـىْ قَـدْ خَـرَجْـتُ إِلٰى ذُكَـاءٍ فَـفَــارَتْ عَيْـنُ نُـوْرٍ مِّـنْ فُـؤَادِىْ

اور بے شک میں ایک سورج کی طرف نکل کھڑا ہوا تو میرے دل سے ایک نور کا چشمہ پھوٹ پڑا۔

بِـحَـمْـدِ الـلّٰـهِ إِنَّ الْـحِـبَّ مَـعَـنَـا وَ مَـا يَـرْمِـىْ مَتَـاعِـىْ بِـالْـكَسَـادِ

الحمد للہ کہ ہمارا محبوب (خدا) ہمارے ساتھ ہے اور وہ میرے سامان کو کساد بازاری کا شکار نہیں ہونے دے گا۔

وَ يُـدْنِـيْـنِـىْ بِـحَـضْـرَتِـهٖ بِـلُـطْـفٍ وَ يَسْـقِـيْـنِـــىْ مُـدَامَ الْـإِ تِّـحَـادِ

اوروہ مہربانی سے مجھے اپنی جناب میں قریب کرتا ہے اور مجھے وصل کی شراب پلاتا ہے۔

وَ إِنَّ هِـدَايَـةَ الْـفُـرْقَـانِ دِيْـنِـىْ وَ أَدْعُـوْكُـمْ إِلٰـى نَهْجِ السِّـدَادِ

اور بے شک قرآن کی ہدایت ہی میرا دین ہے اور میں تمہیں بھی درست راستے کی طرف بلاتا ہوں۔

فَـقُـمْ إِنْ شِـئْـتَ كَـالْأَحْـبَـابِ طَوْعًـا وَ إِمَّـا شِـئْـتَ فَـاجْلِسْ فِى الْأَعَادِىْ

اگر تو چاہے تو دوستوں کی طرح (اپنی) خوشی سے اٹھ اور اگر چاہے تو تُو دشمنوں میں بیٹھا رہ۔

وَقَـدْ بَـارَی الْـعَـدُوُّ بِـعَـزْمِ حَـرْبٍ وَ بَـارَزْنَـا فَيَـا قَـوْمِـيْ بَـدَادِ

اور بے شک دشمن لڑائی کے ارادے سے سامنے آ گیا اور ہم بھی مقابلہ میں نکلے ہیں۔ پس اے میری قوم! میرے مدِّ مقابل کو سامنے لا۔

وَ كَـانَ نَـصِيْـحَـةٌ لِـلّٰـهِ فَـرْضِـيْ فَـقَـدْ بَـلَّـغْـتُ فَـرْضِـيْ بِـالْـوَدَادِ

اور خدا کے لئے نصیحت کرنا میرا فرض تھا اور میں نے اپنا فرض دوستانہ جذبات کے ساتھ پورا کر دیا ہے۔

أيهـا الأخ العـزيـز! مـا جـئـتُ كـطـارق ليـل أو غثـاء سيل إن جئـتُ إلا فـی وقـت الـضـرورة وعـلـی رأس الـمائة وجعلنی اللّٰه لهذه المائة مجدِّدًا لأجدّد الدين وقـد جـاء فی الأخبار الصحيحة أن اللّٰـه يبـعـث لهذه الأمّة علی رأس كـل مـائة مـن يـجدد دينها فتحسَّسْ مَن مجدّد هذه المائة؟ وتفكَّرْ فإن اللّٰه يؤيّد المتفكّرين.

وقـد جـاء فی أخبار أُخریٰ أن رسـول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم لـمـا تُـوفـی صـاحـت الأرض فـقالت: يـا رب بقيت خالية إلی يـوم الـقيـامة مـن أقـدام الأنبيـاء

پیارے بھائی! میں رات کو (چھپ کر) آنے والے شخص کی طرح نہیں آیا۔ نہ میں سیلاب کی خس و خاشاک ہوں۔ میں عین ضرورت کے وقت اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور اللہ نے مجھے اس صدی کا مجدد بنایا ہے تا کہ تجدید دین کروں۔ اور یہ (بات) احادیثِ صحیحہ میں بھی آئی ہے کہ اللہ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اُس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو اِس صدی کے مجدد کو تلاش کر اور اس پر غور و فکر کر، کیونکہ اللہ غور و فکر کرنے والوں کی تائید فرماتا ہے۔

اور دیگر احادیث میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو زمین نے چیخ کر یہ کہا: اے میرے ربّ! میں تو انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تشریف آوری سے تا روزِ قیامت خالی رہ گئی ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ

صلاة الله عليهم أجمعين. فأوحى اللّٰه تعالى إليها وقال: إني أخلق عليك أُناسًا قلوبهم كقلوب الأنبياء منهم الأقطاب ومنهم الأبدال ومنهم الغوث. ومنهم دون ذلك وكلٌّ من المكلَّمين الملهَمين ومنهم من يكون قلبه كقلب نوح وإبراهيم وموسى ومنهم الذى كان قلبه كقلب عيسٰى ويجيئون على أقدام النبيين. ﴿۱۲﴾

فانظر يا أخى آثارَ رحمة اللّٰه كيف أكرم هذه الأمّة وجعلهم بأنبياء بنى إسرائيل مُشابهين. وإن تعجَب فعجبٌ قول الذين يقولون: كيف جاء مثيل المسيح وإنْ هذه إلا كلمة الكفر ولا ينظرون إلى ما قال اللّٰه ورسوله ولا يتفكرون فى الآيات والآثار ويعيشون كالنّائمين.

يا أخى انظر فى البخارى وغيره من الصحاح كيف بشّر

نے اُس (زمین) کی طرف وحی کی اور فرمایا کہ میں تیری دھرتی پر ایسے لوگ پیدا کروں گا جن کے دل انبیاء کے دلوں کی مانند ہوں گے، اُن میں بعض قطب، بعض ابدال اور بعض غوث ہوں گے اور کچھ ان کے علاوہ ہوں گے اور یہ سب ایسے ہوں گے جن سے اللہ کلام کرے گا اور انہیں الہام فرمائے گا۔ ان میں بعض ایسے ہوں گے جن کا دل نوحؑ، ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے دل جیسا ہو گا اور ان میں ایک وہ بھی ہوگا جس کا دل عیسیٰؑ کے دل جیسا ہوگا اور یہ سب انبیاء کے قدموں پر آئیں گے۔

پس اے میرے بھائی! اللہ کی رحمت کے آثار دیکھ کہ کس طرح اس نے اس امت کو عزت بخشی اور انہیں بنی اسرائیل کے نبیوں کے مشابہ بنا دیا۔ اگر تو تعجب کرے تو تعجب تو ان لوگوں کی بات پر ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح کا مثیل کیسے آ گیا؟ اور یہ تو سراسر کلمہ کفر ہے۔ وہ نہ تو اللہ اور اس کے رسول کے قول پر نگاہ ڈالتے ہیں اور نہ ہی وہ آیات و احادیث پر غور کرتے ہیں۔ بس نیند کے ماتوں کی طرح زندگی گزار رہے ہیں۔

اے میرے بھائی! بخاری اور دیگر صحاح پر غور کر کہ ہمارے نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبيّـنـا ورسـولـنـا صـلى الله عليه وسـلـم وقـال: إنــه سيـكون في أمّتــه قـوم يـكـلّـمـون مِـن غـيـر أن يــكــونـوا أنبيــاء ويُسـمَّـون مـحـدَّثيـن. وقـال الـلّٰه جلّ شأنه ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ. وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ. وحثَّ عباده على دعاء: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فـمـا معنى الدعاء لو كُنّا مـن الـمحرومين؟ وأنت تعلم أن الـذيـن أنـعـم الـلّٰـه عليهم أوّلاهم الأنبيـاء والـرسل وما كان الإنعام مِـن قسـمِ درهـم وديـنـار بل من قسـم عـلـوم و مـعـارف ونـزول بـركـاتٍ وأنـوار كـمـا تَقرّرَ عند العارفين.

وإِذا أُمِرنـا بهـذه الـدعاءِ في كل صـلاة فـمـا أمَـرَنـا ربُّـنـا إلا لِيُستـجـاب دعـاؤنـا ونُـعـطَى ما

نے کس طرح بشارت دی اور فرمایا کہ: آپؐ کی امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو نبی نہ ہوتے ہوئے بھی شرف مکالمہ پائیں گے اور وہ محدث کہلائیں گے۔ نیز اللہ جلّ شانہٗ نے فرمایا: ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ. وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ[1] نیز اس نے اپنے بندوں کو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ[2] کی دعا کی ترغیب دی (بتاؤ) اگر ہم نے محروم ہی رہنا تھا تو پھر اس دعا کا کیا مطلب؟ تو جانتا ہے کہ جن پر اللہ نے اوّل طور پر انعام فرمایا وہ نبی اور رسول ہی ہیں۔ اور یہ انعام از قسم درہم و دینار نہیں بلکہ علوم و معارف اور برکات و انوار کے نزول کی طرح کا انعام ہے۔ جیسا کہ عارفوں کے ہاں مسلّم ہے۔

اور جب ہر نماز میں یہ دعا کرنے کا ہمیں حکم ہے تو ہمارے رب نے ہمیں یہ حکم صرف اس لئے دیا ہے تاکہ ہماری یہ دعا قبول کی جائے اور ہمیں

[1] پہلوں میں سے ایک بڑی جماعت ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک بڑی جماعت ہے۔ (الواقعة: ۴۰، ۴۱)
[2] ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ (الفاتحة: ۶، ۷)

أُعـطَى من الإنعامات للمرسلين. وقـد بشّـرنا عـزّ اسـمه بـعـطاء إنعـامـاتٍ أنـعـم عـلى الأنبيـاء والـرُّسُـل مـن قـبـلـنـا وجعلنا لهم وارثيـن. فـكيف نـكـفـر بهـذه الإنـعـامات ونكون كقوم عمين؟ وكيف يـمـكـن أن يُـخـلِف اللّٰـه مواعيده بعد توكيدها ويجعلنا من المخيَّبين؟

أنـت تـعـلـم يـا أخِي أن سراة الـمُـنـعَـمـيـن عـليهم هم الأنبيـاء والـرسـل وقـد بشّـرنا اللّٰه بعطاء هُـداهـم وبصيرتهم الكاملة التى لا تـحـصـل إلا بـعد مكالمة اللّٰه تـعـالـى أو رؤية آيـاتـه. عـفا اللّٰه عـنـک كيف زعـمـت أن أولـيـاء
الـلّٰـه مـحرومون من مُكالمة اللّٰه
ومـخـاطبـاتـه وليسـوا مـن ﴿۱۳﴾
المكلَّمين؟

يـا أخـي أنـت تـعلم أن كتب الـقـوم مملوّة من ذكر مكالمات الـلّٰـه بأوليائه ومخاطبات حضرة

بھی وہ انعامات دیئے جائیں جو اس نے مرسلوں کو عطا کئے۔ اللہ عَزَّ اسمہٗ نے ہمیں اُن انعامات کے دیئے جانے کی بشارت دی ہے جو اس نے ہم سے پہلے انبیاء اور رسولوں پر انعام کئے اور اُس نے ہمیں اُن (رسولوں) کا وارث بنایا۔ پھر ہم ان انعامات کا کیسے انکار کر سکتے ہیں؟ اور ہم کیسے اندھے لوگوں کی طرح ہو جائیں؟ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ اپنے وعدوں کو مؤکد کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرے اور ہمیں خائب و خاسر بنا دے۔

اے میرے بھائی! تو جانتا ہے کہ منعم علیہ گروہ کے سردار انبیاء اور رسل ہی ہیں اور اللہ نے ان کی ہدایت اور ان کی سی کامل بصیرت عطا کئے جانے کی ہمیں بشارت دی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے اور اس کے نشانات دیکھنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تجھے معاف فرمائے، تو نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ اللہ کے اولیاء مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے محروم ہوتے ہیں اور (اللہ) اُن سے ہمکلام نہیں ہوتا؟

اے میرے بھائی! تو جانتا ہے کہ امت مسلمہ کی کتابیں، اللہ کے اپنے اولیاء سے مکالمات اور حق تعالیٰ کے اپنے مقرب بندوں کے ساتھ

الحق بعباده المقرّبين وهو الكريم الذى يُلقى الروح على من يشاء من عباده ويزيد من يشاء فى الإيمان واليقين. أما قرأت فى "فتوح الغيب" الذى لسيدى الشيخ عبد القادر الجيلانيؓ كيف ذكر حقيقة المكالمات؟ وقال: إن اللّٰه تعالى يكلّم أولياءه بكلام بليغ لذيذ وينبئهم من أسرار ويخبرهم من أخبار ويعطيهم عِلم الأنبياء ونور الأنبياء وبصيرة الأنبياء ومعجزات الأنبياء ولكن وراثةً لا أصالة ويجعلهم متصرّفين فى الأرض والسماوات وفى جميع ملكوت اللّٰه. فانظُرْ إلى مراتبهم ولا تتعجب فإن اللّٰه فيّاضٌ يعطى عباده ما يشاء وليس بضنين. واللّٰهُ قصّ علينا قصص الملهَمين فى كتابه العزيز وأنبأنا أنه كلَّم أُمَّ موسى عليه السلام وكلَّم ذا القرنين وكلَّم الحواريّين.

مخاطبات کے ذکر سے بھری پڑی ہیں۔اور وہ کریم ذات ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے وحی نازل فرما دیتی ہے اور جسے چاہے اُسے ایمان اور یقین میں بڑھا دیتی ہے ۔۔کیا تو نے فتوح الغیب میں جو سیدی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے، نہیں پڑھا کہ کس طرح انہوں نے مکالمات کی حقیقت کا ذکر فرمایا ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے نہایت بلیغ ولذیذ کلمات سے ہمکلام ہوتا، اپنے رموز واسرار سے انہیں آگاہ کرتا اور اہم خبروں سے باخبر رکھتا ہے اور انہیں انبیاء کا علم، انبیاء کا نور، انبیاء کی بصیرت اور انبیاء کے معجزات عطا فرماتا ہے۔لیکن (یہ عطا) انہیں (ظلّی طور) وراثتاً ملتی ہے نہ کہ اصالتاً۔اور وہ (خدا) انہیں زمین اور آسمانوں اور تمام الٰہی بادشاہت میں تصرف عطا کرتا ہے۔پس تو ان کے مراتب کو دیکھ اور تعجب مت کر کیونکہ اللہ بڑا فیّاض ہے، اپنے بندوں کو جو چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور وہ بخیل نہیں۔اللہ نے اپنی کتابِ عزیز (قرآن) میں الہام پانے والوں کے واقعات ہمارے لئے بیان فرمائے ہیں۔اور اس نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے کلام کیا۔ ذوالقرنین سے اور حواریوں

وما كان أحدٌ منهم نبيًّا ولا رسولًا ولكن كانوا من عباده المحبوبين. أليس من أعجب العجائب أن يكلّم الله نساء بني إسرائيل ويعطي لهُنّ عِزّةَ مكالماته وشرف مخاطباته وما يعطي لرجال هذه الأمّة نصيبا منها وهي أمّة خير المرسلين؟ وقد سمّاها خير الأمم وختَم بها الأمم كلها وقال: ثُلَّةٌ مِّنَ الآخِرِينَ يعني فيها كثير من المكمّلات والمكمّلين.

وأنت ترى يا أخي عافاك اللّٰه في الدارين كيف اشتدت الحاجة في هذه الأيام إلى ظهور مجدّد يؤيّد الدين ويقيم البراهين ويرجم الشياطين. ألا ترى أن الضلالة قد غلبت وغارات الكافرين عمّت وأحاطت. وكم من أمم تبّت وهلكت؟ ألا تنظر هذه المفاسد؟ ألست من المتألّمين على مصائب الإسلام؟

سے بھی کلام فرمایا۔ جبکہ ان میں سے کوئی ایک بھی نبی تھا نہ رسول۔ ہاں یہ سب اس کے محبوب بندوں میں سے تھے۔ کیا یہ عجیب تر بات نہیں کہ اللہ بنی اسرائیل کی خواتین سے تو ہمکلام ہو اور انہیں اپنے مکالمات و مخاطبات کا عزوشرف بخشے۔ (لیکن) وہ اس امت کے مردوں کو بھی ان (مکالمات ومخاطبات) سے بہرہ مند نہ فرمائے، حالانکہ یہ خیر المرسلین ﷺ کی امت ہے اور اُس نے خود اس کا نام خیر الامم رکھا۔ اور تمام امتوں کا اس پر خاتمہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الآخِرِينَ یعنی اس (گروہ) میں کامل خواتین اور کامل مرد بڑی کثرت سے ہوں گے۔

اَے میرے بھائی! اللہ تجھے دونوں جہانوں میں عافیت سے رکھے، تجھے معلوم ہے کہ اس زمانہ میں ایک ایسے مجدد کے ظہور کی ضرورت کس قدر شدت اختیار کر گئی ہے جو دین کی تائید کرے، دلائل و براہین قائم کرے اور شیطانوں کو رجم کرے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ضلالت غالب آ چکی ہے۔ کافروں کے حملے عام ہو گئے ہیں اور ہر طرف سے احاطہ کر لیا ہے۔ کتنی ہی امتیں تباہ اور ہلاک ہو گئیں۔ کیا تو یہ مفاسد نہیں دیکھ رہا؟ کیا اسلام پر نازل ہونے والے مصائب سے تجھے دکھ

ألـم تـأتک أخبـارهـا أو أنت من الـغـافـلـيـن؟ أمـا تكـاثـرت فتن الـكـفّـار؟ أمـا جـاء وقت ظهور الآثـار؟ أمـا عـمّـت الـفـتـن فـى البرارى والبلاد والديار؟ أما جاء وقت رحمة أرحم الراحمين؟ أما عَنَّ لنا فى زمننا هذا قِبَلُ الذياب فـى ليـلـة فتيّة الشبـاب غُـدافيّة الإهاب وصرنا كالمحصورين؟

أُنـظُـرُ يـا أخـى كيف أحـاط بـالـنـاس ظـلام وظـلـم ومظلمة وخُـوّفـنـا مـن كـلّ طرف بأنواع الـنـبـاح وارتـفـعـت الأصـوات بـالأرنـان والنياح وضُربت علينا الـمسـكـنة بـالاكتسـاح وصـال الـكُفار كالحَيْن المجتاح وعفَتْ آثـار الـتـقـوى والـصـلاح وصُبَّت عـلـيـنـا مـصـائـب لو صُبّت على الـجـبـال لـدكّتهـا وكسّـرتهـا كالرداح وامتلأت الأرض شِركًا وكذبا وزورًا ومن الأفعال القِباح وتراءت صفوف الطالحين.

نہیں پہنچتا؟ کیا یہ خبریں تجھ تک نہیں پہنچیں یا پھر تو اس سے بے خبر ہے؟ (بتا) کیا کافروں کے فتنے بڑھتے ہی نہیں جا رہے؟ کیا علامات ونشانات کے ظہور کا وقت نہیں آ گیا؟ کیا بیابانوں، شہروں اور ملکوں میں فتنے عام نہیں ہو گئے؟ کیا ارحم الراحمین خدا کی رحمت کا وقت نہیں آ گیا؟ کیا ہمارے اس زمانہ میں سخت تاریک وتار رات میں بھیڑیوں کے غول کے غول ظاہر نہیں ہوئے کہ ہم محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ ﴿۱۴﴾

اے میرے بھائی دیکھ! ظلم و جور اور گھٹا ٹوپ اندھیروں نے کس طرح لوگوں کو گھیر رکھا ہے۔ ہر طرف سے کتوں کی طرح طرح کی آوازوں نے ہمیں خوفزدہ کیا ہوا ہے۔ سسکیوں اور نوحوں کی آوازیں بلند ہو گئی ہیں۔ لوٹ مار کر کے ہم پر بے بسی مسلط کر دی گئی ہے۔ اور مہلک موت کی طرح کافر ہم پر ٹوٹ پڑے۔ اور تقویٰ اور نیکی کے آثار معدوم ہو گئے اور ہم پر ایسے مصائب آن پڑے ہیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر پڑتے تو وہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے اور پیالہ کی طرح چکنا چور کر دیتے۔ اور زمین شرک، کذب، جھوٹ اور افعالِ قبیحہ سے بھر گئی ہے اور بدفطرت لوگ صف در صف ظاہر ہو گئے۔

وكنت أبكي بكاء الماخض على ضعف الإسلام في تلك الأيام وأرى مسالك الهُلْك وأنظر إلى عون الله العلام فإذا العناية تراء ت وهبّتْ نسيم ألطاف اللّٰه القسّام وبُشِّرتُ بأعلى مراتب الإلهام وأصفى كأس المُدام كما تُبشَّرُ الحامل عند مخاضها بالغلام فصرت من المسرورين. فأُمِرتُ أن أُفرِّق خيري على رِفقتي وكان على اللّٰه ثقتي فكفّروني ولعنوا وسبّوا واضروا بي الخطوبَ وألّبوا وأُوذيت من ألسنة القاطنين والمتغرّبين.

ورأيت أكثر العلماء أسارى في أيدي أنفسهم وأهوائهم ورأيتهم كغلام عليه سملٌ وفي مشيه قزلٌ وفي آذانه وقرٌ وعلى عينه غشاوة وفي قلبه مرض وهو كَلٌّ على مولاه وليس فيه خير يسرّ المشترين. يُظهرون على الإخوان شَبائةَ اعتدائهم

میں اُن دنوں اسلام کی کسمپرسی کی حالت پر دردِزہ میں مبتلا عورت کی طرح روتا رہا ہوں۔ میں ہلاکت کی راہوں کو دیکھتا رہا ہوں اور میں خدائے علّام کی مدد کا منتظر رہا۔ پس اللہ قسّامِ اَزل کے الطاف وعنایات کی بادِ نسیم چلنے لگی۔ مجھے اعلیٰ درجہ کے الہام اور شرابِ وصل کے مصفّا جام کی بشارت دی گئی جیسے حاملہ عورت کو دردِزہ کے وقت بیٹے کی بشارت دی جاتی ہے اور میں مسرور ہوگیا اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں اپنی اس خیر کو اپنے رفقاء میں تقسیم کروں اور میرا بھروسہ اللہ کی ذات پر تھا۔ اس پر انہوں نے میری تکفیر کی لعن طعن کیا اور گالیاں دیں اور مجھے سخت مصائب میں مبتلا کر دیا اور مجھے اپنوں اور پرایوں کی زبان درازیوں سے اذیت دی گئی۔

میں نے اکثر علماء کو اپنے نفسوں اور اپنی ہوا وہوس کے ہاتھوں اسیر پایا۔ اور میں نے انہیں چیتھڑوں میں ملبوس ایسے غلام کی طرح دیکھا جس کی چال میں لنگڑاپن، اس کے کانوں میں بہرہ پن، اس کی آنکھ پر پردہ اور اس کے دل میں بیماری ہو اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہو اور اس میں کوئی ایسی خوبی نہ ہو جو خریداروں کو بھائے اور وہ اپنے بھائیوں کو تو ظلم کا نشانہ بناتے ہیں لیکن اپنے دشمنوں کے وار کو بھول

وينسون صولة أعدائهم وأرى قلوبهم مائلة إلى الصِّلات لا إلى الصَّلاة ويستعجلون للاستهداء لا للاستهداء ويُؤْثِرون ثوب الخيلاء على ثواب مواساة الأخلاء ويأبرون إخوانهم كالعقارب ولو كانوا من الأقارب لا يخافون رب الأرباب ولا يتّقونه في أساليب الاكتساب ويسعون إلى باب الأمراء وينسون حضرة الكبرياء ثم يكفِّرون إخوانهم ويحسبون أنهم منَ المحسنين. والذين يؤثرون اللّٰه على نفوسهم وأعراضهم وأموالهم لا يضرّهم إكفار المكفرين ولا تكذيب المكذبين. أليس اللّٰه بكاف عبده؟ ومن يُصافي مثله بالمصافين؟ سبقت رحمته حسنات العاملين ولا يضيع فضله سعي المجاهدين.

أيها الأخ المكرّم! ارفقْ فإن

جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل صلہ اور
انعام لینے کی جانب مائل ہیں نہ کہ نماز کی جانب۔
وہ لوگوں سے ہدیے لینے میں جلدی کرتے ہیں نہ
کہ ہدایت حاصل کرنے میں۔ دوستوں سے
غمخواری کرنے کے ثواب پر تکبر کے لباس کو ترجیح
دیتے ہیں اور اپنے بھائیوں پر بچھوؤں کی طرح
نیش زنی کرتے ہیں۔ خواہ وہ قریبی رشتے دار ہی
ہوں۔ انہیں ربّ الارباب کا کوئی خوف نہیں اور نہ
ہی کمائی کے ذرائع اختیار کرنے میں وہ اس سے
ڈرتے ہیں۔ امراء کے دروازوں کی طرف دوڑ کر
جاتے ہیں۔ (مگر) خدائے کبریا کی بارگاہ کو بھول
جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے بھائیوں کی تکفیر کرتے ہیں
اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ عمدہ کام کرنے والے ہیں اور ﴿۱۵﴾
وہ لوگ جو اللہ کو اپنے نفوس، اپنی عزتوں اور اپنے
مالوں پر مقدم رکھتے ہیں، انہیں مکفرین کی تکفیر اور
مکذبین کی تکذیب کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کیا
اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ اور کون ہے
جو اخلاص رکھنے والوں کے ساتھ اس جیسی خالص
محبت کر سکتا ہو؟ اس کی رحمت عمل کرنے والوں کی
نیکیوں پر سبقت لے گئی ہے اور اس کا فضل مجاہدہ
کرنے والوں کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔
اے معزز بھائی! نرمی اختیار کر کیونکہ نرمی

الرفق رأس الخيرات ومن علامات الصالحين. وعليك أن تَعرِض علىّ شُبُهاتك لكى أعطيك ما فاتك وستجدنى إن شاء الله صديقًا صادقا ورفيق الطريق كالخادمين. وقد أعطانى الله من لدنه قوة فأَدرأُ بها عن قلوب الناس شبهة وفتح علىّ أبواب تعليم الخلق وإتمام الحجّة وإراءة الحق وإنى من فضله لمن المؤيَّدين. ولكن الذين لا يبتغون الحق فهم لا يعرفوننى وقد رأوا اٰياتٍ من الله تعالى ثم هم من المنكرين. يصُولون ويسُبّون ويُحَمْلِقون وكادوا يتميَّزون من الغيظ ولا يفكّرون كالمسترشدين.

وواللّٰه إنى صادق ولست من المفترين. و واللّٰه إنى لست خاطِبَ الدنيا الدنيّة وجيفتِها فيا حسرة على الظّانين ظنّ السوء ويا حسرة على المسرفين!

تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے اور نیک لوگوں کی علامات میں سے ہے اور تجھ پر لازم ہے کہ اپنے شبہات کو میرے سامنے پیش کرتا کہ تجھے ضائع شدہ چیز عطا کروں اور تو مجھے انشاءاللہ سچا دوست اور خدمت گزاروں کی طرح رفیق راہ پائے گا اور مجھے اللہ نے اپنی جناب سے ایسی قوت عطا فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دلوں سے ہر طرح کا شبہ دور کرتا ہوں اور اُس نے مجھ پر خلقِ (خدا) کو تعلیم دینے، اتمامِ حجت اور حق نمائی کے دروازے کھول دیئے ہیں اور میں بفضلہٖ تعالیٰ یقیناً تائید یافتہ ہوں۔ لیکن وہ لوگ جو حق جوُ نہیں وہ مجھے نہیں پہچانتے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھے مگر پھر بھی وہ منکر ہیں وہ (مجھ پر) حملہ کرتے، گالیاں دیتے اور گہری تیز نظروں سے دیکھتے ہیں اور قریب ہیں کہ وہ غصے کے مارے پھٹ پڑیں وہ ہدایت کے طالبوں کی طرح غور وفکر نہیں کرتے۔

بخدا میں صادق ہوں، مفتری نہیں۔ اور بخدا میں اس حقیر دنیا اور اس کے مردار کا طلب گار نہیں۔ بدگمانی کرنے والوں پر افسوس اور اسی طرح حد سے بڑھنے والوں پر افسوس صد افسوس!

إنما مثلى كمثل رجل آثَرَ حِبًّا على كل شيء وتبتّلَ إليه وسعٰى فى ميادين الاقتراب واقتعد للقائه غارب الاغتراب وترك تراب الوطن وصحبة الأتراب وقصد مدينة حبيبه وذهب وترَك لِحبّه البيتَ والفضة والذهب وترَك النفس لمحبوبه حتى صار كالفانين. وبعزّة الله وجلاله إنى آثرت وجه ربّى علٰى كل وجه وبابه على كل باب ورضاءه على كل رضاء. وبعزّته إنه معى فى كل وقتى وأنا معه فى كل حين. وآثرت دولة الدين وهى تكفينى ولو لم يكن حبّةٌ لتجهيزى وتكفينى. وإنى منعم مع يد الإملاق وفارغٌ من الأنفس والآفاق وشغفنى ربى حُبًّا وأُشرِبَ فى قلبى وجهه وأنا منه بمنزلة لا يعلمها أحد من العالمين. أيها العزيز! كان بعض

میری حالت ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے (اپنے) محبوب کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دی ہو اور اُسی کا ہو گیا ہو اور قرب پانے کے میدانوں میں پوری کوشش کی ہو اور اس کی ملاقات کے لئے لمبے سفر پر روانہ ہوا ہو۔ اور اس نے خاکِ وطن اور صحبتِ یاراں کو خیر باد کہہ دیا ہو اور دیارِ حبیب کا قصد کیا اور چل دیا ہو اور اس نے اپنے محبوب کی خاطر گھر بار اور سیم و زر کو خیر باد کہہ دیا ہو بلکہ اس حد تک کہ اپنے محبوب کے لئے خود فراموش ہو چکا ہو کہ اس کی حالت فانیوں جیسی ہوگئی ہو۔ مجھے اللہ کی عزت اور جلال کی قسم کہ مَیں نے اپنے ربّ کے رخِ تاباں کو ہر چہرے پر اور اس کے دروازے کو ہر دروازے پر اور اُس کی رضا کو ہر رضا پر مقدم رکھا ہے اور قسم ہے اُس کی عزت کی کہ وہ ہر آن میرے ساتھ اور میں ہر دم اُس کے ساتھ ہوں۔ میں نے دین کی دولت کو ترجیح دی اور وہی میرے لئے کافی ہے خواہ میری تجہیز و تکفین کے لئے ایک دانہ تک نہ ہو۔ تنگدستی اور انفس و آفاق سے تہی دامن ہونے کے باوجود میں آسودہ ہوں۔ میرے رب کی محبت میرے رگ و پے میں سرایت کرگئی ہے اور اس کا وجہِ کریم میرے دل میں گھر کر گیا ہے اور میرا مرتبہ اس کی بارگاہِ عالی میں وہ ہے جسے کائنات کا کوئی فرد

الأسرار فی أوائل الزمان مستورًا وكذلك كان قدرا مقدورًا ثم فی زماننا تبيّنَ القضاء وبَرِ ح الخفاء وظهر خطأ العاسفين. ﴿۱۶﴾

وكذلك فعل ربنا ليَقُمّ المتكبرين من علماء السوء وليُظهر قدرته على رغم أنف المتعصّبين. وإن مثل نزول المسيح كمثل نزول إيليا قد وعد اللّٰه لنزوله ثم جاء يحيى مقامه إنّ فی ذلك لهُدًى للمتفكرين. وإن كنت لا تعلم فاسأل اليهود والنصارى وقد تواترت هذه القصة عندهم وما اختلف فيها اثنان ففتِّشْ ولا تكن من المتقاعسين.

أيها الأخ العزيز! إن قصة إيليا من المتواترات القطعية اليقينية فی أهل الكتاب و كشف اللّٰه تلك الحقيقة على أنبيائهم فبهداهم اقْتَدِهْ ولا تكن من المبدعين. ثم

نہیں جانتا۔ اے عزیزِ من! ابتدائے زمانہ میں کچھ اسرار ورموز در پردہ تھے اور ایسا ہونا مقدر تھا۔ مگر پھر ہمارے اس زمانے میں وہ قضا وقدر کھل کر سامنے آ گئی، پردہ ہٹ گیا اور ظالموں کی غلطی ظاہر ہوگئی۔

ہمارے رب نے ایسا ہی کیا تا کہ وہ علماءِ سوء میں سے متکبر گروہ کا صفایا کرے اور متعصب لوگوں کے علی الرغم اپنی قدرت کو ظاہر کرے۔ نزول مسیح کی مثال نزولِ ایلیا جیسی ہے کہ اللہ نے اس (ایلیا) کے نزول کا وعدہ فرمایا لیکن اُن کی جگہ یحیٰؑ آ گیا۔ اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے سامانِ ہدایت ہے۔ اگر تجھے معلوم نہیں تو یہودیوں اور عیسائیوں سے دریافت کرلے۔ اُن کے ہاں یہ قصہ تواتر سے آیا ہے اور اس بارے میں کوئی دورائے نہیں۔ لہٰذا اچھی طرح سے تحقیق کر اور اکڑ باز نہ بن۔

اے پیارے بھائی! اہلِ کتاب میں ایلیا کا قصہ قطعی یقینی متواترات میں سے ہے اور اس حقیقت کو اللہ نے ان انبیاءِ (بنی اسرائیل) پر منکشف کر دیا ہے، لہٰذا تو ان کی ہدایت کی پیروی کر اور بدعتیوں میں سے نہ بن۔ پھر واضح ہو کہ ہم نے اُسی مثال کو مضبوطی سے تھاما

اعـلـم أننا قد اعتصمنا وتمسّكنا بـمثـال قـد انـجلى من قبل ولا مثـال لـكـم فـأى فـريـق أحـقّ بـالأمـن؟ فلا تـجتـرء وا علـى الـمحدَثـات واسـألـوا أهـل الـذكـر إن كـنتـم لا تـعـلـمون سـنـن اللّٰه إن كنتم من الطالبين. وإنَّـا أريـنـاكـم سـنّة الـلّـه فـى الـذين خـلـوا مـن قبـلـكم ومـا بيَّـنتـم مِـن سـنّة عـلـٰى دعـواكم ولـن تـجـدوا لسُـنـن اللّٰـه تبديلا فلا تُخالفوا كالمجترئين.

وأنتـم تـعـلـمون أن الـلّـه قـد ردّ عـلـى أقـوالـكم فـى كتـابـه وذكـر مـوت الـمسيح بـلـفـظ التـوفّى كـمـا ذكـر مـوتَ نبيّـنـا بـذلـك الـلـفظ فـأنتـم تـؤوّلـون ذلـك الـلـفظ فـى الـمسيـح وأمـا فـى سيدنـا فـلا تـؤوّلـونـه فتـلـك إذًا قسـمة ضيـزى وخيـانة فـى ديـن الـلّـه ولـكـنكم لا تتّقونـه

اور پکڑا ہے جو پہلے سے واضح ہو چکی تھی۔لیکن تمہارے پاس تو کوئی مثال نہیں پھر (بتاؤ) کہ ہم میں سے کونسا فریق امن کا زیادہ حقدار ہے۔لہٰذا بدعتوں پر جرأت نہ کرو۔اگر تم اللہ کی سنن سے لاعلم ہو تو اہل ذکر سے دریافت کرلو اگر فی الواقعہ تمہیں (حق کی) جستجو ہے۔ ہم نے اللہ کی اُس سنت کو جو تم سے پہلے لوگوں میں جاری ہو چکی ہے تم پر واضح کر دیا ہے۔لیکن تم نے اپنے دعوے کے حق میں کوئی سنت الٰہی بیان نہیں کی۔(سچ تو یہ ہے کہ) تم اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے، لہٰذا بے باک لوگوں کی طرح مخالفت نہ کرو۔

تم جانتے ہو کہ اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں تمہارے اقوال کو ردّ کیا ہے اور وفاتِ مسیح کا ذکر اس نے توفّی کے لفظ کے ساتھ اُسی طرح کیا ہے جیسا کہ اُس نے ہمارے نبی کریمؐ کی وفات کا ذکر اسی لفظ (توفّی) سے کیا ہے۔ مسیح کے بارے میں تو تم اس لفظ کی تاویل کرتے ہو لیکن ہمارے سید و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس کی تاویل نہیں کرتے تب تو یہ بڑی ناقص تقسیم اور اللہ کے دین میں خیانت ہے۔ لیکن تم اللہ سے نہیں ڈرتے اور سوچ سمجھ کر

ولا تجيبون تدبّرًا بل تذرِقون كطائر في وقت طيرانه ولا تنزلون لتصفيةٍ ولا تخافون حَبُضَ قياس الصادقين. وإن كنتم على حق مبين فلم لا تأتونني بآية شاهدة على حياة المسيح ونزوله وعلى سُنّةٍ خلت من قبل؟ وكيف نقبل بِدُعاتكم التي تُخالف كتاب اللّٰه وسُنن رسوله وسُنن الصادقين الذين خلوا من قبل؟ أنقبل قولكم ونذَر قول أصدق المعلمين؟ فأيها الشيخ الصالح! لا تكذّبوا آيات اللّٰه ولا تغمِطوا نِعَمَه بعد نزولها ولا تزدهوا المأمورين. وإن الذين يُنوَّرون من نور ربهم لَا يخافون أحدًا إلا اللّٰه ﴿۱۷﴾
فلا تُسمِّ أحدًا منهم وجِلا ولا خجِلا ولا تبارز اللّٰه

جواب نہیں دیتے۔ بلکہ تم ایک محوِ پرواز پرندے کی طرح بیٹ کرتے ہو اور صفائی کے لئے نیچے نہیں اُترتے اور صادقوں کی تیراندازی سے نہیں ڈرتے اور اگر تم واضح حق پر قائم ہو تو پھر مسیح کی حیات اور اُس کے نزول پر اور (اس ضمن میں) گذشتہ سنت الٰہی پر شاہد کوئی آیت پیش کیوں نہیں کرتے؟ اور ہم تمہاری ان بدعتوں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں جو کتاب اللہ (قرآن) اور اس کے رسولؐ کی سنت کے مخالف ہیں۔ نیز ان راستبازوں کے طرزِ عمل کے بھی مخالف ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں؟ کیا ہم تمہارے قول کو قبول کر لیں اور تمام معلّمین میں سے سب سے زیادہ راستباز (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول کو چھوڑ دیں؟ پس اے نیک بزرگ! اللہ کی آیات کی تکذیب مت کرو اور اس کی نعمتوں کی اُن کے نازل ہونے کے بعد تحقیر مت کرو۔ اور ماموریں کو نظر استخفاف سے نہ دیکھو۔ وہ لوگ جو اپنے رب کے نور سے منور کئے جاتے ہیں۔ وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے لہٰذا تو ان میں سے کسی کو بھی ڈرپوک اور شرمندہ کے نام سے موسوم نہ کر۔ اللہ سے برسرِ پیکار نہ ہو اور آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے خلاف

ولا تجترءُ على رب السماوات والأرض ولا تقفُ ظنونًا لا تعلم حقيتها وإن الظن لا يغنى من الحق شيئا فيظهر الحق وتكون من المتندّمين. إنْ أَكُ كاذبًا فعليَّ وبال كذبي وإن أكُ صادقا فاللّٰه يعينني وينصرني ويُرِى الخَلْق صدقي ونوري واللّٰه لا يضيع عباده الصادقين.

جرأت نہ دکھا اور ان واہموں کے پیچھے نہ لگ کہ جن کی حقیقت کا تجھے علم نہیں۔ اور یقیناً ظن حق کے مقابل پر کچھ بھی کام نہیں آتا۔ پس حق غالب آئے گا اور تجھے ندامت ہوگی۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے جھوٹ کا وبال مجھ پر پڑے گا اور اگر میں سچا ہوا تو اللہ میری مدد اور نصرت فرمائے گا اور تمام مخلوق کو میری صداقت اور میرا نور دکھلائے گا اور اللہ اپنے صادق بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

وقد كُفِّر مثلي كثير من الأولياء والأقطاب والأئمة فبعضهم صُلبوا وقتلوا وبعضهم أُخرجوا من أوطانهم وديارهم وأُوذوا حتى جاءهم نصر اللّٰه فما أُضيعوا وما خُيِّبوا وزادهم اللّٰه بركةً و عزّة و جعل كثيرا من أفئدةٍ تهوى إليهم وبلّغ آثار بركاتهم إلى قرن آخرين وكذلك بشّرني ربّى

میری طرح بہت سے اولیاء واقطاب اور ائمہ کی تکفیر کی گئی۔ ان میں سے بعض مصلوب ہوئے اور بعض مقتول ہوئے اور بعض کو ان کے وطنوں اور گھروں سے بے در کر دیا گیا اور انہیں اذیت دی گئی یہاں تک کہ اللہ کی نصرت ان کے پاس آگئی۔ نہ تو وہ ضائع کئے گئے اور نہ ہی نامراد ہوئے۔ (بلکہ) اللہ نے انہیں برکت وعزت میں بڑھایا اور کثیر دلوں کو ان کی جانب مائل کر دیا اور ان کی برکات کے آثار بعد میں آنے والی صدیوں تک پہنچا دیئے۔ اسی طرح میرے رب نے مجھے بشارت دی

وقال:
"إنــی ســأُوتیکَ☆ بَـرَکةً وأُجلِّـی أَنوارَهـا حتی یتبـرک بثیابک الملوکُ والسلاطینُ." ﴿۱۸﴾
وقــال: "إنــی مُهینٌ مَن أراد إهــانتک وإنّــا کـفـیـنـاک الـمستهـزئیـن. یــا أحـمـدُ بــارَکَ اللّٰهُ فیک مـا رمیتَ إذ رمیـتَ ولـکـن اللّٰـه رمٰی لتُـنـذِرَ قـومًـا مـا أُنـذِرَ آباؤهم ولِتستبیـنَ سبیـل الـمـجـرمین.

اور فرمایا۔
میں تجھے برکت دوں گا اور اس کے انوار کو روشن کروں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور فرمایا۔ میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا اور وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا تا کہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔

☆ **الحاشية** ۔ من کان یؤمن باللّٰه وآیاته فقد وجب علیه أن یؤمن بأن اللّٰه یوحی إلی من یشاء من عباده رسولا کان أو غیر رسول ویکلّم من یشاء نبیًّا کان أو من المحدَّثین. ألا تری أن اللّٰه تعالی قد أخبر فی کتابه أنه کلَّم أُمَّ موسی وقال: لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ ۚ إِنَّا رَآدُّوْهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ وکذلک

حاشیہ۔ جو کوئی اللہ اور اس کی آیات پر ایمان لاتا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اس امر پر بھی ایمان لائے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کی طرف چاہتا ہے وحی کرتا ہے، خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہتا ہے کلام کرتا ہے خواہ وہ نبی ہو یا محدَّث۔ کیا تم بنظرِ غائر نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ خبر دی ہے کہ اس نے اُمِّ موسیٰؑ سے کلام کیا اور اُسے کہا کہ لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ ۚ إِنَّا رَآدُّوْهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔[1] اور اسی طرح اس نے

[1] کوئی خوف نہ کر اور کوئی غم نہ کھا۔ ہم یقیناً اسے تیری طرف دوبارہ لانے والے ہیں اور اسے مرسلین میں سے ایک رسول بنانے والے ہیں۔ (القصص: ۸)

قُـلْ إنـي أُمِـرتُ وأنـا أوّلُ المـؤمنين. قُلْ جاء الحق وزهـق البـاطـل إن البـاطـل كـان زهـوقـا. كلُّ بـركة مِن محمـد صلى اللّٰه عليه وسلم فتَبَارَكَ مَن عـلَّم وتـعـلَّمَ. وقل إنِ افـتـريتُـه فعلـيّ إجرامي ويمكُرون ويمكُر اللّٰه واللّٰه خير

یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی اور کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ وہ لوگ بھی تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا ﴿۱۹﴾

بقية الحاشية۔ أوحى إلى الحواريين و كلّم ذا القرنين وأخبَرنا به في كتابه ثم بشّر لنا وقال: ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ وفي هذه الآية أشار إلى أن هذه الأمّة يُكلَّم كما كُلِّمت الأمم من قبل فمن كان له صدق رغبة في الاتّعاظ بالقرآن فلا يتردد بعد بيان كتاب اللّٰه ولا يكون من المرتابين. ومن لم يبال امتثالَ أوامره وانتهاء نواهيه فما آمن به وما كان من

بقیہ حاشیہ۔ حواریوں کی طرف وحی کی اور ذوالقرنین سے کلام کیا۔ اور اس کے متعلق اس نے اپنی کتاب میں ہمیں خبر دی پھر ہمیں بشارت دی اور فرمایا۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ [1] اور اس آیت میں اس نے یہ اشارہ فرمایا کہ جس طرح پہلی امتوں سے کلام کیا گیا اسی طرح اس امت سے بھی کلام کیا جائے گا۔ پس جس شخص کو قرآن سے نصیحت حاصل کرنے کے لئے سچی رغبت ہوگی۔ تو اسے اللہ کی کتاب (قرآن) کی وضاحت کے بعد کوئی تردد نہ ہوگا اور نہ وہ شک کرنے والوں میں سے ہوگا۔ جو شخص قرآن کے اوامر کی بجا آوری اور اس کی

[1] پہلوں میں سے ایک بڑی جماعت ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک بڑی جماعت ہے (الواقعة: ۴۰، ۴۱)

الماكرين. هو الذى أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليُظهِره على الدين كله. لا مبدِّلَ لكلمات الله. إنى معك فكُنْ معى أينما كنتَ. كُنْ مع الله حيثما كنتَ. أينما تُولّوا فثَمَّ وجهُ الله. كنتم خيرَ أُمّة أُخرجتُ للناس وفخرًا للمؤمنين. ولا تيأَسْ مِن رَوح

ہے اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اُسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ میں تیرے ساتھ ہوں پس تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ، تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ جس طرف تم رُخ کرو گے اسی طرف اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔ تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے اور مومنین کے لئے موجبِ فخر بنا کر پیدا کی گئی۔ اور تو خدا کی رحمت سے

بقية الحاشية۔ المؤمنين. وقد اتفق الأولياء كلّهم على أن لله تعالى مخاطباتٍ ومكالماتٍ بالمحدَّثين كما قال سيدى وحبيبى الشيخ عبد القادر الجيلانى رضى الله عنه فى كتابه "الفتوح" تعليما للسالكين. ومن ملخصات كلامه أنه قال: إن لأهل الله علاماتٍ يُعرَفون بها فمنها الخوارق والكشوف ومكالمات الله تعالى ﴿۱۸﴾ وخوف الله وخشيته وإيثاره على غيره وكلما يجب للمتقين. وقال:

بقیہ حاشیہ۔ نواہی سے باز رہنے کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ نہ اس پر ایمان لایا اور نہ وہ مومنوں میں سے ہے اور تمام اولیاء نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محدّثوں کے ساتھ مخاطبات و مکالمات ہوتے ہیں، جیسا کہ میرے آقا اور میرے حبیب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "فتوح الغیب" میں سالکوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔ آپ کے کلام کا ماحصل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اہل اللہ کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ان (علامات) میں خوارق اور کشوف اور اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور اللہ کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کی ذات کو دوسروں پر مقدم کرنا ہے اور جو بھی متقیوں کے

﴿۲۰﴾

اللّٰه. ألا إن روح اللّٰه قريب. ألا إن نصر اللّٰه قريب. يأتيك مِن كلّ فَجٍّ عميقٍ. ينصرك اللّٰه مِن عنده. ينصرك رجالٌ نوحى إليهم من السماء. لا مبدِّلَ لكلمات اللّٰه وإنك اليوم لدينا مَكينٌ أمين. وقالوا إنْ هذا إلا اختلاق. قُل اللّٰه ثم ذَرْهم فى خوضهم

نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ اور تو ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ ہے اور امین ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے کہ جس نے یہ کلمات نازل کئے۔ پھر

بقية الحاشية۔ إذا مِتَّ عن الخَلْق قيل لك: رحمك اللّٰه وأَمَاتَك عن إرادتك و مُناك و إذا مِتَّ عن الإرادة ومُناك قيل لك: رحمك اللّٰه وأَحْيَاك فكنت من المرحومين. فحينئذ تُحيٰى حياة لا موت بعدها وتُغنَى غناءً لا فقْرَ بعده وتُعطَى عطاءً لا منع بعده وتُراحُ براحةٍ لا شقاء بعدها وتنعم بنعيم لا بؤس بعده وتُعلَّم علمًا لا جهل بعده وتُؤَمَّن أمنًا لا تخاف بعده وتسعد فلا تشقى وتُعَزّ فلا

بقیہ حاشیہ۔ لئے واجب ہے۔ نیز آپؒ فرماتے ہیں۔ جب تو دنیا والوں سے تبتّل اختیار کرلے گا تو تجھے کہا جائے گا کہ ''اللہ تجھ پر رحم فرمائے اور تجھ سے تیرے ارادے اور تیری خواہشات کو مار دے اور جب تو اپنے ارادے اور خواہش سے منقطع ہو جائے گا تو تجھے کہا جائے گا کہ ''اللہ تجھ پر رحم فرمائے اور تجھے زندگی بخشے۔'' اس طرح تو مرحوم لوگوں میں سے ہو جائے گا۔ تب تجھے وہ زندگی ملے گی جس کے بعد کوئی موت نہیں۔ اور تجھے ایسی دولت عطا ہوگی جس کے بعد کوئی فقر نہیں۔ اور تجھے وہ عطا ملے گی جس کے بعد کوئی محرومی نہیں اور ایسی راحت ملے گی جس کے بعد کوئی دکھ نہیں اور ایسی نعمت عطا کی جائے گی جس کے

يـــلعبـون. ومَـن أظـلـم مـمـن افـتـرى عـلى اللّٰه كـذبـا . و إنّ عـليک رحـمـتـى فـى الـدنـيـا والـديـن وإنک لـمـن الـمـنـصـورين. بُشرٰى لک يـآ أحـمـدى أنـت مـرادى ﴿۲۱﴾ ومـعـى غـرَسـتُ كـرامتک بـيـدى. أكـان لـلـنـاس عـجـبًا قُـلْ هـو اللّٰه عجيب. يجتبى من

ان کولہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے اور اُس سے زیادہ ظالم اور کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ اور تم پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے اور تو یقیناً ان لوگوں میں سے ہے جن کے شاملِ حال نصرتِ الٰہی ہوتی ہے۔ تجھے بشارت ہو اے میرے احمد۔ تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری عزت کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ کیا ان لوگوں کو تعجب ہے تو کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔ وہ اپنے بندوں میں

بقية الحاشية۔ تُـذلّ وتُـقـرّب فـلا تُبـعَـد وتُرفَع فلا تُوضَع وتُعظّم فلا تُـحقَّر وتُطهَّر فلا تُدنَّس ونجّاک الـلّٰـه وطهّـرک من أدناس طرق الـفـاسقين. فيتحقق فيک الأمانى وتـصـدُق فيک الأقـاويل فتكون كِبْريتًا أحمرَ فلا تكاد تُرى وعزيزًا فـلا تُـمـاثَل وفريدًا فلا تُشارَک و وحيـدًا فـلا تُـجـانَـس وتكون عند ربـک مـن أهـل السماء لا من أهل الأرضـيـن. فـردُ الـفـردِ وتـرُ الوتر غـيـب الـغـيـب سـرّ الـسـرّ فـحـيـنـئـذٍ

بقیہ حاشیہ۔ بعد کوئی تنگی نہیں اور ایسا علم دیا جائے گا جس کے بعد کوئی جہالت نہیں اور ایسا امن بخشا جائے گا جس کے بعد کوئی خوف نہیں اور تجھے سعادت ملے گی نہ کہ شقاوت اور تجھے عزت ملے گی نہ کہ ذلت۔ اور تجھے قرب نصیب ہوگا نہ کہ بُعد اور تجھے رفعت عطا ہوگی نہ کہ پستی اور تیری تعظیم کی جائے گی نہ کہ تحقیر اور تو پاک وصاف کیا جائے گا اور تجھ پر کوئی میل نہ رہے گی۔ اللہ تجھے نجات بخشے! اور فاسقوں کی راہوں کی الائشوں سے پاک کرے!۔ تب جو امیدیں تیرے متعلق ہیں وہ متحقق ہو جائیں گی اور جو باتیں تیرے حق میں کہی جاتی ہیں وہ سچی ہو جائیں گی اور تو ایسا کبریتِ احمر بن جائے گا کہ دیکھا نہ جائے گا۔ اور تو بے مثال صاحبِ عزت ہو جائے گا اور بلا شرکتِ غیرے

يشاء من عباده لا يُسأل
عمّا يفعل وهم يُسألون. وتلك
الأيام نداولها بين الناس.
وإذا نصر اللّٰه المؤمنَ جعَل
له الحاسدين. تَلطَّفْ بالناس
وتَرحَّمْ عليهم أنت فيهم
بمنزلة موسى فاصبر على
جور الجائرين. أحسِب
الناس أن يُترَكوا أنْ يقولوا

سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔ وہ اپنے
کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے
ہیں۔اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔
اور جب خدا مومن کی مدد کرتا ہے تو اس کے کئی
حاسد مقرر کر دیتا ہے۔لوگوں سے لطف کے ساتھ
پیش آ اور ان پر رحم کر تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے
اس لئے ظالموں کے ظلم پر صبر کر۔کیا لوگ یہ گمان کر
بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے وہ چھوڑ
دیئے جائیں گے اور آزمائے نہیں جائیں گے۔ ﴿۲۲﴾

بقية الحاشية۔ تكون وارثَ كل
رسول ونبيّ وصِدّيق فتُعطَى كلَّ
ما أُعطُوا من الأنوار والأسرار
والبركات والمخاطبات والوحى
والمكالمات وغيرها من آيات
رب العالمين. وبِكَ تُختَم الولاية
وإليك تصدُر الأبدال وبك
تنكشف الكروب وبك تُسقَى
الغيوث وبك تنبت الزروع
وبك تُدفَع البلايا والمحن من
الخاص والعام وأهل الثغور
والراعى والرعايا والأئمة والأُمّة

بقیہ حاشیہ۔ یکتا اور ایسا منفرد کہ جس کا کوئی ہمتا نہ ہو
اور تو اللہ کی جناب میں آسمانی وجود ہو جائے گا نہ کہ
زمینی بلکہ تو یکتا اور واحد (بے مثل وجود) غیب میں فنا
اور نہاں در نہاں ہو جائے گا۔تب تو ہر رسول، نبی،
اور صدیق کا وارث ہو جائے گا اور جو جو انوار و اسرار،
برکات ومخاطبات، وحی ومکالمات وغیرہ ربّ العالمین
کے نشانات انہیں عطا کئے گئے وہ تجھے بھی دیئے
جائیں گے اور تجھ پر ولایت ختم ہو گی اور تو ابدال کا محور
بن جائے گا۔تیرے طفیل مشکلات دور ہوں گی اور
بارشیں سیراب کریں گی اور فصلیں اُگیں گی اور تیرے
طفیل ہی خواص و عام کے مصائب و شدائد اور
سرحدوں میں بسنے والوں اور راعی اور رعایا اور

آمنّا وهم لا يُفتَنون. الفتنة هٰهنا فاصبر كما صبر أولوا العزم. ألا إنها فتنة من اللّٰه ليحبّ حبًّا جَمًّا. وفی اللّٰه أجرک ويرضى عنک ربک و يتم اسمک . و إن يتخذونک إلّا هُزوًا قل: إنی من الصادقين فانتظِروا آياتی حتی حين. الحمد للّٰه الذی

گا۔ اس جگہ ایک فتنہ ہے۔ پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم (نبیوں) نے صبر کیا۔ خبردار وہ آزمائش خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے۔ اللہ تعالیٰ تجھے تیرا اجر پورا پورا دے گا اور تیرا ربّ تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو کمال بخشے گا اور یہ لوگ تو تجھے محض تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ تو کہہ کہ میں یقیناً راستباز ہوں۔ پس تم ایک وقت تک میرے نشانوں کا انتظار کرو۔ تمام تعریف

بقية الحاشية۔ وسائر البرايا فتكون شِحْنةَ البلاد والعباد ومن المأمورين. فينطلقّ إليک الأرجلُ بالسعی والترحال والأيدی بالبذل والعطاء والخدمة بإذن خالقِ الأشياء فی سائر الأحوال والألسنُ بالذكر الطيب والحمد والثناء فی جميع المحالّ ولا يختلف إليک اثنان من أهل الإيمان وتهوی إليک أفئدة من العُلماء والأُمّيّين ويدعوک لسانُ الأزل ويُعلّمک ربُّ المُلک ويكسوک أنوارًا منه ﴿۱۹﴾

بقیہ حاشیہ۔ اماموں اور امت نیز کل جہان کے آلام کا ازالہ ہوگا اور تو علاقوں اور وہاں کے لوگوں کا محافظ ہوگا اور مامورین میں سے ہوگا۔ تیری طرف پیادہ وسوار تیز قدموں سے چل کر آئیں گے۔ نیز تمام اشیاء کے خالق خدا کے اذن سے جودوسخا اور خدمت کے ہاتھ ہرحال میں تیری طرف بڑھیں گے اور زبانیں پاکیزہ ذکر کے ساتھ اور ہرجگہ حمدوثناء کے گیت گاتی ہوئیں تیری طرف آئیں گی، اوراہلِ ایمان میں سے کوئی دوشخص بھی تیری طرف سے اختلاف نہ کریں گے۔ اورعلماء اوراُمّیین کے دل تیری طرف مائل ہوجائیں گے (خدائے) ازل کی زبان تجھے پکارے گی اور ربّ المُلک تجھے تعلیم

جعَلک المسیحَ ابن مریم. قل هـذا فـضـل ربـی وإنـی أجـرّد نـفـسـی مـن ضـروب الخطـاب وإنـی أحـد مـن الـمسـلـمین. یـریـدون أن یـطـفـئـوا نور اللّٰـه بأفواههم واللّٰهُ یُتمّ نوره ویحیی الـدیـن. نرید أن نُنـزّل علیک آیـات مـن السـمـاء ونـمـزّق الأعـداء کل ممزّق. حُکم اللّٰهِ

اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ کہہ یہ میرے رب کا فضل ہے اور میں تو اپنے آپ کو تمام قسم کے خطابات سے الگ رکھتا ہوں اور میں تو مسلمانوں میں سے ایک ہوں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ہم تجھ پر آسمان سے نشانات اُتارنا چاہتے ہیں اور دشمنوں کو ریزہ ریزہ کر دینا چاہتے ہیں۔ خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے

بقیة الحاشیة۔ والـحُـلـل ویُنـزِلک مـنـازلَ مَـن سـلَف مـن أولی العلم الأُوَل مـن الأنبیـاء والـصـدّیـقین. فـحـیـنـئـذٍ یُـضـاف إلیک التکوین وخرق العادات فیُرَی ذلک منک فـی ظـاهر العقل والحکم وهو فعل اللّٰـه وإرادتـه حقًّا فی العلم فتدخل حیـنـئـذٍ فـی قـومٍ مُـوجَعٍ وفی زمرة الـمـنـکـسـریـن الـذیـن انکسـرت قلوبهم وکُسرت إراداتهم البشریة وأُزیـلـت شهـواتهـم الـطـبیـعیة فـاسـتُـؤنـفتُ لـهم إرادة ربّـانـیـة

بقیہ حاشیہ ۔ دے گا اور اپنی جناب سے انوار کے پیرہن اور پوشاک تجھے پہنائے گا اور تجھے انبیاء و صدیقین میں سے گزشتہ اول درجہ کے اہل علم کے مراتب پر فائز فرمائے گا۔ تب امرِ تکوین اور خوارق تجھے عطاء کئے جائیں گے پس یہ تصرفات ظاہر عقل اور حکم میں تجھ سے دیکھے جائیں گے اور حقیقی علم میں وہ خدا کا ارادہ اور فعل ہوں گے تب تو ایسے دردمند لوگوں اور منکسر المزاج گروہ میں شامل ہو جائے گا کہ جن کے دلوں میں انکسار ہے اور جن کی بشری خواہشات چکنا چور ہوگئی ہیں اور ان کی طبعی خواہشات ان سے الگ کر دی گئی ہیں جس کے نتیجے میں ربّانی ارادہ اور روزمرہ کی خواہشاتِ لازمہ ان کے لئے ایک نئے رنگ میں

الرحمن لخليفة اللّٰه السلطان. فتوكّل على اللّٰه واصنَعِ الفُلْکَ بأعيننا ووحينا إن الذين يبايعونک إنما يبايعون اللّٰه يدُ اللّٰه فوق أيديهم وأممٌ حَقَّ عليهم العذاب. ويمكرون واللّٰه خير الماكرين. قُلْ عندى شهادة من اللّٰه فهل أنتم مؤمنون. ﴿۲۳﴾
قل عندى شهادة من اللّٰه فهل

جس کی بادشاہت آسمانی ہے۔ پس اللہ پر توکل کر۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ تیری نہیں بلکہ خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ اور کئی گروہ ایسے ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا اور وہ تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں؟ پھر ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی

بقية الحاشية۔ وشهوات وظيفية وكانوا من المبدَّلين. ويُكشَف للأولياء والأبدال من أفعال اللّٰه ما يبهر العقول ويخرِق العادات والرسوم ويكلّمهم اللّٰه تعالى بالكلام اللذيذ والحديث الأنيس والبشارة بالمواهب الجِسام والمنازل العالية والقُرب منه مما سيؤول أمرُهم إليه وجفَّ به القلمُ من أقسامهم فى سابق الدهور فضلا منه ورحمة وإثباتًا منه لهم فى الدنيا إلى بلوغ الأجل وهو

بقیہ حاشیہ۔ ظہور پذیر ہو جاتی ہیں جن سے وہ بالکل بدل جاتے ہیں اور اللہ کے افعال اولیاء اور ابدال پر کچھ اس طرح منکشف ہوتے ہیں جو عقلوں کو دنگ کر دیتے ہیں اور وہ خارق عادت وسنّت ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے پُرلطف کلام اور محبت بھری باتیں کرتا ہے اور انہیں عظیم عطایا اور مراتب عالیہ اور اپنے قرب کی ایسی بشارت دیتا ہے کہ جس سے ان کا ہر معاملہ اللہ کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ گزشتہ زمانوں میں ان جیسے (عالی مقام بزرگوں کے کارہائے نمایاں) کا اتنا تذکرہ ہے کہ جس کے بیان سے قلم (کی سیاہی) خشک ہوگئی اور (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل و رحم اور اس کی طرف سے انہیں (جریدۂ عالم میں) تادمِ آخر

أنتم مسلمون. إن معی ربی سیھدین.

رب أرنی کیف تحیی الموتٰی. رب اغفر وارحم من السماء. رب لا تذرنی فردًا وأنت خیر الوارثین. رب أصلح أمّة محمد. ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وأنت خیر الفاتحین.

گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں؟ میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔ اے میرے ربّ! مجھے دکھلا کہ تو کیونکر مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔اے میرے ربّ! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے ربّ! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔اے میرے ربّ! امتِ محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے ربّ! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے اور

بقیة الحاشیة۔ الوقت المقدّر لھم من أرحم الراحمین. وقال اللّٰہ تعالی فی بعض کتبہ: یابن آدم أنا اللّٰہ لا إلہ إلا أنا. أقول لشیء: کُن فیکون. أَطِعْنی أجعَلْک تقول للشّیء: کُنْ فیکون. قد جعل اللّٰہ أولیاءہ أوتادَ الأرض وجعل الدنیا لھم جنّۃَ المأوی فلھم جنّتان: الدنیا والآخرۃ. وھم کالجبل الذی رسا وتفرّدوا فی الصدق والوفاء والتقوی فتَنَحَّ عن طریقھم ولا تُزاحِمْ یا مسکین. الرجال الذین ما

بقیہ حاشیہ - ثبات بخشنے کی وجہ سے ہوا اور یہی ان کے لئے ارحم الراحمین خدا کی طرف سے وقتِ مقدّر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا ہے۔کہ اے ابن آدم! میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں (جب) میں کسی شے کے متعلق کہتا ہوں کہ ہو جا،تو وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔تو میری اطاعت کر۔ میں تجھے بھی ایسا بنادوں گا کہ (اگر) تو کسی شے کے متعلق یہ کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہونے لگے گی۔ اللہ نے فی الواقعہ اپنے اولیاء کو زمین کے لئے بطور پہاڑ اور برج بنایا ہے اور دنیا کو ان کے لئے جَنَّةُ الْمَأْوٰی بنا دیا ہے۔اُن کے لئے دو جنتیں ہیں۔ دنیا اور آخرت۔اور وہ اُس پہاڑ کی مانند ہیں جو زمین میں ﴿۲۰﴾

ویخوِّفونک مِن دونہ إنک بأعیننا. سمّیتُک المتوکّل. یحمدک اللّٰہ مِن عرشہ. نحمدک ونصلّی. یا أحمد یتمّ اسمک ولا یتمّ اسمی. کن فی الدنیا کأنک غریب أو عابر سبیل وکن من الصالحین الصدّیقین. أنا اخترتُک وألقیت علیک محبّة منی. خذوا التوحیدَ التوحیدَ

اللہ کے سوا تجھے اوروں سے ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکّل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ اے احمدؑ! تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن بلکہ ایک راہرو ہے اور صالح اور راستباز لوگوں میں سے ہو۔ میں نے تجھے چن لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو

بقیة الحاشیة۔ قیّدهم أحد عن قصد الحق من الآباء والأمهات والبنات والبنین فهم خیرُ مَن خلَق ربّی وبَثَّ فی الأرض وذرَأ فعلیهم سلام اللّٰه وتحیاته وبرکاته أجمعین. أیها السالک! إذا قوِی علمک و یقینک وشرح صدرک وقوی نور قلبک وزاد قربُک من مولاک ومکانُک لدیه وأمانتک عنده وأهلیّتک لحفظ الأسرار فعُلِّمتَ من لدنه ویأتیک قِسْمُک

بقیہ حاشیہ۔ محکم گڑا ہو، وہ (اولیاء) صدق و وفا اور تقویٰ میں منفرد ہو گئے۔ لہٰذا (بہتر یہی ہے کہ) اے مسکین! تو ان کے راستے سے ہٹ جا۔ اور مزاحمت نہ کر۔ یہ (اولیاء) وہ لوگ ہیں کہ (ان کے) باپوں، ماؤں، بیٹیوں اور بیٹوں میں سے کوئی بھی انہیں قصدِ حق سے روک نہ سکا۔ اس لئے یہ لوگ میرے رب نے جو پیدا کیا اور زمین میں پھیلایا اُس میں سے بہترین مخلوق ہیں۔ پس اُن سب پر اللہ کی سلامتی اور اُس کی عنایات و برکات نازل ہوں۔ اے سالکِ راہ! جب تیرا علم اور تیرا یقین مضبوط اور تجھے شرح صدر عطا ہو جائے گا اور جب تیرا نورِ قلب قوی ہو جائے اور

يا أبناء الفارس. وبَشِّرِ الذين آمنوا أن لهم قدمَ صدقٍ عند ربهم. ولا تصعِّرْ لخَلْقِ الله ولا تسأَمْ من الناس واخفضْ جناحك للمسلمين. أصحاب الصفّةِ وما أدراك ما أصحاب الصفّة؟ ترى أعينَهم تفيض من الدمع يصلّون عليك ربنا إننا سمعنا

اے فارس کے بیٹو! اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے روگردانی نہ کر اور لوگوں کے ملنے سے نہ تھک اور اطاعت اختیار کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو جُھکا۔ جو صُفّہ میں رہنے والے ہیں اور تُو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صُفّہ میں رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا!

بقية الحاشية۔ قبل حين. وتلك كرامةٌ لك وإجلالٌ لحرمتك فضلا منه ومنّةً وموهبةً ثم يَرِدُ عليك التكوين فتُكَوِّن بالإذن الصريح الذى لا غُبار عليه والدلالات اللايحة كالشمس المنيرة و بكلامٍ لذيذ ألذّ من كل لذيذٍ وإلهامٍ صدقٍ مِن غير تلبُّسٍ مُصفًّى من هواجس النفس ووساوس الشيطان اللعين. تمّ كلام السيّد الجليل قُطب الوقت إمام الزمان رضى اللّٰه عنه وقد

بقیہ حاشیہ۔ اپنے مولیٰ سے تیرا قرب اور اس کی بارگاہ میں تیرا مرتبہ، اور اس کی جناب میں تیری امانت اور حفظِ اسرار کے لئے تیری استعداد بڑھ جائے تو تجھے اُس کی درگاہ سے علم عطا کیا جائے گا اور موت سے پہلے ہی تجھے تیرا نصیب مل جائے گا اور یہ اس کے فضل واحسان اور اس کی عنایت سے تیرے لئے بہت بڑا اعزاز ہوگا اور تیری حرمت وعفت کے لئے باعثِ توقیر۔ پس خدا کے ایسے حکم صریح سے جس پر کوئی غبار نہیں اور روشن سورج جیسے واضح دلائل سے اور ہر لذیذ شے سے زیادہ لذیذ کلام سے اور ایسے سچے الہام سے جو شک وشبہ سے پاک اور نفسانی خیالات اور شیطان لعین کے وساوس سے پاک ہو تُو صاحبِ تکوین بن جائے گا۔ یہاں

منـاديًـا ينـادی للإيمان ربنا آمنا
فـاكتبـنـا مع الشاهدين. شأنک
عجيب و أجرک قريب ومعک
جـــنـــد السماوات والأرضين.
أنـت مـنـی بـمـنـــزلة توحيدی
وتـفريدی فحان أن تُعانَ وتُعرَف
بيـن الـنـاس. بـوركت يا أحـمد
وكـان مـا بـارک الـلّـه فيک
حـقًّـا فيک. أنت وجيـهٌ فـی

ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی جو
ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم
ایمان لائے۔ پس ہمیں بھی گواہوں میں لکھ۔ تیری شان
عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے اور آسمانوں اور
زمینوں کی ایک فوج تیرے ساتھ ہے۔ تو مجھ سے ایسا
ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا
ہے کہ تُو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے
گا۔ اے احمد! تو برکت دیا گیا اور جو کچھ اللہ نے
تجھے برکت دی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تو میری درگاہ

بقية الحاشية. كتبـنـاه بتـلـخيصٍ منّا
فـارجـع إلـی كتابه: ’’فتوح الغيب‘‘
إن كـنـتَ مـن المرتابين. وقد ظهر
مـن كـلام الإمـام الـمـوصـوف أن
الـوحـی كـمـا يـنـزل علی الأنبياء
كـذلک ينـزل علی الأولياء ولا
فــرق فـی نـزول الـوحـی بـيـن أن
يـكـون إلی نـبـیٍّ أو ولـیٍّ ولـكلٍّ ﴿۲۱﴾
حـظٌّ من مـكـالـمـات الـلّـه تعالیٰ
ومـخـاطباته علی حسب المدارج.
نـعـم لـوحـی الأنـبـيـاء شـأنٌ أتـمّ

بقیہ حاشیہ۔ جناب جلالت مآب قطبِ دوران اور
امامِ زمان رضی اللہ عنہ کا کلام ختم ہوا۔ ہم نے یہاں جو
لکھا ہے وہ ہماری طرف سے ان کے (فرمودات) کا
صرف خلاصہ ہے۔ اس لئے اگر تمہیں کوئی شک وشبہ ہو
تو ان کی کتاب ’’فتوح الغیب‘‘ کی طرف رجوع
کریں۔ امام موصوف (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی)
کے کلام سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ جس طرح انبیاء پر وحی
نازل ہوتی ہے ویسے ہی اولیاء پر بھی نازل ہوتی ہے
اور نزولِ وحی میں کوئی فرق نہیں خواہ نبی کی طرف ہو یا
ولی کی جانب۔ ان میں سے ہر ایک کو اللہ کے
مکالمات ومخاطبات سے حسبِ مدارج حصہ ملتا ہے۔

حضرتی. اخترتُك لنفسی وأنت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق. وما كان اللّٰه لیتركك حتی یمِیز الخبیثَ من الطیّب. انظُرْ إلی یوسف وإقباله واللّٰهُ غالب علی أمره ولكن أكثر الناس لا یعلمون. أردتُ أن استخلف فخلقتُ آدمَ لیقیم الشریعة ویحیی الدین. كتاب

میں وجیہ ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔تو میرے حضور وہ مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ یُوسف اوراس کے اقبال کی طرف دیکھ۔ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ میں نے چاہا کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا تا کہ وہ شریعت کو قائم کرے اور دین کو زندہ کرے۔ ولی کی

بقية الحاشية۔ وأكمل. وأقوی أقسامِ الوحی وحیُ رسولنا خاتم النبیین.

وقال المجدّد الإمام السرهندی الشیخ أحمد رضی اللّٰه عنه فی مكتوب یكتب فیه بعض الوصایا إلی مریده محمد صدّیق: اعلم أیها الصدیق أن كلامه سبحانه مع البشر قد یكون شفاهًا وذلك الأفراد من الأنبیاء وقد یكون ذلك لبعض الكُمّلِ مِن متابعیهم وإذا

بقیہ حاشیہ۔ ہاں انبیاء کی وحی شان میں اتم اور اکمل ہوتی ہے اور وحی کی تمام اقسام میں قوی تر وحی ہمارے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی ہے۔

(حضرت) مجدد امام سرہندی شیخ احمد رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب میں جس میں انہوں نے اپنے ایک مرید محمد صدیق کو بعض وصیتیں تحریر کی ہیں یہ فرمایا ہے۔ میاں صدیق! یاد رکھو کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا ایک بشر سے کلام بھی تو بالمشافہ ہوتا ہے اور یہ انبیاء سے ہوتا ہے اور کبھی کبھی ان کے بعض کامل متبعین سے ہوتا ہے۔ اور جب اس قسم کا کلام ان میں سے کسی کے ساتھ کثرت سے ہو تو ایسے شخص کو

الـولیِّ ذو الـفـقـار عـلـی ولو كان الإيـمـان مـعلقا بالثريا لناله رجل مـن أبـنـاء الـفـارس. يـكـاد زيتـه يضیء ولو لم تمسسْه نار. جَرِیُّ الـلّٰـهِ فـی حُلل المرسلين. قل إن كـنـتـم تـحبّـون الـلّٰـه فـاتبعونـی يـحببكم اللّٰه. وصلِّ علی محمد وآل محمد سيِّدِ وُلْدِ آدم وخاتَمِ الـنبيين. يـرحـمـك ربـك

کتاب علی کی ذوالفقار ہے۔ اوراگر ایمان ثریا سے لٹکا ہوتا تو ابناءِ فارس میں سے ایک شخص اسے وہاں سے بھی لے آتا۔ قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہوجائے اگرچہ آگ اسے چھوئی بھی نہ ہو۔ اللہ کا رسول تمام رسولوں کے لباس میں۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ اور محمد پر اور محمد کی آل پر درود بھیج جو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین ہے۔ تیرا ربّ تجھ پر رحمت کرے گا

بقية الحاشية۔ كثُر هـذا الـقـسـم من الكلام مع واحد منهم يُسمّی مُحدَّثًا وهـذا غيـر الإلهام وغير الإلـقـاء فی الـروع وغير الكلام الذی مع المَلَک إنـمـا يُـخـاطَـب بهذا الكلام الإنسانُ الـكـامـل والـلّٰـه يختص برحمته من يشاء. تمَّ كلامه فارجعْ إلی كلامه إن كنت من المنكرين. واذكُرْ قصة من قال: وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ وما كـان مـن المرسلين. واذكُرْ ما قال

بقیہ حاشیہ۔ محدث کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ نہ ہی الہام ہوتا ہے اور نہ ہی دل میں ڈالا جانے والا القاء ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ایسا کلام ہوتا ہے جو فرشتہ کے واسطہ سے ہو بلکہ یہ وہ کلام ہے جس سے ایک کامل انسان مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر لیتا ہے۔ یہاں احمد سرہندی کا کلام ختم ہوتا ہے۔ اگر تو منکروں میں سے ہے تو ان کے کلام کی طرف رجوع کر اور اس شخص کے قصے کو یاد کر جس نے یہ کہا تھا کہ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ[1] حالانکہ وہ رسولوں میں سے نہیں تھا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کر۔

[1] میں نے ایسا اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ (الکھف:٨٢)

ويعصمك من عنده وإن لم يعصمك الناس. يعصمك الله مِن عنده وإنّ لم يعصمك أحد من أهل الأرضين. تبّتْ يدا أبي لهب وتبّ ما كان له أن يدخل فيها إلا خائفا. وما أصابك فمن الله واعلم أن العاقبة للمتقين. وأَنذِرْ عشيرتك الأقربين إنا سنُريهم

اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تیری حفاظت کرے گا اگرچہ روئے زمین کے لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا۔ اس کو نہیں چاہیے تھا کہ وہ اس کام میں (یعنی تکفیر اور تکذیب میں) دخل دیتا مگر ڈرتے ہوئے۔ جو تجھ پر آئے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جان لے کہ نیک انجام متقیوں کا ہوتا ہے۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ﴿۲۴﴾

بقية الحاشية۔ الله تعالى: فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ إِنَّمَآ أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا فانظُرْ كيف كلّم مَلَكُ الله مريمَ وما كانت نبيّةً فاتّقِ الله ولا تكن من المعتدين.

وقد جاء في الحديث الصحيح

بقیہ حاشیہ۔ فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا. قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا. قَالَ إِنَّمَآ أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا [1]

پس غور کر کہ اللہ کے فرشتے نے مریم سے کس طرح کلام کیا۔ حالانکہ وہ نبی نہ تھیں۔ پس اللہ سے ڈر اور زیادتی کرنے والا نہ بن۔

ایک حدیث صحیح میں عمرو ابن الحارث سے مروی ہے

[1] تب ہم نے اس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اس نے اس کے لئے ایک متناسب بشر تمثّل اختیار کیا۔ اس نے کہا میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو تقویٰ شعار ہے۔ اس نے کہا میں تو تیرے رب کا محض ایک ایلچی ہوں تا کہ تجھے ایک پاک خُوبرو لڑکا عطا کروں۔ (سورۃ مریم ۱۸ تا ۲۰)

آية من آياتنا في الثيّبة ونردّها إليك أمرٌ من لدنا إنا كنا فاعلين. إنهم كانوا يكذّبون بآياتي وكانوا بي من المستهزئين. فبشرى لك في النكاح الحقُّ من ربك فلا تكوننّ من الممترين. إنا زوّجناكها لا مبدّلَ لكلمات اللّٰه وإنا رادُّوها إليك إن

آنے والے عذاب سے ڈرا۔ ہم انہیں اس بیوہ کے متعلق بھی اپنا ایک نشان دکھائیں گے اور اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔ یہ امر ہماری جناب سے مقدر ہو چکا ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ میرے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور مجھ پر تمسخر کرتے تھے۔ پس تجھے نکاح کے متعلق بشارت ہو۔ یہ بات تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں اور ہم اسے

بقية الحاشية۔ عن عمرو بن الحارث قال: بينما عمرُ يخطب يوم الجمعة إذا ترك الخُطبة ونادى يا سارية الجبل مرتين أو ثلاثا ثم أقبلَ على خطبة. فقال ناسٌ من أصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: إنه لمجنون ترَك خطبة ونادى "يا سارية الجبل". فدخل عليه عبد الرحمن بن عوف وكان ينبسط عليه فقال: يا أمير المؤمنين! تجعل للناس عليك مقالا؟ بينما أنت في خطبتك ﴿۲۲﴾

بقیہ حاشیہ ۔ کہ ایک جمعہ کے دن (حضرت) عمر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ یکدم خطبہ روک کر دو یا تین دفعہ یا سارية الجبل (اے ساریہ پہاڑ کی طرف) پکارا اور پھر سے خطبہ دینے لگے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ (عمر) دیوانہ ہے۔ کہ خطبہ چھوڑ کر یا سارية الجبل کہہ رہے ہیں۔ ازاں بعد عبدالرحمٰن بن عوف آپؓ (یعنی حضرت عمر) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بے تکلف آپ سے عرض کی کہ اے امیر المومنین! آپ نے اپنے خلاف لوگوں کو باتیں بنانے کا موقعہ دیا ہے۔ (اس لئے کہ) آپ نے اپنے خطبہ کے درمیان بآوازِ بلند يا سارية الجبل کے الفاظ کہے۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ

ربک فعّالٌ لما یرید فضلٌ من لدنا لیکون آیة للناظرین. شاتانِ تُذبَحان وکل من علیها فان. ونریهم آیاتنا فی الآفاق وفی أنفسهم و نریهم جزاء الفاسقین. إذا جاء نصر اللّٰه والفتح وانتهی أمر الزمان إلینا ألیس هذا بالحق بل الذین کفروا فی ضلال مبین.

تیری طرف واپس لائیں گے۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ ہمارا فضل ہے تا دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور روئے زمین کے سب لوگ فنا ہونے والے ہیں۔ اور ہم انہیں اردگرد اور خود اُن کی ذات میں نشان دکھائیں گے اور انہیں ہم نافرمانوں کی سزا (کا نمونہ) دکھائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہمارے طرف رجوع کرے گا (اس دن کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہ تھا؟ بلکہ وہ لوگ

بقیة الحاشیة۔ إذ نادیتَ: "یا ساریةُ الجبلَ". أیُّ شیء هذا؟ قال: واللّٰه ما ملکتُ ذٰلک حین رأیتُ ساریةَ وأصحابه یقاتلون عند جبل ویُؤتَون مِن بین أیدیهم ومن خلفهم فلم أملِکْ أن قلتُ: "یا ساریةُ الجبلَ" لیلحقوا بالجبل. فلم تمض الأیام حتی جاء رسولُ ساریة بکتابه أن القوم لقُونا یوم الجمعة فقاتلناهم مِن حین صلّینا الصبح إلی أن حضرت الجمعةُ فسمعنا

بقیہ حاشیہ - بخدا مجھے اپنے اوپر اختیار نہ رہا کہ جب میں نے ساریہ اور اس کے ساتھیوں کو پہاڑ کے قریب (دشمن) سے لڑتے ہوئے دیکھا کہ (دشمن) ان پر سامنے سے بھی اور پیچھے سے بھی حملہ کر رہا ہے۔ تو (یہ دیکھ کر) مجھے اپنے آپ پر قابو نہ رہا اور میں نے بے اختیار یا ساریة الجبل کے الفاظ کہے۔ تاکہ وہ پہاڑ کے ساتھ ہو جائیں۔ (اور اپنے آپ کو محفوظ کر لیں) ابھی چند روز ہی گذرے تھے کہ ساریہ کا ایلچی اس کا خط لے کر آیا (جس میں یہ لکھا تھا کہ) جمعہ کے روز دشمن سے ہمارا سامنا ہوا تو ہم نے صبح کی نماز سے لے کر جمعہ کے وقت تک ان سے جنگ کی۔ تو عین اس وقت ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو بآواز بلند یہ کہہ رہا تھا کہ

كـنـتُ كـنـزًا مخفيًّا فأحببتُ أن أُعرَف. إن السماوات والأرض كـانتـا رَتْـقًا ففتَقْنا هما. قل إنما أنـا بشـرٌ يـوحٰى إليّ أنما إلهكم إلـهٌ واحـدٌ والـخيـر كـلـه في القرآن لا يمسّه إلا المطهَّرون. ولـقد لبثتُ فيكم عمرًا مِن قبله أفـلا تـعـقلون. قل إن هدى اللّٰه هـو الهـدى وإن مـعـى ربـى سيهـديـن. رب اغفر وارحم من السـمـاء. رب إنـى مغـلـوب فانتصِرْ. إيلى إيلى لما سبقتانى. يـا عبـد القادر إنى معک أسمع وأرى. غـرسـتُ لک بيـدى رحـمتـى وقـدرتى وإنک اليوم

جنہوں نے کفر کیا کھلی گمراہی میں ہیں۔مَیں ایک خزانہ پوشیدہ تھاپس میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔آسمان اورزمین بند گٹھڑی کی طرح تھے پس ہم نے ان کو کھول دیا۔کہہ مَیں محض ایک بشر ہوں جس پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے اور اس کے اسرار تک وہی پہنچ سکتے ہیں جو پاک دل ہیں۔اور میں نے اس سے پہلے ایک عمر تم میں بسر کی ہے پس کیا تم سوچتے نہیں۔کہو اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور میرا ربّ میرے ساتھ ہے وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔اے میرے ربّ! بخش اور آسمان سے رحمت نازل کر۔اے میرے ربّ! میں مغلوب ہوں تو میرے دشمن سے انتقام لے۔اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ اے عبد القادر! میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔میں نے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت تیرے

بقية الحاشية۔ صـوتَ منادٍ يُنـادى: الـجبلَ مـرتـيـن فـلـحقـنـا بـالـجبل فـلـم نـزل لعدوّنـا قـاهـريـن حتـى هـزمهـم اللّٰه تعالى وتراءى فتح مبين۔١٢ المؤلف

بقیہ حاشیہ۔ پہاڑ، پہاڑ۔ جس پر ہم پہاڑ کے ساتھ ہو گئے۔ (اور ایسا حملہ کیا کہ) ہم اپنے دشمن پر غالب آتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہزیمت سے دوچار کر دیا اور (ہم نے) فتح مبین پائی۔١٢ المؤلف

لـديـنـا مَـكينٌ أمين. أنا بُدُّک الـلازم أنـا مـحييک نـفـخـتُ فيک مـن لدنی روحَ الصّدق. و ألـقيـت عـليک محبة منی ولتُـصـنَـع عـلـى عيـنى كزرعٍ أخـرجَ شَـطْـأَه فآزَرَه فاستغلظ فـاستـوى على سوقه. إنا فتحنا لک فتـحـا مبيـنـا ليـغفر لک الـلّـه مـا تـقدَّمَ من ذنبک وما تـأخـر فـكـنُ مـن الشـا كرين. أليـس اللّٰه بكاف عبده. أليس الـلّـه عـليمًا بالشاكرين. فقبِل الـلّه عبدَه وبرّأه مما قالوا وكان عـنـد الـلّـه وجيها. فلما تجلّى ربـه لـلـجبـل جـعـلـه دَكًّا واللّٰه مُوهِنُ كيد الكافرين. ولنجعله آية لـلناس ورحمة منا ولنعطيه مَجْدًا من لدناو كذلک نجزى الـــمـحـسـنـيـن. أنت معی

لئے لگایا اور تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اورامین ہے۔ میں تیرالازمی چارہ ہوں۔ میں تجھے زندہ کرنے والا ہوں۔ میں نے اپنی طرف سے راستی کی روح تجھ میں پھونکی۔ اور میں نے تجھ پر اپنی جناب سے محبت ڈال دی اور ایسا کیا کہ تُو میری آنکھوں کے سامنے تیار کیا جائے۔ اس کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کونپل نکالے پھر اسے مضبوط کرے پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے۔ ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دے دی تا اللہ تیری طرف منسوب کردہ غلطیوں کو چاہے پہلی ہوں یا پچھلی مٹادے۔ پس تو شاکرین میں سے ہو جا۔ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جاننے والا نہیں؟ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو قبول فرمالیا اور لوگوں کی جھوٹی تہمتوں سے بَری ثابت کیا اور وہ اپنے اللہ کے نزدیک وجیہ ہے اور جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلّی کرے گا تو اسے پاش پاش کردے گا اور اللہ کافروں کی تدبیر کو سست کردے گا اور تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور تا کہ ہم اسے اپنی طرف سے بزرگی عطا کریں اور ہم اسی طرح محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ تو میرے ساتھ

﴿۲۵﴾ وأنا معک. سرّک سرّی. لا تحاط أسرار الأولیاء إنک علی حق مبین. وجیهًا فی الدنیا والآخرة ومن المقربین. لا یصدِّق السفیه إلا ضربة الإهلاک. عدوٌّ لی وعدو لک عجلٌ جسدٌ له خُوار. قل أتی أمر اللّٰه فلا تکن من المستعجلین. یأتیک قمرُ الأنبیاء وأمرُک یتأتّی وکان حقا علینا نصر المؤمنین.
۳۰؍جولائی ۱۸۹۳ء

یوم یجیء الحق وینکشف الصدق ویخسر الخاسرون. وتری الغافلین یخرّون علی المساجد ربنا اغفر لنا إنا کنا خاطئین. لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰه لکم وهو أرحم الراحمین. تموت وأنا راض منک. سلام علیکم طِبتم فادخلوها آمنین.‘‘

ہے اور میں تیرے ساتھ۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ اولیاء کے اَسرار کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ تو کھلے کھلے حق پر ہے۔ دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقربین میں سے ہے۔ نادان آدمی ہلاکت کی مار کو ہی مانتا ہے وہ میرا بھی دشمن ہے اور تیرا بھی۔ وہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ کہہ اللہ کا حکم آیا سمجھو، اس لئے تم جلد بازی نہ کرو۔ تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام سہل طور پر حاصل ہو جائے گا اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہو چکا ہے۔ اس دن حق آئے گا اور سچائی کھل جائے گی اور نقصان اٹھانے والے نقصان اٹھائیں گے۔ اور تم ان غافلوں کو دیکھو گے کہ وہ سجدہ گاہوں پر گر کر کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش کہ ہم خطا کار تھے۔ (انہیں کہا جائے گا) آج تم پر کوئی سرزنش نہیں اللہ تمہیں بخش دے گا اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تو اس حالت میں وفات پائے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ تمہارے لئے سلامتی ہے اور خوشحالی ہے۔ پس تم اس میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وأمّا عقائدنا التی ثبّتنا اللّٰه علیها فاعلم یا أخی أنّا آمنّا باللّٰه ربًّا وبمحمدٍ صلی اللّٰه علیه وسلم نبیًّا وآمنّا بأنه خاتم النبیین. وآمنَّا بالفرقان أنه من اللّٰه الرحمن ولا نقبل کل ما یُعارض الفرقان ویُخالف بیّناته ومُحکماته وقصصه ولو کان أمرًا عقلیًّا أو کان من الآثار التی سمّاها أهلُ الحدیثِ حدیثًا أو کان من أقوال الصحابة أو التابعین؛لأن الفرقان الکریم کتابٌ قد ثبت تواترُه لفظًا لفظًا وهو وَحْیٌ مَتلُوٌّ قطعیّ یقینیّ ومَن شکّ فی قطعیته فهو کافر مردود عندنا ومن الفاسقین. والقرآن مخصوص بالقطعیة التامّة وله مرتبة فوق مرتبة کل کتاب وکل وحی ما مسّه أیدی الناس وأما

اور رہے ہمارے وہ عقائد کہ جن پر اللہ نے ہمیں مضبوطی سے قائم کیا ہے۔تو میرے بھائی تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ (ہمارا) ربّ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں اور اس پر بھی ایمان ہے کہ آنحضورؐ خاتم النبیین ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ فرقان حمید خدائے رحمٰن کی طرف سے ہے۔اور ہم ہر اس چیز کو جو فرقانِ (حمید) کے معارض ہے اور اس کے کھلے کھلے نشانات،محکمات اور اس کے بیان کردہ واقعات کے مخالف ہے قبول نہیں کرتے خواہ وہ معاملہ عقلی ہو یا اس کا تعلق اُن آثار سے ہو جسے اہل حدیث حدیث کے نام سے موسوم کرتے ہیں یا ان کا تعلق صحابہ یا تابعین کے اقوال سے ہو کیونکہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس کا تواتر لفظاً لفظاً ثابت شدہ ہے اور وہ قطعی یقینی وحی متلو ہے۔اور جو اس کی قطعیت میں شک کرے تو وہ ہمارے نزدیک کافر،مردود ہے اور فاسقوں میں سے ہے اور قرآن قطعیت تامہ سے مخصوص ہے اور اس کا مرتبہ ہر کتاب اور ہر وحی سے بالا ہے۔اس میں انسانی ہاتھوں کا دخل نہیں۔اور جو اس کے علاوہ کتب اور آثار ہیں تو انہیں اس

غيره من الكتب والآثار فلا يبلغ هذا المقام ومَن آثرَ غيره عليه فقد آثرَ الشك على اليقين.

وكم مِن فِرق الإسلام يُخالف بعضهم بعضا فى أخذ بعض الأحاديث أو تركهافالأحاديث التى يقبلها الشافعية لا يقبل أكثرها الحنفيةُ والتى يقبلها الحنفية لا يقبلها الشافعية وكذلك حال فِرق أُخرى من المسلمين. وكم من حديث ذكره الإمام البخارى فى صحيحه. وهو أصحُّ الكتب عند أهل الحديث بعد كتاب الله ولكن لا يقبل الفرقة الحنفية أكثر أحاديثه كحديث قراءة الفاتحة خلف الإمام والتأمينِ بالجَهر وغيره ولا يكونون إلى تلك الأحاديث من الملتفتين. ولكن ما كان لأحد أن يسمّيهم كافرين أو يحسبهم من الذين أضاعوا الصلاة ومن المبتدعين. ﴿٢٦﴾

مقام تک رسائی حاصل نہیں اور اگر کوئی شخص کسی اور کتاب کو قرآن پر مقدم کرے تو اس نے شک کو یقین پر مقدم کیا۔

اسلام کے کتنے ہی فرقے ہیں جو احادیث کو اخذ کرنے اور انہیں ترک کرنے میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ احادیث جنہیں شافعی قبول کرتے ہیں ان میں سے اکثر احادیث کو حنفی قبول نہیں کرتے اور جنہیں حنفی قبول کرتے ہیں انہیں شافعی قبول نہیں کرتے۔ اور یہی حال مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کا ہے اور کتنی ہی ایسی احادیث ہیں جن کا امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اور وہ اہلحدیث کے نزدیک اللہ کی کتاب کے بعد اصح الکتب ہے۔ لیکن حنفی فرقہ اس کی اکثر احادیث کو قبول نہیں کرتا جیسے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے اور آمین بالجہر پڑھنے والی حدیث وغیرہ۔ وہ ان احادیث کی طرف توجہ نہیں دیتے لیکن بایں ہمہ کسی کا یہ حق نہیں کہ وہ انہیں کافر قرار دے یا ان کے متعلق یہ خیال کرے کہ ان کی نماز ضائع ہوگئی اور یہ کہ وہ بدعتی ہیں۔

فالحق أن الأحاديث أكثرها آحادٌ ولو كانت في البخارى أو في غيره ولا يجب قبولها إلا بعدَ التحقيق والتنقيد و شهادةِ كتاب الله بأن لا يُخالفها في بيّناته ومُحكماته وبعدَ النظرِ إلى تعامُل القوم وعِدّة العاملين. فإذا كان الأمر كذلك فكيف يُكفَّرُ أحدٌ لترك حديثٍ يعارِض القرآنَ أو لأجل تأويلٍ يجعل الحديث مطابقًا بالقرآن ويُنجّي المسلمين من أيدى المعترضين؟ وكيف تكفِّرون المؤمن بالله ورسوله وكتابه لأجل حديث من الآحاد الذي يُحتمل فيه شائبة كذب الكاذبين؟

فانظر مثلا إلى مسألة وفاة المسيح عليه السلام فإنها قد ثبت ببيّنات كتاب الله المتواتر

پس حق یہ ہے کہ اکثر احادیث آحاد ہیں۔ خواہ وہ بخاری میں ہوں یا اس کے علاوہ کسی اور کتاب میں۔ ایسی (احادیث) کو تحقیق وتنقید اور کتاب اللہ کی اس شہادت کے بعد کہ وہ (احادیث) قرآنی بیّنات اور محکمات کے مخالف نہیں، انہیں قبول کرنا واجب ہے، نیز قوم کے تعامل اور عاملین کی کثرت کو دیکھنے کے بعد ہی ان (احادیث) کو قبول کیا جا سکتا ہے۔ پس جب صورتِ حال یہ ہے تو کسی شخص کی اس وجہ سے کہ اس نے قرآن سے معارض حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ یا اس تاویل کی وجہ سے جو حدیث کو قرآن کریم کے مطابق کر کے مسلمانوں کو معترضین کے ہاتھوں نجات دلا دے کیونکر کافر قرار دیا جا سکتا ہے۔ تم اللہ، اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان لانے والے کو اَحاد احادیث میں سے ایک ایسی حدیث کی وجہ سے کیسے کافر ٹھہرا سکتے ہو؟ جس میں کاذبوں کے کذب کی آمیزش کا احتمال بھی ہو۔

مثلاً آپ مسیح علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر نگاہ ڈالو کہ وہ کتاب اللہ متواتر صحیح کی بینات سے ثابت ہو چکی ہے اور ان کی وفات پر قریباً تمیں

الصحيح وتشهد على وفاته قريبًا من ثلاثين آية بالتصريح قد كتبناها فى كتابنا: ’’إزالة الأوهام‘‘ إفادةً للطالبين. فإن تذكرتَ بعد ذلک حديثًا دمشقيًّا الذى ذُكر فى ’’مسلم‘‘ فاعلم أنه فُسّر على ظاهره ولا شک أنه يُعارض الفرقان على تفسيره الظاهر ويُخالف بيّناته ويخالف أحاديث أُخرى قد ذكرناها فى ’’الإزالة‘‘ ولا يرضى مسلم أن يترک القرآن اليقينى القطعى بحديث واحد لا يبلغ إلى مرتبة اليقين. ولو فعلنا كذلک وآثرنا الآحاد على كتاب اللّٰه لفسد الدين وبطلت الملة ورُفع الأمان وتزلزل الإيمان واشتد علينا صولة الكافرين. نعم نؤمن بالقدر المشترک الذى لا يُخالف القرآن وهو أنه

آیتیں صراحت سے شہادت دے رہی ہیں جنہیں ہم نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں متلاشیان (حق) کے افادہ کے لئے تحریر کردیا ہے۔لیکن اس کے بعد بھی اگر تو دمشق والی اس حدیث کا تذکرہ کرے جو صحیح مسلم میں مذکور ہے تو جان لو کہ اس کی تفسیر ظاہر پر (قیاس کرتے ہوئے) کی گئی ہے۔اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ حدیث ظاہری تفسیر کے اعتبار سے قرآن کریم اور اس کے بیّنات کے معارض ہے نیز ان دوسری احادیث کے بھی مخالف ہے جن کا ذکر ہم ازالہ اوہام میں کر چکے ہیں ۔اور کوئی مسلمان اس پر راضی نہیں ہوگا کہ وہ قرآن کو جو یقینی اور قطعی ہے ایک ایسی حدیث کی خاطر چھوڑ دے جو مرتبہ یقین تک نہیں پہنچتی ، اگر ہم ایسا کریں اور اَحاد احادیث کو کتاب اللہ پر ترجیح دیں تو یقیناً دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا، شریعت باطل ہو جائے گی، امان اُٹھ جائے گا اور ایمان متزلزل ہو جائے گا اور کافروں کا ہم پر حملہ شدت اختیار کر جائے گا۔ہاں (یہ درست ہے) کہ ہم ہر اُس قدرِ مشترک پر ایمان رکھتے ہیں جو قرآن کے مخالف نہ ہو اور وہ یہ ہے کہ نصاریٰ

يجیء المسيح الموعود مجدّدًا علی رأس المائة عند غلبة النصاری علی ظهر الأرض ويخرج فی أرض أفسدوها وجعلوا مسلمی أهلها متنصّرين فيكسر صليبهم ويقتل خنازيرهم ويُدخل السعادة فی الباقين. وإن حاکَ فی صدرک شیء من لفظ نزولٍ عند منارة دمشق فقد أثبتنا أن النزول من السماء محال باطل لا يصدّقه الفرقان بل يكذّبه بقول مبين.

فإن كنت تؤمن بالفرقان وتؤثره علی غيره فآمِنْ بوفات المسيح وعدم نزوله من السماء كما تقرأ فی كلام رب العالمين. والعجب أن لفظ النزول من السماء لا يوجد فی حديثٍ وإن هو إلا فِرْية المفترين.

کے روئے زمین پر غلبہ کے وقت مسیح موعود صدی کے سر پر مجدد کی حیثیت سے آئے گا۔ اور ایسے خِطّہ ءِ زمین سے ظہور فرمائے گا جس میں نصاریٰ نے فساد برپا کیا ہوگا اور وہاں کے مسلمانوں کو عیسائی بنا لیا ہوگا۔ پس وہ (مسیح موعود) ان کی صلیب کو توڑے گا اور اُن کے سؤروں کو قتل کرے گا اور باقیوں میں سعادت کی (روح) داخل کرے گا اور اگر تیرے دل میں ''دمشق کے منارہ کے نزدیک نزول'' کے الفاظ سے کوئی خلش پیدا ہو تو ہم یہ (پہلے) ثابت کر چکے ہیں کہ آسمان سے نازل ہونا ایسا محال اور باطل (امر) ہے جس کی فرقانِ (حمید) تصدیق نہیں کرتا بلکہ کھلے لفظوں میں اس کی تکذیب کرتا ہے۔ ﴿۲۷﴾

پس اگر تو فرقانِ (حمید) پر ایمان رکھتا ہے اور اسے اس کے غیر پر ترجیح دیتا ہے تو پھر تو مسیح کی وفات پر اور اس کے آسمان سے عدمِ نزول پر بھی ایمان لا جیسا کہ تو ربّ العالمین کے کلام (قرآن) میں پڑھتا ہے۔ اور عجیب بات تو یہ ہے کہ ''آسمان سے نزول'' کے الفاظ کسی حدیث میں موجود نہیں اور یہ محض افتراء کرنے والوں کا

والأحاديث كلها قد اتفقت على أن المسيح الموعود من هذه الأمة فإن النبوة قد خُتِمَت وإن رسولنا خاتم النبيين.

والنزول في الحديث بمعنى نزول المسافر من مكان إلى مكان فإن النَزيل هو المسافر فلو سلم صحة الحديث فيثبت أن المسيح الموعود أو أحدٌ من خلفائه يسافر من أرض وينزل بدمشق في وقتٍ من الأوقات فلم يبكون الناس على لفظ دمشق؟ بل يثبت من لفظ النزول عند منارة دمشق أن وطن المسيح الموعود الذي يخرج فيه هو مُلكٌ آخر وإنما ينزل بدمشق بطريق المسافرين. هذا إذا سلّمنا الحديث بألفاظه وفيه كلام لأن الأحاديث من الظنيات إلا الحصة التي ثبتت من

جھوٹ ہے، تمام احادیث اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح موعود اس امت سے ہوگا۔ کیونکہ تشریعی نبوت تو ختم ہو چکی۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں۔

حدیث میں لفظ نزول، مسافر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر اترنے کے معنوں میں آیا ہے کیونکہ نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ پس اگر حدیث کی صحت کو تسلیم کیا جائے، تو اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مسیح موعود (خود) یا اُس کے خلفاء میں سے کوئی ایک اپنے وطن سے سفر کرے گا اور کسی وقت دمشق میں نزول فرما ہوگا۔ پھر (نہ جانے) کیوں یہ لوگ دمشق کے لفظ پر واویلا کرتے ہیں؟ بلکہ دمشق کے منارے کے پاس نزول کے الفاظ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا وہ وطن جس میں آپ کا ظہور ہوگا، کوئی دوسرا ملک ہے اور دمشق میں آپ محض مسافروں کی صورت میں نازل ہوں گے۔ یہ مفہوم تب لیا جائے گا۔ جب ہم حدیث کو اس کے الفاظ کے ساتھ تسلیم کریں اور یہ مفہوم محلِ نظر ہے کیونکہ احادیث ظنّیات میں سے ہیں سوائے اس حصہ کے جو مومنوں کے تعامل سے

تعامل المؤمنين.

ولو كانت الآثار المدونة فی البخاری وغيره من اليقينيات كالقرآن الكريم للزم مِن إنكارها الكفرُ كلزوم الكفر من إنكار آيات القرآن كما لا يخفى على الماهرين فی الشرع المتين. فحينئذٍ يلزم أن يكون المسلمون كلهم كافرين ويلزم أن لا ينجو من ورطة الكفر أحد من أكابر المسلمين وأصاغرهم بل من الأئمة السابقين المتقدمين؛ لأن ترک بعض الأحاديث وإنكار بعضها بلاءٌ عام أحاطت الفقهاء والأئمة والمحدثين أجمعين.

وَمع ذلک. إذا كان نبيّنا صلى الله عليه وسلم خاتم الأنبياء فلا شک أنه مَن آمنَ بنزول المسيح الذی هو نبی من بنی إسرائيل فقد كفَر بخاتم النبيين. فيا حسرة على قومٍ

ثابت ہو۔

اور اگر وہ روایات جو بخاری وغیرہ میں مدوّن ہیں وہ قرآن کریم کی طرح یقینی امور میں سے ہوتیں تو ان کے انکار سے اسی طرح کفر لازم آتا جیسے قرآنی آیات کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ جیسا کہ یہ امر شرعِ متین کے ماہرین پر مخفی نہیں تو ایسی صورت میں تمام مسلمانوں کا کافر ہونا لازم آتا اور یہ بھی لازم آتا کہ مسلمانوں کے بڑوں اور چھوٹوں بلکہ ائمہ سلف متقدمین میں سے کوئی بھی کفر کے گرداب سے محفوظ نہ رہے۔ کیونکہ بعض احادیث کو ترک کرنا اور کچھ دوسری احادیث کا انکار کرنا ایک ایسی عام مصیبت ہے جس نے تمام فقہاء، ائمہ اور محدثین کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔

﴿۲۸﴾ بایں ہمہ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں تو پھر اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص بھی اس مسیح کے نزول پر ایمان لاتا ہے جو بنی اسرائیل کا نبی ہے تو اُس نے خاتم النبیین کا انکار کیا۔ سو ایسے لوگوں پر افسوس جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم، رسول اللہ (ﷺ) کی وفات

يقولون إن المسيح عيسى بن مريم نازلٌ بعد وفاة رسول اللّٰه ويقولون إنه يجيء وينسخ من بعض أحكام الفرقان ويزيد عليها وينزل عليه الوحى أربعين سنة وهو خاتم المرسلين. وقد قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: ”لا نبى بعدى“ وسمّاه اللّٰه تعالى خاتم الأنبياء فمِن أين يظهر نبى بعده؟ ألا تتفكرون يا معشر المسلمين؟ تتبعون الأوهام ظلما وزورًا وتتخذون القرآن مهجورًا وصرتم من البطّالين.

وإنّا نؤمن بملائكة اللّٰه ومقاماتهم وصفوفهم ونؤمن أن نزولهم كنزول الأنوار لا كترحُّل الإنسان من الديار إلى الديار لا يبرحون مقاماتهم ومع ذلك كانوا نازلين وصاعدين. وهم جند اللّٰه

کے بعد نازل ہوں گے۔ نیز وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ آ کر فرقانِ (حمید) کے بعض احکام منسوخ کر دیں گے اور ان (احکام) پر اضافہ بھی کریں گے اور یہ کہ اُن پر چالیس سال وحی نازل ہو گی اور وہ خاتم المرسلین ہوں گے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے۔ تو پھر (بتاؤ کہ) ان کے بعد نبی کہاں سے ظاہر ہوگا؟ اے مسلمانوں کی جماعت! تم کیوں غور نہیں کرتے؟ تم ظلم اور جھوٹ کی راہ سے اوہام کی پیروی کرتے ہو اور قرآن کو بالکل متروک اور مہجور بنا رہے ہو اور خود باطل پرست بن رہے ہو۔

ہم اللہ کے فرشتوں پر اور اُن کے مقامات اور صف در صف ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ ان کا نزول انوار کے نزول کی طرح ہوتا ہے۔ نہ کہ انسان کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کوچ کر جانے کی مانند۔ وہ اپنی مقررہ جگہوں کو نہیں چھوڑتے۔ بایں ہمہ وہ نزول بھی کرتے ہیں اور صعود بھی۔ وہ اللہ کے لشکر اور آسمانوں کے مکیں

وجِیرةُ السماوات و خلطاؤها لا یُفارقون مقاماتهم وإنْ منهم إلا له مقام معلوم یفعلون ما یؤمرون ولا یشغلهم شأن عن شأن ویؤدّون طاعة رب العالمین.

ولو کان مدار انصرام مهماتهم تباعُدَهم من مقاماتهم لما جاز أن تُتوفَّی الأنفس فی آنٍ واحد بل وجب أن لا یموت میّت فی المشرق فی الآن الذی قدّر اللّٰه له قبل أن یفرغ مَلَکُ الموت مِن قبض نفس رجلٍ فی المغرب الذی هو شریک بالمائت الأوّل فی الآن المذکور وقبل أن یرحل إلی المشرق، وإنْ هذا إلا کذب مبین. إنما أمرهم إذا أرادوا شیئا بِحُکمِ اللّٰه أن یقولوا له کن فیکون وما کان لهم أن

اور ان کے ہمنشیں ہیں۔وہ اپنے مقامات سے الگ نہیں ہوتے اور ان میں سے ہر ایک کا ایک مقررہ مقام ہے۔ وہ وہی کچھ کرتے ہیں کہ جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ان کا ایک کام دوسرے کام میں مخل نہیں ہوتا اور وہ رب العالمین کی اطاعت گزاری کرتے ہیں۔

اور اگر فرشتوں کو اپنی مہمات کے انتظام و انصرام کے لئے اپنے مقامات سے جدا ہونا ہوتا تو بہت سے لوگوں کا بیک وقت وفات پانا ممکن نہ ہوتا۔ بلکہ یہ لازم ٹھہرتا کہ مشرق میں مرنے والا کوئی شخص اُس گھڑی میں جو اللہ نے اُس کے لئے مقدر کی ہوئی تھی اس وقت تک نہ مرتا جب تک کہ ملک الموت مغرب میں کسی اور ایسے ہی شخص کی روح قبض کرنے سے فارغ نہ ہوجاتا جو پہلے مرنے والے شخص کا اسی مذکور گھڑی میں شریک تھا۔اور پھر مشرق کی طرف سفر کر کے وہاں نہ پہنچتا۔ اور یہ صریح جھوٹ ہے۔ان (فرشتوں) کا تو بس یہی کام ہے کہ جب وہ اللہ کے حکم سے کسی امر کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اُسے کہتے ہیں کہ ہوجا،تو وہ ہو کر رہتا ہے۔ انہیں نازل ہونے کے لئے جان

ینــــزلوا بشِقّ الأنفس وصرف الـوقـت ونقل الخطوات وتركِ مكان كسكّان الأرضين.

ونـؤمـن بـأن حشر الأجسـاد حـق والـجـنة حـق والـنـار حق و ﴿۲۹﴾
كـل مـا جاء في القرآن حق وكلّ مـا عـلّـمَـنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حق وهو خير الأنبياء وختم المرسلين. ومن عزا إلينا مـا يُخـالف الشـرع والفرقـان مثقال ذرة فـقـد افتـرى عـلينا وأتـى ببهتـان صريح كالمفترين. ألا إنّــا بــريـئـون مـن كـل أمرٍ يُـنـافـي قـول رسـولـنا صلى الله عـلـيــه وسـلـم وإنّـا مـؤمـنـون بـجـمـيـع أمـورٍ أخبر بهـا سيّدنـا ونبيُّـنـا وإن لـم نـعـلـم حقيقتهـا أو نُودَع معارفها بإلهام مبين.

وإنّـا بـريـئون من كل حقيقة لا يشهـدهـا الشـرع واعتـصمنا

کو جوکھوں میں ڈالنے، وقت خرچ کرنے، بھاگ دَوڑ کرنے اور زمین پر بسنے والے لوگوں کی طرح جگہ چھوڑنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

اور ہمارا ایمان ہے کہ حشرِ اجساد برحق ہے۔ جنت برحق اور دوزخ برحق ہے اور جو کچھ قرآن میں وارد ہے وہ سب کا سب برحق ہے۔ اور جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے وہ سب برحق ہے۔ اور آپؐ خیر الانبیاء اور ختم المرسلین ہیں۔ اور جو کوئی ہماری طرف ایسی چیز منسوب کرتا ہے جو ذرہ بھر بھی شریعت اور فرقانِ حمید کے خلاف ہے تو یقیناً اس نے ہم پر افترا باندھا اور مفتریوں کی طرح کھلا کھلا جھوٹا الزام لگایا۔ سنو کہ ہم ہر اُس اَمر سے بیزار ہیں جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے منافی ہو۔ اور ہمارا ان جملہ امور پر ایمان ہے جو ہمارے سیّد و مولیٰ اور ہمارے نبیؐ نے ہمیں بتائے خواہ ہم ان امور کی حقیقت کو نہ بھی جانتے ہوں یا اُن کے معارف واضح الہام کے ذریعے ہمیں ودیعت کئے گئے ہوں۔

ہم ہر اُس حقیقت سے بیزار ہیں جس کی شریعت گواہی نہ دے۔ اور ہم نے اللہ کی رسّی کو

بحبل الله بجميع قلبنا وجميع قوتنا وجميع فهمنا وأسلمنا الوجهَ لک ربَّنا فاجعلْنا من المحسنين. ربنا أفرِغ علينا صبرًا على ما نُؤذَى وتوفَّنا مسلمين. وما أُفَضِّلُ روحي على أرواح إخواني ولكن الله قد منَّ عليَّ وجعلني من المنعمين. فمن آلائه أنه أنعم عليَّ بالمكالمات والمخاطبات وعلّمني من أسرارٍ ما كنت أن أعلمها لو لا أن يعلّمني الله وجعلني للأنبياء من الوارثين . ومِن آلائه عليَّ أنه وجد قوم النصارى يفسدون في الأرض ويتّخذون العبد إلٰهًا بغير الحق ويُضلّون عباد اللّٰه فبعثني لأكسر صليبهم وأمزّق بعيدهم وقريبهم وأَجُذّ هامَ المجرمين.

ومن آلائه أنه آتاني آياتٍ

دل و جان سے اور اپنی پوری قوت سے اور اپنے پورے فہم و فراست سے مضبوطی کے ساتھ تھام لیا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ کو کلیۃً تیری سپردگی میں دے دیا ہے پس تو ہمیں محسنین میں شامل فرما! اے ہمارے رب! جو تکالیف ہمیں دی جاتی ہے تو ہمیں اس پر کامل صبر عطا کر اور مسلمان ہونے کی حالت میں ہمیں وفات دے۔ میں اپنی روح کو اپنے بھائیوں کی روحوں پر فضیلت نہیں دیتا۔ ہاں اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا اور مجھے انعام یافتہ لوگوں میں سے بنایا۔ پس اس کے احسانوں میں سے یہ ہے کہ اس نے مجھ پر مکالمات و مخاطبات کا انعام فرمایا اور ایسے ایسے اسرار کا علم عطا کیا کہ اگر خود اللہ ان (اسرار) کا مجھے علم عطا نہ کرتا تو مجھے کبھی ان کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اسی نے مجھے انبیاء کا وارث بنایا۔ نیز یہ بھی اس کا مجھ پر احسان ہے کہ (جب) اُس نے نصاریٰ کی قوم کو زمین میں فساد کرتے ہوئے اور ایک عاجز بندے کو ناحق خدا بنا کر اللہ کے بندوں کو گمراہ کرتے ہوئے پایا تو اُس نے اُن کی صلیبوں کو توڑنے اور ان کے دور و نزدیک کے لوگوں کو پارہ پارہ کرنے اور مجرموں کی کھوپڑیاں توڑنے کے لئے مجھے مبعوث فرمایا۔

اور اُس کے منجملہ احسانات میں سے یہ بھی ہے

مــن الســمــاء وأتــمّ الــحــجّة عــلــى الأعــداء وخــجَّــل كــل بــخــيــل وضــنــيــن. فــوعِــزّتِــه وجــلالِــه إنــى عــلــى حق مبين. وتــرى كــالــوابــل آيــاتِ صدقى إن تــصــاحــبــنــى كــالــطــالبين. ووالــلّٰــه ثــم تــالــلّٰــه إن جــاء نــى أحــد عــلــى قــدم الــصــدق والــطــلــب لــرأى شيئا من آيات ربــى إلــى أربــعــين. وأكــفَــرَنــى الــحــســداء قبل أن يــبــارونــى لــلــنــضــال ويــتــوازنــوا فى الكمال ويــتــحــاذوا فــى الــفــعال وعيّرونى طــاغــيــن. ولــمّــا رأوا الآيــات قــالــوا إنْ هــذا إلا ســحــرٌ مبيــن أو جَــفْــرٌ ونــجــومٌ فــمشوا خبطَ عشواءَ وكــانــوا قــومًــا عمين. أشــرقــت الشــمــس ومــا كــان مــعــهــا غــيــمٌ ولــكــن لا يــنــفــع الــعُــمْــىَ نــورٌ ولا ضــوء

کہ اُس نے مجھے آسمانی نشانات دیئے اور دشمنوں پر حجت تمام کی اور (یوں) ہر بخیل اور کنجوس کو شرمندہ کیا۔ پس اُس کی عزت اور جلال کی قسم! یقیناً میں واضح حق پر ہوں۔ اور اگر تو متلاشیان حق کی طرح میری مصاحبت اختیار کرے تو تُو میری سچائی کے نشان موسلا دھار بارش کی طرح دیکھے گا۔ بخدا ہاں بخدا۔ اگر کوئی شخص صدق نیت اور طلبِ حق کی راہ سے میرے پاس آئے تو وہ چالیس دن تک میرے رب کے نشانوں میں سے کوئی نشان ضرور دیکھ لے گا۔ افسوس حاسدوں نے میری تکفیر کی قبل اس کے کہ مقابلے کے لئے میدان میں اترتے اور کمال میں میرا مقابلہ کرتے اور اچھے افعال میں میری برابری کرتے مگر انہوں نے سرکشی کرتے ہوئے میری عیب چینی کی۔ اور جب انہوں نے نشانات دیکھے تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو یا علمِ جفر و نجوم ہے۔ پھر وہ بے سوچے سمجھے اندھا دھند چلنے لگے اور فی الواقعہ وہ اندھے لوگ ہیں۔ سورج اپنی پوری تابانی سے چمکا اور اُس کے ساتھ کوئی بادل نہ تھا۔ لیکن اندھوں کو نہ تو کوئی نُور فائدہ دے سکتا ہے اور نہ کوئی روشنی۔

واستخلصهم الشيطان لنفسه فهو لهم قرين.

يآ أخي تحسبني كافرًا وإني مؤمنٌ موحِّدٌ أتبع رسولي وسيدي صلى اللّٰه عليه وسلم وجعلني اللّٰه وارثًا لعلومه وباعِه وبَعاعِه وأرجو أن يشيّع نعشي في اتّباعه ومع ذلك أخضع لك بالكلام وأستنزل منك رفق الكرام فلا تغلُظْ عليَّ ولا تُشمِتْ بي الكُفّارَ ولا تُرِني النارَ ولا تسلُلْ سيفك البتّارَ والمؤمن هَيِّنٌ لَيِّنٌ والصالحون يحملون أوزار إخوانهم ويسارعون إلى تسلية قلوبهم وتسرية كروبهم ولا يريدون أن يقتلوهم تقتيلًا وأن يجعلوهم عضين.

والاختلاف في فِرق الإسلام

شیطان نے اِن لوگوں کو اپنے لئے خالص کرلیا ہے اور وہ ان کا ساتھی ہے۔

﴿۳۰﴾ اے میرے بھائی! تو مجھے کافر خیال کرتا ہے حالانکہ میں موحد مومن ہوں۔ میں اپنے رسول اور سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوں۔ اللہ نے مجھے آپؐ کے علوم، اخلاق و عادات اور روحانی متاع کا وارث بنایا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرا جنازہ بھی آنحضورؐ کی متابعت میں اٹھے گا۔ بایں ہمہ میں تیرے ساتھ بات کرنے میں نرمی اختیار کرتا ہوں اور تجھ سے بھی باعزت لوگوں جیسے رفق کی امید رکھتا ہوں۔ لہٰذا تو مجھ سے درشتگی سے پیش نہ آ اور کافروں کو مجھ پر ہنسی کا موقع نہ دے اور مجھے آگ نہ دکھا۔ اور اپنی تیغِ بّراں نہ سونت۔ مومن تو حلیم اور نرم خو ہوتا ہے اور نیک لوگ اپنے بھائیوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور اُن کے دلوں کو تسلی دینے کے لئے اور اُن کے ہمّ و غم غلط کرنے کے لئے تیزی سے آگے آتے ہیں اور انہیں قتل کرنا بالکل نہیں چاہتے اور نہ وہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔

اسلامی فرقوں میں بہت سے اختلافات ہیں۔

كثيـرة ولكن لا تنهضُ فرقة لقتل فـرقة وقـد قـال رسول اللّٰه صلى اللّٰـه عليـه وسلم : إن اختلاف أمّتـى رحـمة. فـأَطْفِءْ يـا أخـى نـارَك وأَغْـمِـدْ بتّـارَك واقتـدِ بسـنـن الـصـالـحين. لِـمَ تـؤذى مـن يحبُّ خيـر الـورٰى؟ أَتَسُـرُّ بـه روحَ الـمـصـطفٰى؟ أو تُـرضـى بـه ربَّـنـا الأعـلـى؟ فـاعلم أن اللّٰه ورسـولـه بـريّـانِ مـن الـذيـن يُعـادون أولـيـاء هـمـا فإن كنت تـرجـو شـفـاعة رسـولـنا فلا تؤذ الـمـحبّـيـن الـمصافين واتق اللّٰه ثـم اتـق الـلّٰـه ثـم اتق اللّٰه ليغفر ذنـوبـك ويُـحِـلَّـك مـقـعـد المنعَمين. أيها الإنسان الضعيف الـمـحتـاج إنّ مَـقْـتَ اللّٰـه أكبر مـن مـقتك فـخَفْ فـأسـه وكن من المرتعشين.

لیکن کوئی فرقہ دوسرے فرقے کو قتل کرنے کے لئے نہیں اُٹھتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے اس لئے اے بھائی! اپنی آتشِ غیظ وغضب کو بجھا اور اپنی تیغِ برّاں کو نیام میں رکھ اور جو طریق صالحین کے ہیں انہیں اختیار کر۔ تو ایسے شخص کو جو خیرالوریٰ ﷺ کا عاشق ہے کیوں اذیت دیتا ہے؟ کیا تو محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح کو خوش کر رہا ہے؟ یا اس سے ہمارے رب اعلیٰ کو راضی کر رہا ہے؟ سو یاد رکھ کہ اللہ اور اُس کا رسول ایسے لوگوں سے بیزار ہیں جو ان کے اولیاء سے عداوت رکھتے ہیں۔ اگر تو ہمارے رسول کی شفاعت کا آرزومند ہے تو پُرخلوص محبت کرنے والوں کو دکھ نہ دے۔ اللہ سے ڈر (میں پھر کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈر، (پھر کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈر تا کہ وہ تیرے گناہ بخشے اور تجھے انعام یافتہ لوگوں کی مسند پر بٹھائے۔ اے محتاج و ناتواں انسان! یقیناً اللہ کی ناراضگی تیری ناراضگی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ پس اس کی کلہاڑی سے ڈر اور لرزاں وترساں لوگوں میں شامل ہوجا۔

هَدَاکَ اللّٰهُ هَلْ قَتْلِیْ یُبَاحُ وَ هَلْ مِثْلِیْ یُدَمَّرُ اَوْ یُجَاحُ

اللہ تجھے ہدایت دے۔ کیا میرا قتل جائز ہے؟ اور کیا میرے جیسا شخص ہلاک اور تباہ کیا جائے گا؟

وَ هَلْ فِیْ مَذْهَبِ الْاِسْلَامِ اَنِّیْ أَرٰی خِزْیًا وَّلَمْ یَثْبُتْ جُنَاحُ

اور کیا مذہب اسلام میں ایسا ہے کہ میں رسوائی پاؤں جب کہ گناہ بھی ثابت نہ ہوا ہو؟

وَ صِدْقِیْ بَیِّنٌ لِلنَّاظِرِیْنَا کِتَابُ اللّٰهِ یَشْهَدُ وَ الصِّحَاحُ

اور میری سچائی دیکھنے والوں کے لئے واضح ہے۔ اللہ کی کتاب بھی گواہی دیتی ہے اور حدیث کی مستند صحاح کی کتابیں بھی۔

وَ مَا کَانَ الْاَذٰی خُلْقَ الْکِرَامِ وَ لٰکِنْ هٰکَذَا هَبَّتْ رِیَاحُ

اور دکھ دینا شریفوں کی عادت نہیں لیکن اسی طرح سے ہوائیں چل پڑی ہیں۔

وَ اِنَّ الْحُرَّ یَفْهَمُ قَوْلَ حُرٍّ وَ تَشْفِیْ صَدْرَهُ الْکَلِمُ الْفِصَاحُ

اور بے شک شریف آدمی شریف کی بات کو سمجھ جاتا ہے اور فصیح کلمات اس کے سینے کو شفا دے دیتے ہیں۔

وَ لَا اَخْشَی الْعِدَا فِیْ سُبُلِ رَبِّیْ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ بَدَاحُ

اور میں اپنے رب کی راہوں میں دشمنوں سے نہیں ڈرتا اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ نہایت وسیع۔

لَنَا عِنْدَ الْمَصَائِبِ یَاحَبِیْبِیْ! رِضَاءٌ ثُمَّ ذَوْقٌ وَ ارْتِیَاحُ

اے میرے پیارے! ہمیں مصائب کے وقت (پہلے) تسلیم و رضا، پھر ذوق اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔

فَلَا تَقْفُ الْهَوٰی وَانْظُرْ مَاٰلِیْ وَ رَبِّیْ اِنَّهٗ نُصْحٌ قُرَاحُ ﴿۳۱﴾

تُو خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے نہ پڑ اور میرے انجام کو دیکھ اور میرے رب کی قسم! یقیناً یہ خالص خیر خواہی ہے۔

وَ مِنْ عَجَبٍ اُشَرِّفُکُمْ وَ اَدْعُو وَ مِنْکَ الْمَشْرَفِیَّۃُ وَ الرِّمَاحُ

اور یہ عجیب بات ہے کہ میں تمہاری عزت کرتا ہوں اور تمہیں دعوت دیتا ہوں اور تیری طرف سے تلواریں اور نیزے (دکھائے جاتے) ہیں۔

وَ بَلْدَتُکُمْ حَدِیْقَۃُ کُلِّ خَیْرٍ فَمِنْکُمْ سَیِّدِیْ یُرْجَی الصَّلَاحُ

اورتمہاراشہر(بغداد) تو ہرخیر کا باغیچہ ہے۔اے جناب! تم سے تو بہتری کی امید کی جاتی ہے۔

کَمِثْلِکَ سَیِّدٌ یُوْذِیْنِ عَجَبٌ وَ فِیْ بَغْدَادَ خَیْرَاتٌ کِفَاحُ

تیرے جیسا سردار مجھے ایذا دے تو تعجب ہے حالانکہ بغداد میں جوق در جوق بھلائیاں موجود ہیں۔

أَرٰی یَاحِبِّ! تَذْکُرُنِیْ بِسَبٍّ فَمَا هٰذَا ؟ وَ سِیْرَتُکُمْ سَمَاحُ

اے میرے دوست! میں دیکھتا ہوں کہ تو مجھے گالیوں سے یاد کرتا ہے۔ یہ کیسا خُلق ہے حالانکہ تمہاری سیرت تو درگزر کرنے کی ہے۔

أَخَذْنَا کُلَّ مَا اَعْطَیْتَ تُحَفًا وَصَافَیْنَا وَ زَادَ الْاِنْشِرَاحُ

جو کچھ تو نے دیا اسے ہم نے تحفے کے طور پر لے لیا ہے اور ہم نے دوستی کرنا چاہی اور انشراح صدر بڑھ گیا۔

فَخُذْ مِنِّیْ جَوَابِیْ کَالْهَدَایَا وَ لٰکِنْ کَانَ مِنْکَ الْاِفْتِتَاحُ

سو لے مجھ سے میرا جواب تحفوں کے طور پر ہی۔لیکن ابتدا تیری طرف سے ہی ہوئی ہے۔

اِذَا اعْتَلَقَتْ اَظَافِیْرِیْ بِخَصْمٍ فَمَرْجِعُهٗ نَکَالٌ اَوْطَلَاحُ

جب میرے ناخن کسی دشمن کے جسم میں گڑ جاتے ہیں تو اس کا انجام عبرت ناک سزا اور خرابی ہوتا ہے۔

وَ اِنْ وَّافَیْتَنِیْ حُبًّا وَسِلْمًا فَلِلزُّوَّارِ بُشْرٰی وَ النَّجَاحُ

اور اگر تو محبت اور صلح سے میرے پاس آئے تو زائرین کے لئے بشارت اور کامیابی ہے۔

وَ اِنْ لَّمْ تَقْرُبَنْ اَنْهَارَ مَاءٍ فَلَا تُعْطِيْکَ مِنْ مَّاءٍ رِيَاحُ
اور اگر تو پانی کی نہروں کے قریب نہ جائے تو ہوائیں تجھے کچھ بھی پانی نہیں دیں گی۔

وَ رَشْحُ الصَّلْدِ سَهْلٌ عِنْدَ جُهْدٍ وَ يُوْبِقُکُمْ قُعُوْدٌ وَ انْسِطَاحُ
اور کوشش کرنے پر چٹان کا ٹپک پڑنا تو آسان ہے اور کم ہمتی اور زمین سے لگے رہنا تمہیں ہلاک کر رہا ہے۔

وَ مَا نَالُوْکَ نُصْحًا يَا حَبِيْبِيْ وَ جَاهَدْنَا لِيَرْتَبِطَ النِّصَاحُ
اور اے میرے دوست! ہم تیری خیر خواہی میں کمی نہیں کرتے اور ہم نے تو کوشش کی ہے کہ خیر خواہی کے تعلقات مضبوط ہوں۔

وَ نُصْحِيْ خَالِصٌ لَا نَوْعُ هَزْلٍ وَجِدٌّ لَا يُخَالِطُهُ الْمُزَاحُ
اور میری خیر خواہی خالص ہے بیہودہ قسم کی نہیں اور سنجیدہ ہے جس میں کوئی ہنسی مذاق شامل نہیں۔

فَيَا حِبِّیْ! تَفَکَّرْ فِيْ کَلَامِيْ فَاِنَّ الْفِکْرَ لِلتَّقْوٰی وُشَاحُ
سوائے میرے دوست! میرے کلام میں سوچ سے کام لے کیونکہ غور و فکر تو تقویٰ کا مزیّن ہار ہے۔

وَلِيْ وَجْدٌ لِقَوْمِيْ فَوْقَ وَجْدٍ وَ مَا وَجْدُ الثَّوَاکِلِ وَ النِّيَاحُ
اور مجھے درد ہے اپنی قوم کے لئے ہر درد سے بڑا۔ اور ان عورتوں کے درد کو جن کے بچے مر جائیں اور ان کے رونے چلّانے کو میرے درد سے کیا نسبت۔

اِلَيْکُمْ يَا اُولِيْ مَجْدٍ اِلَيْکُمْ وَ اِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا فَالْوَقْتُ لَاحُ
باز آجاؤ اے بزرگو! باز آجاؤ۔ اگر تم باز نہ آؤ تو وقت ملامت کرے گا۔

وَلِيْ قَدْرٌ عَظِيْمٌ عِنْدَ رَبِّيْ وَ سُئْلِيْ لَا يُرَدُّ وَ لَا يُزَاحُ
اور میرے رب کے حضور میرا بڑا مرتبہ ہے اور میری دعا ردّ نہیں کی جاتی اور نہ ہی ٹالی جاتی ہے۔

وَمِثْلِیْ حِیْنَ یَبْکِیْ فِیْ دُعَاءٍ فَیَسْعٰی نَحْوَہٗ فَضْلٌ مُّتَاحُ

اور میرے جیسا آدمی جب دعا میں روتا ہے تو اس کی طرف فضل مقدّر دوڑ کر آتا ہے۔

وَ کَادَتْ تَلْمَعَنْ اَنْوَارُ شَمْسِیْ فَیَتْبَعُھَا الْوَرٰی اِلَّا الْوَقَاحُ

اور قریب ہے کہ میرے سورج کے انوار چمکیں اور پھر سوائے بے شرم کے سارا جہان ان کے پیچھے چلے گا۔

وَ یَاْتِیْ یَوْمُ رَبِّیْ مِثْلَ بَرْقٍ فَلَا تَبْقَی الْکِلَابُ وَلَا النُّبَاحُ ﴿۳۲﴾

اور میرے رب کا دن بجلی کی طرح آئے گا۔ پس نہ کتے باقی رہیں گے نہ ہی ان کا بھونکنا۔

وَ لِیْ مِنْ لُطْفِ رَبِّیْ کُلَّ یَوْمٍ مَرَاتِبُ ' لِلْعِدَا فِیْھَا افْتِضَاحُ

اور میرے لئے اپنے رب کی مہربانی سے ہر روز ایسے مدارج ہیں کہ دشمنوں کے لئے ان میں رُسوائی ہی رُسوائی ہے۔

وَ نُوْرٌ کَامِلٌ کَالْبَدْرِ تَامٌّ وَ وَجْہٌ یَّسْتَنِیْرُ وَلَا یُلَاحُ

اور مجھے چودھویں کے چاند کی طرح کامل نور حاصل ہے اور ایسا چہرہ حاصل ہے جو چمکتا ہے اور متغیر نہیں کیا جا سکتا۔

وَ نَحْنُ الْیَوْمَ نُسْقٰی مِنْ غَبُوْقٍ وَ بَعْدَ اللَّیْلِ عِیْدٌ وَّ اصْطِبَاحُ

اور آج تو ہم شام کی شراب (معرفت) پی رہے ہیں۔ اور رات گزر جانے کے بعد عید ہوگی اور پھر صبح کی شراب۔

وَ اَعْطَانِی الْمُھَیْمِنُ کُلَّ نُوْرٍ وَلِیْ مِنْ فَضْلِہٖ رَوْحٌ وَّ رَاحُ

اورخدائے مُہَیمن نے مجھے ہر ایک نور عطا کیا ہے اور مجھے اس کے فضل سے راحت اور آسائش حاصل ہے۔

أَتَقْتُلُنِی بِغَیْرِ ثُبُوتِ جُرْمٍ فَقُلْ مَایَصْدُرَنْ مِنِّی جُنَاحُ

کیا تو مجھے ثبوتِ جرم کے بغیر قتل کرے گا؟ سو بتا تو سہی مجھ سے کون سا گناہ صادر ہو رہا ہے؟

قَتَلْنَا الْکَافِرِیْنَ بِسَیْفِ حُجَجٍ فَلَا یُرْجٰی لِقَاتِلِنَا فَلَاحُ

ہم نے کافروں کو دلائل کی تلوار سے قتل کر دیا ہے۔ پس ہمارے قتل کا ارادہ
کرنے والے کے لئے کوئی کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی۔

وَ لَیْسَ لَنَا سِوَی الْبَارِیْ مَلَاذٌ وَ لَا تُرْسٌ یَّصُوْنُ وَلَا السِّلَاحُ

اور ہمارے لئے خدا کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی
ڈھال ہے جو بچائے اور نہ ہتھیار۔

أَتَعْلَمُ کَیْفَ یَسْفَعُ بِالنَّوَاصِیْ مَلِیْکٌ لَّا یُنَاوِحُهُ الطِّمَاحُ

کیا تو جانتا ہے کس طرح کھینچے گا پیشانیوں سے پکڑ کر وہ بادشاہ جس کے مقابل تکبّر نہیں ٹھہر سکتا۔

یَهُدُّ الرَّبُّ ذِرْوَةَ کُلِّ طَوْدٍ وَ تَتْبَعُهُ الْاَسِنَّةُ وَالصِّفَاحُ

ربّ ہر ٹیلے کی چوٹی کو ڈھا دے گا اور نیزے اور تلواریں اس کے پیچھے آئیں گے۔

أَتَقْتُلُنِیْ بِسَیْفٍ یَا خَصِیْمِیْ وَ قَتْلِیْ عِنْدَکُمْ أَمْرٌ مُّبَاحُ

اے میرے دشمن! کیا تو مجھے تلوار سے قتل کرتا ہے؟ اور میرا قتل تمہارے نزدیک ایک جائز امر ہے۔

وَ قَدْ مِتْنَا بِسَیْفٍ مِنْ حَبِیْبٍ عَلٰی ذَرَّاتِنَا تَسْفِی الرِّیَاحُ

حالانکہ ہم تو (پہلے ہی) محبوب کی ایک تلوار سے مر چکے ہیں اور ہمارے
ذرّات پر ہوائیں چل رہی ہیں۔

وَ أَیْنَ سُیُوْفُکُمْ؟ یَا شَیْخَ قَوْمٍ! وَحَلَّ بَقَاعَکُمْ حِزْبٌ شِحَاحُ

اے شیخِ قوم! تمہاری تلواریں کہاں ہیں اور حالانکہ تمہارے صحنوں میں ایک حریص گروہ اُتر چکا ہے۔

وَ صَالَ الْحِزْبُ وَ اخْتَلَسُوْا كَذِئْبٍ وَ لَمْ يَكُ أَمْرُهُمْ اِلَّا اكْتِسَاحُ

اور اس گروہ نے حملہ کر دیا ہے اور وہ بھیڑیئے کی طرح جھپٹ پڑے ہیں اور نہیں تھا ان کا کام مگر سب کچھ لوٹ لینا۔

وَ قَدْ صُبَّتْ عَلَيْكُمْ كُلُّ رُزْءٍ فَمَا فِيْ بَيْتِكُمْ اِلَّا الرَّدَاحُ

اور تم پر ہر مصیبت ڈالی گئی ہے۔ پس تمہارے گھروں میں سوائے ظلمت کے کچھ باقی نہیں رہا۔

وَ كَمْ مِّنْ مُّسْلِمٍ ذَابُوْا بِجُوْعٍ وَ عَاشُوْا جَائِعِيْنَ وَمَا اسْتَرَاحُوْا

اور کتنے ہی مسلمان بھوک سے پگھل گئے اور بھوکے ہی رہے اور راحت نہ پائی۔

وَ بَحْرُ الْعِلْمِ يَعْرِفُ مَوْجَ بَحْرِيْ وَ لٰكِنْ عِنْدَكُمْ مَّاءٌ وَّجَاحُ

اور علم کا سمندر ہی میرے سمندر کی موج کو پہچانتا ہے لیکن تمہارے پاس تو صرف سطحی پانی ہے۔

نَظَمْتُ قَصِيْدَتِيْ مِنْ إِرْتِجَالٍ وَ أَيْنَ الْفَضْلُ لَوْلَا الْإِقْتِرَاحُ

میں نے اپنا قصیدہ فی البدیہ نظم کیا ہے اور اگر فی البدیہ کہنا نہ ہوتا تو فضیلت کیسے ہوسکتی تھی۔

فَخُذْ مِنِّيْ بِعَفْوٍ كَالْكِرَامِ وَ دُوْنَكَ مَاهُوَا لْحَقُّ الصُّرَاحُ

پس اسے مجھ سے عفو کے ساتھ شریفوں کی طرح لے لے اور جو کھلی سچائی ہے اسے حاصل کر۔

وَ إِنْ بَارَزْتَنِيْ مِنْ بَعْدِ نُصْحِيْ فَتَعْلَمُ أَنَّنِيْ بَطَلٌ شَنَاحُ ﴿۳۳﴾

اور اگر تو میری نصیحت کے بعد بھی مجھ سے مقابلہ کرے تو تُو جان لے گا کہ یقیناً میں بہادر جوانمرد ہوں۔

يا أخي حفظك الله! إني قد كتبت هذا المكتوب ترحّمًا على حالك وإصلاحًا لخيالك فاستشِفَّ لآلِيَه وَالْمَحِ السرّ المودَع فيه وقد أسمع أن أخلاقك تُحَبُّ وبِعَقْوَتِك يُلَبُّ وأنت باذلٌ خِرْقٌ ذو سماحةٍ وفتوّة من المحسنين. فلا أظن فيك أن تَرِدَ موردَ مأثمة وتَقِفَ موقفَ مندمة وتتَّبِعَ سبلَ تبعةٍ ومعتبةٍ بل أظن أن تميل إلى معذرةٍ عن بادرة. و ظنّي فيك جليل فحَقِّقْ حسن ظنّي واتق اللّٰه إنّي أراك مِن وُلْدِ الصالحين.

وإن كنت في شك مما كتبنا في كُتُبِنا فأيُّ حرج عليك

اَے میرے بھائی! اللہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ میں نے آپ کو یہ مکتوب آپ کی حالت پر رحم کرتے ہوئے اور آپ کے نظریہ کی اصلاح کی خاطر رقم کیا ہے۔ لہٰذا آپ اس (مکتوب) کے موتیوں پر غور کریں اور اس میں مضمر اسرار و رموز پر نگاہ کریں۔ میں سنتا ہوں کہ آپ کے اخلاق پسندیدہ ہیں اور آپ کے آنگن میں بسیرا کیا جاتا ہے اور آپ تجربہ کار، فیّاض، سخی اور احسان کرنے والوں میں سے ایک مرد جوان ہیں۔ آپ کے بارے میں مَیں نہیں سمجھتا کہ آپ گناہ کے گھاٹ پر اتریں گے اور ندامت کے موقف پر کھڑے ہوں گے۔ اور گناہ اور خدا کی ناراضگی کی راہوں کی پیروی کریں گے۔ بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ اپنی لغزش سے معذرت کی طرف مائل ہوں گے۔ میں آپ سے بڑی توقع رکھتا ہوں۔ پس آپ میرے اس حسنِ ظن کو ثابت کر دکھائیں۔ خوف خدا کریں۔ میں آپ کو نیک لوگوں کی اولاد سمجھتا ہوں۔

اگر آپ کو (فی الواقعہ) اُن تحریرات کے بارے میں جو ہم نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں، کوئی شک

من أن تسألني كلّ ما لا تعرف حقيقته ولا تفهم ماهيته وعسى أن تحسب كلمةً من الكفر وهو من معارف كتاب اللّٰه وحقائق الدين. والعاقل يتأهّب دائما لمزايلة مركزه عند وجدان الحق المبين. فقُمْ وأَفْعِم لك سَجْلا من ماءِ نا المَعين. وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه رب العالمين.

ہے، تو اس میں کیا حرج ہے کہ آپ جس حقیقت سے نا آشنا ہیں اور اس کی ماہیت کو نہیں سمجھتے وہ سب کچھ مجھ سے پوچھ لیں۔ عین ممکن ہے کہ جسے آپ کلمۂ کفر تصور کرتے ہیں وہ اللہ کی کتاب (قرآن) کے معارف اور دینِ (اسلام) کے حقائق ہوں ایک صاحب عقل کو جب واضح سچائی کا وجدان حاصل ہو جائے تو وہ اپنے موقف سے ہٹ جانے پر ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ پس اُٹھ اور ہمارے اس پاک اور بہتے پانی سے (اپنا) ڈول بھر لے۔ ہماری آخری پکار یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔